باطل اپنے آئینے میں

از رشحاتِ قلم

خطیبِ اہلسنت حضرت مولانا محمد صدیق

مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ کراچی

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باطل اپنے آئینے میں

○

از رشحاتِ قلم

خطیبِ اہلسنت حضرت مولانا محمد صدیق نقشبندی

○

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی

نام کتاب : ——— باطل اپنے آئینے میں

مصنف : ——— خطیب اہلسنت مولانا محمد صدیق نقشبندی

ضخامت : ——— $\frac{۱۸ \times ۲۲}{۸}$ ۲۰۴ صفحات

مطبع : ——— (ایف۔آئی۔ پرنٹرز، کراچی)

ناشر : ——— فریدیین پبلشرز ناظم آباد کراچی

کتابت : ——— محمد شفیع

قیمت : ——— روپے

تعداد : ——— ایک ہزار

فہرست مضامین

صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد

ہمارے پاکستان میں اس وقت مختلف مکاتیب فکر کے لوگ آباد ہیں ان میں بریلوی۔ دیوبندی مرزائی۔ اہل حدیث۔ شیعہ اور جماعت اسلامی قابل ذکر ہیں۔ ہر مکتبِ فکر کے لوگ قرآن وحدیث کو کما حقہ سمجھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث کے مغز تک سوائے ان کے کسی کی رسائی نہیں لیکن جب حقائق کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ سوائے اہل سنت و جماعت بریلوی مسلک کے باقی تمام فرقے اپنے اندر گستاخیوں کی آلائشیں لئے ہوئے ہیں ان کا دامن خدا تعالےٰ اور اس کے برگزیدہ پیغمبروں، صحابہ اور ولیوں کی اہانتوں سے داغدار نظر آتا ہے انہوں نے علمی میدان میں بڑی زبردست ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اپنی اپنی تصانیف میں انہوں نے ایسی ناروا باتیں لکھی ہیں جن کو ایک مسلمان سنتا بھی گوارا نہیں کرسکتا۔ کسی عالم، محدث، مفسر اور واعظ کے علم کا پتہ اس کی تقریر اور تحریر سے چلتا ہے۔ جب ہم مرزائیوں، دیابنہ، غیر مقلدوں، شیعوں اور جماعت اسلامی کا لٹریچر پڑھتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ان باطل فرقوں نے خدا تعالےٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ قرآن پر بھی ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ ذیل میں ہم تمام باطل فرقوں کی تصانیف سے عبارات اور اقتباسات پیش کرتے ہیں جن سے آپ کو بالکل صحیح اندازہ ہوجائیگا کہ ان فرقوں کا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

باب اوّل

"تراجم قرآن مجید"

۱ :۔ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا (الآیہ)

مرزائی ترجمہ ۔ ہاں نبی یقیناً ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا ...... بنا کر بھیجا۔
شیعی ترجمہ :۔ اے نبی ہم نے تم کو گواہ ...... بنا کر بھیجا۔
دیوبندی ترجمہ :۔ اے نبی ہم نے تجھ کو بھیجا بتانے والا۔
غیر مقلد ترجمہ :۔ اے نبی تحقیق ہم نے بھیجا تم کو گواہ

ان چاروں ترجموں کو بنظرِ غائر ملاحظہ فرمائیں کہ ان میں نبی کا ترجمہ "نبی" ہی کیا گیا ہے۔ نبی عربی لفظ ہے اس کا ترجمہ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یا تو اِن مترجمین کو اس لفظ کے معنی معلوم نہیں یا پھر دیدہ دانستہ اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ اگر اس لفظ کے معنی معلوم نہیں تو یہ بات جہالت پر دلالت کرتی ہے اگر معلوم ہیں تو ترجمہ نہ کرنے میں کوئی راز معلوم ہوتا ہے۔ غور و فکر کرنے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ چونکہ نبی کا صحیح ترجمہ کرنے سے ان کے باطل عقیدے کا جنازہ نکلتا ہے اس لئے گریز کیا گیا ہے۔ نبی کا صحیح ترجمہ معلوم کرنا ہو تو اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کی چوکھٹ پر جبیں سائی کرنی پڑے گی آپ نے نبی کا ترجمہ کر کے علمی دنیا میں اپنا ایک منفرد مقام پیدا کیا ہے سبحان اللہ کیسا ایمان افروز اور عقیدے کو جلا بخشنے والا ترجمہ کیا ہے ملاحظہ فرمائیں :۔

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا :۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر۔

۲ :۔ وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی

مرزائی ترجمہ:۔ قسم ہے ستارے کی جب وہ گرتا ہے۔
شیعی ترجمہ:۔ قسم ہے ستارے کی جس وقت کہ وہ اترا۔
دیوبندی ترجمہ:۔ قسم ہے تارے کی جب گرے۔
غیر مقلد ترجمہ:۔ قسم ہے تارے کی جب گرے۔

ان چاروں ترجموں میں ستارے کے اترنے اور گرنے کا بیان ہے جس کی حقیقت اور تہ تک پہنچنا ترجمہ خواں کے لئے دشوار ہے اور ان سے کلام الٰہی کی عظمت اور مقام مصطفےٰ کی رفعت بھی واضح طور پر نمایاں نہیں ہوتی۔ لیکن آفتاب علم وفضل امام اہلسنت کا ترجمہ ہر صاحبِ ذوق کی تسکین کا باعث ہے فرماتے ہیں

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی۔ "اس پیارے چمکتے ستارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے"

اس ترجمے سے ہر ترجمہ خواں کی تسلی ہو جاتی ہے اور کوئی اشکال باقی نہیں رہتا کہ وہ ستارا کون ہے کہاں سے اترا اور کب اترا۔ باقی ترجموں میں یہ خوبی نہیں۔

۳:۔ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى

شیعی ترجمہ:۔ اور تم کو بھٹکا ہوا پایا اور منزل مقصود تک پہنچایا۔
دیوبندی ترجمہ:۔ اور پایا تجھ کو بھٹکتا ہوا پھر راہ سمجھائی۔
غیر مقلد ترجمہ:۔ اور پایا تجھ کو بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔

معاذ اللہ دیکھا آپ نے حضور علیہ السلام کو بھٹکا ہوا اور بھولا ہوا کہا جا رہا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ پر بھی کوئی وقت ایسا گزرا ہے کہ آپ صراطِ مستقیم سے بھٹک گئے تھے یا بھول گئے تھے۔ ان ترجموں سے گمراہ لوگوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے کہ جب نبی بھٹک گیا تھا تو خدا تعالےٰ نے ان کو ہدایت کا راستہ دکھا دیا۔ اسی طرح اگر ہم گم گشتہ راہ ہو جائیں اور قعرِ ضلالت میں گر جائیں تو کوئی فکر نہیں خدا بچائے گا۔

خدارا انصاف کیجئے اگر ان ترجموں کو غیر مسلم قومیں دیکھیں تو کیا وہ یہ نہیں کہیں گی کہ جب پیغمبرِ

اسلام بے شک سکتا ہے تو پھر مذہب اسلام کا کیا اعتبار۔ ان ترجموں کو دیکھ کر امام الانبیاء کے متعلق غیر کیا تصور کریں گے کیا یہ ترجمے ان کو اسلام کی طرف راغب کریں گے؛ کیا ان سے رسول خدا کی ذات بابرکات پر بدنما داغ نہیں آتا؟ کیا ان غلط ترجموں سے آپ کی شخصیت مجروح نہیں ہوتی؟

اب آیئے اس ہستی کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمایئے جس نے ایک مہینے کی مدت میں سارا قرآن حفظ کر کے لوگوں کے دلوں پر علمی وجاہت کا سکّہ بٹھایا۔

وَ وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى:۔ "اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی"۔ یہ ترجمہ علم و تحقیق، محبت، عقیدت، تعظیم اور ادب و احترام کے تمام تقاضے پورے کرتا ہے۔

۴۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

شیعی ترجمہ:۔ اور تم (اے نبی) اپنے گناہوں کی معافی کے لئے اور مومن مرد اور مومن عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرو۔

دیوبندی ترجمہ:۔ اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے۔

غیر مقلد ترجمہ:۔ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والوں اور ایمان والیوں کے۔

ان ترجموں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بدعقیدہ لوگ حضور سرورِ کائنات کو گناہ سے معصوم نہیں سمجھتے ہیں بلکہ آپ کو گناہگار خیال کرتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام الناس جو پہلے ہی صغائر اور کبائر کی آلودگیوں میں دن رات ملوّث رہتے ہیں وہ اور بھی گناہوں پر دلیر ہو جائیں گے کہ جب ہمارے پیغمبر سے گناہ سرزد ہو جاتے تھے تو اگر ہم گناہ کریں گے تو کون سا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ اگر خدا تعالےٰ پیغمبر کے گناہ معاف کر دے گا تو ہماری بھی بخشش ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں نبی پاک علیہ السلام کے متعلق عوام کے ذہنوں میں بدعقیدگی پیدا ہوگی کہ وہ بھی اپنے نفس امارہ کے ہاتھوں مجبور ہو کر گناہ پر آمادہ ہو جاتے تھے کیونکہ گناہ کے سرزد ہونے میں نفسِ امارہ کو بڑا دخل ہے۔ ایسے غلط ترجموں نے غیر مسلم افراد کو اسلام پر بے جا اعتراضات کا موقع فراہم کیا ہے کیا ایسے ترجموں کو پڑھنے سے بہتر یہ نہیں کہ بغیر ترجمے کے قرآن پڑھ لیا جائے تاکہ انسان گمراہ ہونے سے محفوظ رہ سکے۔

اب اس سراپا صدق وصفا عاشق مصطفیٰ رمز شناس بارگاہ نبوت کا ترجمہ پڑھیں جنہوں نے سرکار دو عالم کے کسی گستاخ کو کبھی معاف نہیں کیا۔ فرماتے ہیں :۔

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ :۔ اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

کیسا پاکیزہ ترجمہ ہے اس سے مقام محبوبیت اور عظمت مصطفیٰ کیسی اجاگر ہو رہی ہے۔ درحقیقت یہ ترجمہ بیان و عرفان اور علم و تحقیق کا ایک مہکتا ہوا گلدستہ ہے نفیس ترین گنجینہ ہے اس ترجمے نے بتا دیا کہ یہاں حضور کے گناہ مراد نہیں بلکہ حضور کی اُمت کے عوام کے گناہ کی بخشش کی دعا کا حکم خداوندی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام گناہ سے معصوم ہیں۔ اگر یہ ترجمہ نہ کیا جائے تو معصومیت حبیب خدا ثابت نہیں ہوتی اور بدعقیدگی کے لئے راستہ ہموار نظر آنے لگتا ہے۔

۵ :۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

مرزائی ترجمہ :۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تیرے متعلق کئے گئے وہ گناہ بھی جو پہلے گزر چکے ہیں ڈھانک دے گا۔ اور جو اب تک ہوئے نہیں (لیکن آئندہ ہونے کا امکان ہے) ان کو بھی ڈھانک دے گا۔

دیوبندی ترجمہ :۔ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

غیر مقلد ترجمہ :۔ تاکہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔

اس آیت اور گذشتہ آیت کے ترجموں سے آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرزائی، شیعہ، دیوبندی اور غیر مقلد چاروں فرقے گناہ کی نسبت حضور کی طرف کرتے ہیں اور نبی کی معصومیت کے قائل نہیں ورنہ ان نام نہاد ترجموں سے احتراز کرتے۔ اس آیت کے ترجموں سے تو ان بدبختوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام سے پہلے بھی گناہ سرزد ہوتے رہے اور پیچھے بھی ہوتے رہے۔ گویا حضور پُرنور اوّل تا آخر گنہگار اور خطا کار تھے۔

یہ ہے مرزائی، شیعہ، دیوبندی اور غیر مقلد فضلاء کے دل میں حبیب خدا کی عظمت اور

ادب، محبت اور عقیدت جس کا مظاہرہ ان کے ترجموں سے ہو رہا ہے اب اس آیت کا ترجمہ اس سراج الامت سے سنیئے جس نے کفر و بدعات اور نام نہاد مسلمانوں کی گستاخیوں کی تاریکیوں میں علم و فضل کا چراغ روشن کیا۔ فرماتے ہیں:-

لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ :- "تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے"

اعلیحضرت کے اس ترجمے سے حضور کے متعلق گناہ کا تصور بھی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ کا یہ ترجمہ بالکل بے غبار ہے اس ترجمے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت میں حضور کی عظمت و شان اور عنداللہ قدر و منزلت کا بیان ہے کہ حضور کے وسیلہ سے آپ کی اُمت کے اگلوں اور پچھلوں کے لئے خدا تعالےٰ کی مغفرت اور بخشش ہے۔

۶ :- اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ

شیعی ترجمہ :- اللہ بھی ان (منافقوں) سے ہنسی کرے گا۔ (ترجمہ مقبول)

دیوبندی ترجمہ :- اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (ترجمہ محمود حسن)

غیر مقلد ترجمہ :- اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے۔ (ترجمہ مطبوعہ)

مودودی ترجمہ :- اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔ (تفہیم القرآن)

سنی بریلوی ترجمہ :- اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)

۷ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ

شیعی ترجمہ :- اور وہ یہودی ایک چال چلے اور اللہ (بدلہ لینے کے لئے) ایک چال چلا اور اللہ سب سے بہتر بدلہ دینے والا ہے۔

دیوبندی ترجمہ :- اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

غیر مقلد ترجمہ :- اور مکر کیا انہوں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہتر ہے مکر کرنیوالوں کا۔

سنّی بریلوی ترجمہ:۔ اور انہوں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاکت کی خفیہ تدبیر فرمائی۔ اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

۸:۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ

دیوبندی ترجمہ:۔ البتہ منافق دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔

غیر مقلد ترجمہ:۔ تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو، اور وہ فریب دینے والا ہے ان کو۔

مودودی ترجمہ:۔ یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکا بازی کر رہے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکا میں ڈال رکھا ہے۔

سنّی بریلوی ترجمہ:۔ بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔

۹:۔ قُلِ اللّٰہُ اَسْرَعُ مَکْرًا

شیعی ترجمہ:۔ تم کہہ دو کہ چالوں کا بدلہ لینے میں خدا تعالےٰ سب سے تیز ہے

دیوبندی ترجمہ:۔ کہہ دے کہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلے۔

غیر مقلد ترجمہ:۔ کہہ اللہ بہت جلد کرنے والا ہے مکر۔

مودودی ترجمہ:۔ ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔

سنّی بریلوی ترجمہ:۔ تم فرما دو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے۔

۱۰:۔ نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ

شیعی ترجمہ:۔ وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی گویا ان کو بھلا دیا۔

دیوبندی ترجمہ:۔ بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو۔

غیر مقلد ترجمہ:۔ بھول گئے خدا کو پس بھول گیا ان کو اللہ

سنّی بریلوی ترجمہ:۔ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے اور اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

مودودی ترجمہ:۔ یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔

تلک عشرۃ کاملۃ

آیت ۶ سے لیکر آیت ۱۰ تک جتنے بھی ترجمے ہیں۔ سوائے سنّی بریلوی ترجمے کے باقی تمام شانِ الوہیت کے خلاف ہیں۔ ان ترجموں میں خدا تعالےٰ کے بارے میں ہنسی، ٹھٹھا، مذاق، چال، مکر، داؤ، دغا، فریب، دھوکا اور بھول کے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ شانِ الوہیت کے بالکل برعکس ہیں اس سلسلے میں ان تمام باطل فرقوں سے چند سوالات ہیں امید ہے کہ ان سوالات کے جوابات دے کر اپنی پوزیشن کو واضح کریں گے۔

۱ سوال :۔ کیا ذاتِ باری تعالےٰ میں متذکرہ بالا قبیح صفات پائی جاتی ہیں؟

۲ سوال :۔ جو ان عیوب و نقائص کی نسبت خدا تعالےٰ کی طرف کرے اس کے متعلق آپ لوگوں کا کیا فتویٰ ہے؟

۳ سوال :۔ کیا کوئی شیعہ، دیوبندی، غیر مقلد اور مودودی اپنے آپ کو مکار، دغاباز، فریبی اور دھوکہ باز کہلانا پسند کرے گا۔ اگر نہیں تو باری تعالےٰ کی ہستی کے متعلق یہ بُرے الفاظ کیوں استعمال کئے گئے۔

۴ سوال :۔ کیا ان ترجموں کو پڑھ کر کوئی غیر مسلم اسلام کی طرف راغب ہو سکتا ہے جن میں خدا کو ہنسی کرنے والا، ٹھٹھا باز، فریب کار، چالباز اور مکار ثابت کیا جا رہا ہے۔ معاذ اللہ

۵ سوال :۔ پنڈت دیانند سرسوتی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں ان نام نہاد ترجموں کو سامنے رکھ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ چونکہ یہ صفات مذمومہ خدا تعالےٰ کی شایانِ شان نہیں لہٰذا جس کلام میں ایسی باتیں ہوں وہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ دیانند سرسوتی کی ان خرافات کا کیا جواب ہے؟

۶ سوال :۔ اپنے آپ کو عقیدہ توحید کا اجارہ دار سمجھنے والے دیوبندی، غیر مقلد اور مودودی بتائیں کیا یہ باتیں عقیدۂ توحید کے عین مطابق ہیں یا مخالف؟ اگر مطابق ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی، محمود الحسن، قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی، اسماعیل دہلوی، ثناءاللہ امرتسری، عبداللہ روپڑی اور مودودی وغیرہ کو مکار، دغاباز، فریب کار اور دھوکا باز کہنے سے آپ کی نازک طبیعت ناساز تو نہیں ہوگی؟ اور اگر یہ باتیں عقیدہ توحید کے مخالف ہیں تو کیا آپ لوگ موحد کہلانے کے حقدار ہیں؟

۷ سوال :۔ آیت ۸ کے ترجمے میں دیوبندی، غیر مقلد اور مودودی نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اگر منافق دغا دیتے ہیں تو خدا بھی دغا دینے کی صفت سے متصف ہے اگر منافق فریب کار اور دھوکا باز ہیں تو ذاتِ خداوندی میں بھی یہ صفات پائی جاتی ہیں یعنی معاذ اللہ خدا کے کام بھی منافقوں جیسے ہیں۔

اندریں حالات اگر ہم یہ کہیں کہ جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت، اور نجدیوں کے عقائد اعمال اور کردار بالکل عبداللہ بن ابی سید المنافقین اور اس کی جماعت سے ملتے جلتے ہیں کیونکہ وہ بھی حضور علیہ السلام کے علم پر زبان طعن دراز کرتے تھے یہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں وہ بھی حضور کے وسیلے کے منکر تھے یہ بھی، وہ بھی حضور کی بارگاہ میں حاضری سے گریز کرتے یہ بھی مدینہ کی طرف سفر کو ناجائز تصور کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنے آپ کو عزت والے اور پیغمبر اسلام کو اور مومنوں کو معاذ اللہ ذلیل سمجھتے تھے یہ بھی کہتے ہیں کہ "ہر مخلوق بڑا ہو خواہ چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ لہٰذا یہ تینوں فرقے منافقوں کی روش اختیار کئے ہوئے ہیں اس لئے ان کا انجام اور حشر بھی منافقوں کے ساتھ ہوگا۔ تو کیا معاملہ قوتِ برداشت سے باہر تو نہیں ہو جائیگا؟ ٹھنڈے دل سے سوچ کر جواب دیں۔

۸ سوال :۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب دافع البلا صہ ۲۱ پر لکھا ہے کہ "خدا مکر کرے گا"

اور آیت ۸ کے ترجمے میں دیوبندی اور غیر مقلد نے بھی یہی لکھا ہے کہ "مکر کیا اللہ نے" کیا اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ توحید باری تعالےٰ کے متعلق جو عقیدہ مرزا قادیانی کا ہے وہی دیابنہ اور نجدیوں کا ہے جن کو اپنی "توحید" پر بڑا ناز ہے جس طرح مرزا دجال نے شانِ الوہیت میں تنقیص کی اسی طرح دیوبندی اور نجدی بھی شانِ خداوندی میں گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں، جس طرح مرزا قادیانی نے معاذ اللہ خدا کو مکار ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اسی طرح دیوبندیوں اور غیر مقلدوں نے ناپاک کوشش کی۔

اِن حالات اور حقائق کی روشنی میں اگر ہم یہ کہیں کہ خدا کی ہستی میں گستاخی اور توہین کرنے میں مرزائی، دیوبندی اور غیر مقلد برابر کے مجرم ہیں تو کیا آپ اپنے آپے سے باہر ہو کر حواس باختہ تو نہیں ہو جائیں گے، ذرا فکر مستقیم سے جواب مرحمت فرمائیں۔

۹ سوال:۔ جن لوگوں نے اپنے ترجموں میں ایسے نازیبا کلمات استعمال کر کے خداوند قدوس کی شان میں گستاخی کی ہے ایسے لوگوں کا خدا کی بارگاہ میں دعویٰ محبت کہاں تک درست ہے؟ اور کیا اِن مولویوں کو علمائے ربانیین کے زمرے میں شمار کیا جا سکتا ہے؟ دل پر ہاتھ رکھ کر عقل سلیم سے غور و خوض فرمائیں نوازش ہوگی۔

۱۰ سوال:۔ کیا ان تمام مروجہ تراجم کے مقابلے میں اعلیحضرت فاضل بریلوی کا ترجمہ "کنز الایمان" عامیانہ باتوں اور جملہ اعتراضات سے پاک نہیں؟ اگر ہے اور واقعی ہے تو کیا آپ زحمت گوارا فرمائیں گے کہ اپنے مدارس میں طلباء کو کنز الایمان پڑھا کر صحیح موحد بنائیں۔

"تلک عشرۃ کاملۃ"

اُمید واثق اور تیقن کامل ہے کہ ان سوالات کو کسی ذاتی غرض اور عناد کا نتیجہ تصور نہیں کیا جائیگا بلکہ بدعت و ضلالت کی تاریکیوں میں روشنی کا مینار سمجھ کر صراطِ مستقیم تلاش کرنے کی کوشش کی جائیگی ہمیں کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ کم علم عوام جو فریب کاروں کے دامِ ہمرنگِ زمین میں پھنس کر راہِ راست سے دور بھٹک جاتے ہیں اور ایسی بدعقیدگی اختیار کر لیتے ہیں جو ان کے خسران میں اضافے کا سبب بنتی ہے، کو راہِ ہدایت دکھائی جائے ان کے عقائد اور اعمال کی اصلاح کی جائے۔

ہم از روئے ہمدردی تمام مسلمانانِ پاکستان کو مشورہ دیں گے کہ جہاں آپ لوگ تحصیل دنیا کے لئے دنیاوی علوم حاصل کرتے ہیں وہاں نجات اخروی کیلئے علم دین بھی حاصل کریں اور مسلک اہل سنت و جماعت کی ایک عظیم ہستی مولانا شاہ احمد رضا کی تصانیف خصوصاً "کنز الایمان" کا مطالعہ فرمائیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ ذات باری تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہمیں کیسے عقائد اختیار کرنے چاہئیں اور خدا کی بارگاہ میں حضور علیہ السلام کی کیا وجاہت اور قدر و منزلت ہے مقام محبوبیت کیا ہے؟

فاضل بریلوی کی جملہ تصانیف سے عقائد کی اصلاح ہوتی ہے آپ نے اپنی تحریروں میں زیادہ زور عقیدے کی درستگی پر زور دیا ہے کیونکہ نجات کے لئے بنیادی چیز عقیدہ ہے۔ اگر عقیدہ درست ہے تو اعمال کا ثواب ہوگا اور اگر عقیدے میں کوئی نقص ہے تو اعمال اکارت اور بے فائدہ ہو جاتے ہیں اسی لئے آپ نے ہندوستان میں تمام باطل فرقوں کا رد فرمایا ہے اور جس نے بھی شانِ الوہیت اور شانِ رسالت میں ادنیٰ سی توہین کو روا رکھا اس کی خوب خبر لی ہے۔ یہ اسی مجدد اسلام کے انقلاب کا نتیجہ ہے کہ آج ہند و پاکستان میں ہزاروں علماء باطل کے خلاف سینہ سپر ہو کر تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔

کہیں مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستورِ میخانہ

بابِ دوم

تحریفاتِ قرآن

کلامِ الٰہی میں تحریف کی تین صورتیں ہیں:۔

۱۔ تحریفِ لفظی:۔ کلامِ الٰہی کے لفظوں میں کمی بیشی کرنا۔

۲۔ تحریفِ معنوی:۔ کلامِ الٰہی کا ترجمہ اور معنے غلط بیان کرنا۔

۳۔ تحریفِ منصبی:۔ وہ آیات جو کسی نبی کے حق میں نازل ہوئی ہوں ان کو اپنے اوپر منطبق کرنا۔

مرزائیوں، شیعوں، دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کی کتابوں میں تحریف کی مذکورہ تمام اقسام پائی جاتی ہیں ہم ان مخالفین کی کتابوں کے معتبر حوالوں سے ثابت کریں گے تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ

”باطل اپنے آئینے میں“

کیسا دکھائی دیتا ہے۔ جہاں تک مودودی کا تعلق ہے اس نے بھی قرآن پر نکتہ چینی کر کے اپنے دامن کو داغدار کر لیا ہے۔ ثبوت کے لیے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

"مرزائیوں کی تحریفات"

ملا تحریف لفظی: مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت سی آیات قرآنی میں لفظی تحریف کی ہے۔ مثلاً"

عا اصل آیت قرآن:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

مرزا کذاب کی تحریف کردہ آیت

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ (صـ۱۷۷ دافع الوساوس)

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ مرزا صاحب نے داخل کیا اور وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ خارج کیا۔

عا۲ اصل آیت قرآن:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۝

مرزا کی تحریف شدہ آیت:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۝

مرزا غلام احمد نے قرآن مجید کی اس آیت سے مِنْ قَبْلِكَ خارج کر دیا تاکہ اپنی نبوت ثابت کر سکے۔

"تحریفِ معنوی"

مثال: سورہ بقرہ کی آیت ۵ کی آیت وَالَّذِیْنَ یُوْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ کا صحیح ترجمہ یہ ہے

"اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو آپ پر نازل ہوا اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

لیکن مرزا بشیر الدین نے اِس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی موعود باتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں۔" (تفسیر صغیر)

"تحریفِ منصبی"

مرزا غلام احمد قادیانی نے وُہ آیات جو اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل فرمائی ہیں ان کو اپنے اُوپر منطبق کیا ہے۔ مثلاً:

۱: وَ مارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ (ص۸۲ حقیقۃ الوحی)

۲: یٰس انک لمن المرسلین (ص۱۰۷ حقیقۃ الوحی)

۳: سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً (ص۷۸ حقیقۃ الوحی)

۴: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (ص۷۹ حقیقۃ الوحی)

۵: انا اعطینٰک الکوثر (ص۱۰۲ حقیقۃ الوحی)

۶: لیغفرلک اللہ ماتقدم مِنْ ذنبک وماتاخر (ص۹۴ حقیقۃ الوحی)

دیوبندیوں کی تحریفات

تحریف لفظی :۔ دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود حسن صاحب اپنی کتاب ایضاح ادلہ میں لکھتے ہیں۔

"یہی وجہ ہے کہ ارشاد ہوا

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اور ظاہر ہے کہ اولوالامر سے مراد آیت میں سوائے انبیار کرام علیہم السلام اور کوئی نہیں سو دیکھئے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء وجملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں۔"

(ص۹۷ ایضاح الادلہ)

مقام حیرت ہے کہ یہ آیت قرآن میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ عامر عثمانی فاضل دیوبند نے بھی اپنے ماہنامہ تجلی نومبر ۶۲ء پر لکھا کہ یہ ایت تیس پاروں میں کسی جگہ موجود نہیں۔ حضرت موصوف نے نہ جانے کیسے ایک فقرہ بڑھا دیا۔ (دیوبندی حقائق ص۷)

تحریف معنوی

۱:۔ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا" کی تفسیر میں حسین علی واں بھچروی نے لکھا ہے کہ شہید کے معنی گواہ نہیں بلکہ معنی بتانے والا ہے۔ (ص۲۷ بلغۃ الحیران)

شہید کے معنی گواہ کے ہیں لیکن یہ ترجمہ کرنے میں چونکہ حضور علیہ السلام کا حاضر وناظر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور حضور کو حاضر وناظر ماننے سے دیوبندی عقیدے پر زد پڑتی ہے اس لئے شہید کا معنی بدل دیا۔

۲:۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی تفسیر میں مولوی حسین علی نے لکھا ہے۔

"مومنوں کو کہا گیا ہے کہ تم آفرین آفرین کرو جس طرح اللہ تعالے اور ملائکہ

آزین کر رہے ہیں۔" (صفحہ ۲۶ بلغۃ الحیران)

۳:۔ بیان القرآن میں مولوی اشرفعلی تھانوی نے وَ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا .... میں یَسْتَفْتِحُوْنَ کے معنی یہ کئے ہیں کہ یہ یہودی کفار سے بیان کیا کرتے تھے۔ حالانکہ اس کے معنے ہیں کہ وہ حضور کے وسیلے سے فتح مانگتے تھے۔ چونکہ یَسْتَفْتِحُوْنَ سے حضور علیہ السلام کا وسیلہ پکڑنا اور حضور کے نام سے مدد حاصل کرنا ثابت ہوتا تھا جو کہ دیوبندیوں کے لئے موت ہے اور ان کی توحید کے خلاف ہے اس لئے اس لفظ کے معنے بدل ڈالے۔ اپنے نامعقول مذہب کی پاسداری کے لئے آیت کی تحریف معنوی کر ڈالی۔ نہ تو یہ معنی کسی مفسر نے کئے اور نہ ہی عربی قواعد کی رو سے درست ہیں کیونکہ استفتاح باب استفعال ہے جس میں طلب اور وصول کے معنی پائے جاتے ہیں۔

۴:۔ اسی بیان القرآن میں مولوی مذکور نے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین کے تحت لکھا ہے "اور ہم نے (ایسے مضامین نافع دیکر) آپ کو اور کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہان کے لوگوں پر مہربانی کرنے کے لئے حضور سرور کائنات تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں اور رحمۃ للعلمین ہونے کے لئے تمام جہانوں کے تمام افراد کا علم ہونا ضروری ہے۔ تمام جہانوں کے ہر ہر فرد کے پاس (روحانیت اور نورانیت کے اعتبار سے) موجود ہونا ضروری ہے۔ اور ان تمام جہانوں کے جملہ افراد کو فائدہ پہنچانے کا اختیار ہونا ضروری ہے اور یہ سب باتیں دیابنہ عقائد کے خلاف ہیں اس لئے رحمۃ للعلمین کے معنے بدل ڈالے۔

"تحریفِ منصبی"

۱:۔ مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے "لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول نہیں بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ (صفحہ ۱۲ فتاوی رشیدیہ)

۲:۔ خدا نے کب اور کہاں گواہی دی ہے کہ اشرفعلی تھانوی حضور کے اس وصف خاص میں شریک ہے۔

۳: مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب قصص الاکابر میں لکھا ہے کہ جب حاجی امداد اللہ کا انتقال ہوگیا تو رشید احمد گنگوہی کو دست لگ گئے کئی روز تک کھانا نہ کھایا اس زمانے میں لوگوں نے اکثر یہی سنا کہ ہائے

"رحمۃ للعالمین" (ص ۲۶ قصص الاکابر)

اس سے ثابت ہوا کہ رشید احمد گنگوہی حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین سمجھتے تھے حالانکہ یہ خاصہ امام الانبیاء ہے کسی دوسرے کو یہ وصف نہیں ملا۔

۴: اشرف السوانح کے مصنف نے لکھا ہے:-

حضرت والا (تھانوی صاحب) کی سراپا رحمت شخصیت پر بلا مبالغہ (وکفیٰ باللہ شہیدا) وہ لقب صادق آتا ہے جس سے حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز نے شیخ العرب والعجم حضرت حاجی قدس سرہ العزیز کو بعد وفات حضرت حاجی صاحب ممدوح یاد فرمایا تھا یعنی بار بار فرماتے تھے ہائے رحمۃ للعالمین ہائے رحمۃ للعالمین۔ (اشرف السوانح ص ۱۵۳/۲)

اس سلسلے میں دیوبندیوں سے چند سوالات ہیں امید ہے کہ پشاور سے لیکر کراچی تک کے تمام دیوبندی علماء سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور احسن طریقے سے ان سوالات کے جوابات دے کر اپنی پوزیشن کو واضح کرینگے۔

۱ سوال:- یہ سوال خلیل احمد انبیٹھوی کی زبان میں کہا جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کا رحمۃ للعالمین ہونا نص سے ثابت ہے حاجی امداد اللہ اور اشرف علی تھانوی کے لئے کونسی نص قطعی ہے؟

۲ سوال:- پہلے رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول نہیں۔ پھر اپنے اسی فتوے کی بنا پر حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین کہہ دیا۔ بعد ازاں اشرف السوانح کے مصنف نے اشرف علی کو رحمۃ للعالمین کہہ دیا۔ اب مرزا قادیانی نے سوچا کہ میں کیوں کسی سے پیچھے رہوں جب دیوبندیوں نے اس وصف کو عام کر دیا ہے تو مجھے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے وہ خبیث دو قدم اور آگے بڑھا اور اس نے یہ دعویٰ کر دیا کہ وما ارسلناک

الا رحمۃ للعالمین پوری آیت مجھ پر بھی نازل ہوئی ہے

گویا رشید احمد گنگوہی نے مرزا صاحب کے لئے راستہ ہموار کردیا اور اس نے حضور کے اس منصب خاص پر ڈاکہ زنی کی کوشش کی اور اس کو یہ جسارت صرف گنگوہی کے فتویٰ سے ہوئی اور کسی کو جرم پر اُبھارنے اور برانگیختہ کرنے والا بھی مجرم ہوتا ہے لہٰذا اگر رشید احمد گنگوہی مصنف اشرف السوانح اور مرزا غلام احمد قادیانی کو عدالت کے ایک ہی کٹہرے میں کھڑا کرکے مجرم ثابت کیا جائے تو کیا دیوبندیوں کے تن بدن کو آگ تو نہیں لگ جائیگی ؟ ذرا سنبھل کر جواب دیں بدحواسی میں کثر غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں۔

۴۲ سوال :۔ دیوبندیوں کی کتاب " بیس بڑے مسلمان " میں لکھا ہے کہ

" مرزا غلام احمد قادیانی جس زمانے میں براہین (احمدیہ) لکھ رہے تھے اور انکا اخبارات میں چرچا ہو رہا تھا۔ اس وقت ان کو امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) سے عقیدت تھی اُس طرف (یعنی گنگوہ کی طرف) جانے والوں کو پوچھا کرتے تھے کہ حضرت مولانا (رشید احمد گنگوہی) اچھی طرح ہیں ؟ اور دہلی سے گنگوہ کتنے فاصلے پر ہے ؟ راستہ کیسا ہے وغیرہ۔ اسی زمانے میں حضرت گنگوہی نے ایک دفعہ یوں فرمایا تھا کام تو یہ شخص (مرزا) اچھا کر رہا ہے مگر پیر کی ضرورت ہے ورنہ گمراہی کا احتمال ہے " (بیس بڑے مسلمان ص ۲۲۳)

براہین احمدیہ مرزا کذاب کی وہ کتاب ہے جو تحریف قرآن اور بے تکے الہامات کا مجموعہ ہے اور رشید احمد گنگوہی صاحب اس کی تحریر پر فرما رہے ہیں " یہ شخص کام تو اچھا کر رہا ہے " اور مرزا صاحب بھی گنگوہی صاحب پر عقیدت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں اور غالباً اس عقیدت کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ گنگوہی صاحب نے مرزا صاحب کو رحمۃ للعالمین بننے کا موقع فراہم کیا۔ اس لحاظ سے گنگوہی صاحب مرزا صاحب کے محسن ہوئے اسی لئے آنے جانے والوں سے اپنے محسن کے حالات دریافت کرتے ہیں۔ " گنگوہ کا راستہ کیسا ہے " ۔ دریافت کو کہ شرف ملاقات سے بھی سرفراز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا یہ باہمی تعلق، لگاؤ اور عقیدت اس بات کی غمازی نہیں کرتی کہ رشید احمد اور مرزا غلام احمد قادیانی ایک ہی منزل کے دو مسافر ہیں۔ یہ دونوں بٹے ایک ہی تھیلی کے ہیں ؟ دیکھئے صاحب آگ بگولہ

نہ ہو جائیے گا بلکہ حقانیت کو مشعل راہ بنا کر جواب دیجئے۔

یہ ہیں ان دیوبندیوں کے امام ربانی جو دن رات "تاج و تخت ختم نبوت" کے نعرے لگا کر ختم نبوت کے تحفظ پر اپنی اجارہ داری ثابت کرتے ہیں۔ ہے کوئی دیوبندی جو اپنے اس امام ربانی کے دل سے مرزا کی محبت کا داغ دھو ڈالے۔

"غیر مقلّدوں کی تحریفات"

غیر مقلد، اہل حدیث، وہابی، نجدی فرقہ بھی تحریف قرآن میں کسی سے پیچھے نہیں رہا اس فرقے کے مولویوں نے بھی جی بھر کر قرآن حکیم میں تحریفات کا ارتکاب کیا ہے ملاحظہ ہو۔

"تحریف لفظی"

سیالکوٹ میں اسی فرقہ کے ایک حکیم صاحب رہتے ہیں جن کا نام حکیم صادق صاحب ہے انھوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "اعجاز حدیث" رکھا ہے اس کتاب میں تین جگہ ایک خود ساختہ آیت لکھ کر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کیا ہے۔ سُنیئے! خدا حضور کی زبان سے کہلواتا ہے قُلْ لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ (پ ۷ ع ۳)

اے پیغمبر اپنی امت کو سُنا دے کہ میں غیب نہیں جانتا۔ (اعجاز حدیث ص۱۵۲)

قرآن کہتا ہے قُلْ لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ کہہ حضور غیب نہیں جانتے (اعجاز حدیث ص۱۵۴)

قرآن نے صاف کہہ دیا ہے قُلْ لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ کہہ دے میں غیب نہیں جانتا (اعجاز حدیث ص۱۵۵)

غیر مقلدوں کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ پورے قرآن میں یہ آیت تلاش کر دیں تو منہ مانگا انعام دیا جائیگا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج

"تحریف معنوی"

غیر مقلدوں کے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تفسیر ثنائی کے نام سے ایک تفسیر لکھی ہے جس میں کثرت سے معنوی تحریفات کا ارتکاب کیا گیا ہے چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ آیت:۔ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ۔

ترجمہ:۔ کفار نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ عہد کیا کہ ہم کسی رسول کو تسلیم نہ کریں حتیٰ کہ ہمارے روبرو قربانی کر کے لائے اس کو آگ کھا جائے۔ لیکن ثناء اللہ اپنی تفسیر میں لکھتا ہے حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ (اے یَاْمُرُنَا بِقُرْبَانٍ) تَاْکُلُہُ النَّارُ (اے یُحْرِقُہٗ الکاھن بالنّار المذکور) اب ثنائی تفسیر کی رو سے پوری آیت کا ترجمہ یہ ہوگا۔ کہ کفار نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول کو تسلیم نہ کریں جب تک وہ ہمیں قربانی کا حکم نہ دے جس کو کاہن مذکورہ آگ سے جلائے۔ (ص۲۳ تفسیر ثنائی)

آیت میں تو ذکر ہے کہ قربانی کو آگ خود بخود کھا جائے لیکن ثناء اللہ نے لکھا ہے کہ آگ مذکور کے ذریعے کاہن جلائیں ...... یہ معنوی تحریف ہے۔

آیت ۲:۔ وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ۔

ترجمہ:۔ اور ہم نے اس (داؤد علیہ السلام) کے لئے لوہا نرم کر دیا۔ لیکن تفسیر ثنائی میں ہے والنا لہ الحدید (اے علّمناہ صنعۃ الحدید بالآمۃ والسرد) یعنی ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہے کا پیشہ سکھایا سریے اور کڑیوں کے ساتھ۔ (ص۲ تفسیر ثنائی)

آیت ۳:۔ کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْھَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ (اے الغُرفَۃَ)

یہاں محراب کے معنے چوبارے کے کئے ہیں۔ یہ بھی معنوی تحریف ہے۔ علاوہ ازیں مولوی ثناء اللہ کی معنوی تحریف کی مزید فہرست ملاحظہ ہو۔

من وسلویٰ کا انکار (ص۱ ترک اسلام) میزان سے انکار (ص۳ ترک اسلام) حاملان عرش سے انکار (ص۳ تفسیر ثنائی) ہاروت ماروت فرشتے نہ تھے (ص۱ ترک اسلام) حوروں کا انکار۔ (ص۷ ترک اسلام) دابۃ الارض کا انکار (ص۲۵۶ تفسیر ثنائی) حضرت سیدنا صالح علیہ السلام کے اس معجزے کا انکار کہ انہوں نے اونٹنی کو پتھر سے نکالا (ترک اسلام)

سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے والے واقعہ کا انکار (ص۱ ترک اسلام)

سیدنا لوط علیہ السلام کا معجزہ کہ بستی کو اوپر آسمان پہلے جا کر الٹ دینے کا انکار (ص۲ تفسیر ثنائی)

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیئے لٹایا اس کا بھی انکار کیا گیا۔ (صفحہ ترک اسلام)

قرآن شریف میں بھُنی ہوئی مچھلی[1] کا کوئی ذکر نہیں۔ (صفحہ ۱۱۲ ترک اسلام)

"تحریفِ منصبی"

مولوی عبدالجبار نے مولوی عبداللہ غزنوی کی سوانح عمری لکھی ہے جس میں اس نے عبداللہ صاحب کے کئی الہامات نقل کئے ہیں۔ مولوی عبداللہ نے بعض وہ آیات جو حضور علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہیں ان کو اپنے اوپر منطبق کیا ہے ملاحظہ ہو۔

۱۔ مولوی عبداللہ غزنوی کے بارے میں لکھا ہے کہ "فرماتے تھے کہ الہام ہوا۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

۲۔ فرماتے تھے الہام ہوا۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

۳۔ جن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے ان کو اس مضمون کے ساتھ آگاہ کیا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

(سوانح عمری مولوی عبداللہ صفحہ ۳۵-۳۶)

"شیعوں کی تحریفات"

تحریف لفظی :۔ ۱۔ عن ابی بصیر عن عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز و جل وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ۔ (صفحہ ۲۶۲ اصول کافی)

اس آیت میں فی ولایۃ علیٍّ والآئمۃ من بعدہٖ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۔ آیت :۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ آمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا فِيْ عَلِيٍّ نُوْرًا مُّبِيْنًا

---

[1] حالانکہ اس مچھلی کا ذکر پندرہویں پارے میں موجود ہے۔

اس آیت میں فی علیٍ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ (ص۲۶۴ اصول کافی)

۳۔ آیت:۔ سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِينَ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ لَيْسَ لَهُ مِنْ دَافِعٍ۔ (ص۲۶۶ اصول کافی)

اس آیت میں فی ولایۃ علیٍ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

"شیعوں کی سورۃ فاتحہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَلَاكِ يَوْمِ الدِّيْنِ هَيَّاكَ نَعْبُدُ وَوَيَّاكَ نَسْتَعَانُ نَرْشُدُ نَسْبِيلَ الْمُسْتَقِيْمِ نَسْبِيلَ الَّذِيْنَ نَعَمْتَ عَلَيْهِمْ سِوٰى الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝ (ص۲۱ تذکرۃ الآئمہ مُلاباقر مجلسی)

"تحریفِ معنوی"

عَنْ مُعَلّٰى رفعه في قول الله عزّ وجل فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ اَبِالنَّبِيِّ اَمْ بِالْوَصِيِّ نِي الرَّحْمٰنِ (ص۱۳۲ اُصول کافی)

یہاں نعمت سے مراد نبی یعنی حضور علیہ السلام یا وصی یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ لیا گیا ہے جو تحریف معنوی ہے۔

"تحریفِ منصبی"

شیعوں کا ایک فرقہ غرابیہ ہے جو کہتا ہے۔

۱۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ جِبْرِيْلَ اِلٰى عَلِيٍّ فَغَلَطَ جِبْرِيْلُ فِيْ تَبْلِيْغِ الرِّسَالَتِ مِنْ عَلِيٍّ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (انوار نعمانیہ)

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی طرف بھیجا لیکن جبرئیل علیہ السلام غلطی سے خدا کا پیغام حضرت علیؓ کی بجائے محمد ﷺ کو صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے گئے۔

شیعہ حضرات ان سوالات کا جواب دیں۔

سوال ۲۱:۔ کیا جبرئیل امین رسول ہونے کی غلطی سے منزہ اور مبرا ہیں یا نہیں ؟ اگر غلطی سے منزہ ہیں تو جو ان کی طرف غلطی کو منسوب کرکے ان کی معصومیت پر حملہ کرے ، اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے۔ اور اگر غلطی سے مبرا نہیں تو لازم آئے گا کہ نہ جانے احکامات الہیہ یعنی قرآن پہنچانے میں انھوں نے کہاں کہاں غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ اس صورت میں قرآن پر ایمان کیسے درست ہوگا۔ ؟

سوال ۲۲:۔ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت جبرئیلؑ نے تبلیغ رسالت میں غلطی سے کام لیا تو کیا خدا تعالیٰ معاذاللہ عاجز تھا کہ جبرئیل کی اس غلطی کو درست نہ کر سکا ؟

سوال ۲۳:۔ اگر شیعوں کی اس روایت کو صحیح مان لیا جائے تو پھر حضرت علی کو نبی ماننا پڑیگا۔ کیونکہ تبلیغ رسالت کے سلسلے میں جبرئیلؑ صرف نبی ہی کی طرف آتا ہے اور اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے جبرئیلؑ کو احکام دیکر حضرت علی کی طرف بھیجا حالانکہ حضور علیہ السلام پر سلسلۂ نبوت ختم ہو چکا ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس روایت کو درست تسلیم کر لینے کی صورت میں شیعہ حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے منکر ہوئے یا نہیں ؟ اور حضور کی ختم نبوت کا منکر کافر ہے یا مسلمان ؟

سر بجیب تفکر بودہ جواب مرحمت فرمائید

آیت ۱:۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔

یہاں عبد سے مراد ذات مصطفےٰ علیہ السلام ہے کیونکہ آپ ہی پر قرآن نازل ہوا ہے لیکن شیعہ حضرات کی کتاب اصول کافی صفحہ ۲۶۳ پر لکھا ہے کہ یہاں عبد سے مراد حضرت علی مرتضیٰ ہیں یہ تحریف منصبی ہے۔

"قرآن پر مودودی کی نکتہ چینی"

۱۔ قرآن کے قانون سزا پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مودودی صاحب ایک جگہ تحریر کرتے ہیں؛

جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ بہت معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بدترین ظلم ہوگا۔ (ص ۲۸۱/۲ تفہیمات)

۲۔ قرآن کریم نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے کافی ہے (ص ۳۱۲/۱ تفہیمات)

"مودودی صاحب ان سوالات کا جواب دیں"

سوال ۱:۔ قرآن کریم نے زنا کی جو سزا مقرر فرمائی ہے کیا اس سے کسی خاص ماحول میں بسنے والوں کو مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو قرآن کی کوئی آیت یا کوئی صحیح حدیث پیش کریں تا کہ آپ کا منکر اسلام ہونا داغدار نہ ہو جائے؟

سوال ۲:۔ قرآن کے علاوہ کوئی ایسی مکمل کتاب بتائیں جو ہدایت کے ساتھ ساتھ نجات کے لئے بھی کافی ہو۔؟

"باب سوم"

کلمۂ طیبہ و درود شریف

مسلمانوں کا کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے لیکن مرزائیوں کا کلمہ یہ نہیں ہے انھوں نے نائیجیریا میں ایک مسجد بنائی ہے جس کا نام انھوں نے "احمدیہ سنٹرل ماسک" رکھا اس کے مینار پر یہ کلمہ لکھا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ـــ (AFRiKA SPEAKS)

مسلمانوں کا درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہے لیکن مرزائیوں کا درود شریف یہ نہیں بلکہ ان کا درود یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَحْمَدَ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَحْمَدِ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد (ص۲۳ رسالہ درود شریف مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان)

شیعوں کا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَافَصْلٍ۔ (رہنمائے اساتذہ ص۳۵)

"ایک دیوبندی کا کلمہ اور درود"

ایک مرتبہ مولوی اشرف علی تھانوی کے کسی مرید نے خواب دیکھا اور وہ خواب اس نے مولوی صاحب کو تحریر کیا جس کی تفصیل یہ ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں (لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کہتا ہوں) اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس موجود تھے۔ لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت ہی زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور ہی کا خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہی کہتا ہوں۔
"اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولینا اشرف علی"

حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب روپا"
اس کے جواب میں مولوی اشرف علی نے جو کہا وہ بھی ملاحظہ ہو۔

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔"
(۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ)

اس واقعہ کو غور سے بار بار پڑھیئے اور توجہ فرمائیے کہ اس میں کتنے خوش اشارے کار فرما ہیں

الامداد کا اصل پرچہ مکتبہ فریدیہ سے طلب فرمائیں

اس میں صاف اجازت دی جا رہی ہے کہ اگر اس نام نہاد پیر کے مرید دن بھر اس کا کلمہ پڑھتے رہیں تو کوئی حرج نہیں صرف اتنا کہہ دیں کہ زبان اپنے قابو میں نہ تھی۔ اس واقعہ سے یہ بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ پیر مغاں میں نبی بننے کا شوق بدرجہ اتم موجود ہے کیونکہ مرید تو سارا دن اپنی زبان سے بیداری میں نَبِیُّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفْ عَلِی کہتا رہا اور پیر صاحب اس ساری حقیقت کو جاننے کے باوجود اس کلمہ کفر پر تنبیہ اور سرزنش نہیں فرماتے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور اپنے متبع سنت ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ہر مرید یہ چاہتا ہے کہ اس کا پیر سنت رسول اللہ کی اتباع کرنے والا ہو لیکن اس کی صورت یہ نہیں کہ اپنے مرید سے اپنا کلمہ پڑھوائے اور اپنے آپ کو رسول کہلوائے اور نہ یہ متبع سنت ہونے کی دلیل ہے بلکہ ایسا مرید پرلے درجے کا گمراہ ہے۔ بلکہ پیر کو چاہیئے کہ مرید کے اس صریح کلمۂ کفر کو سن کر تجدید اسلام کا حکم دے۔

اگر کہا جائے کہ وہ مرید بے اختیار تھا اس کا کوئی قصور نہیں اس کی زبان اس کے اختیار میں نہ تھی اس لئے اس پر کوئی گناہ نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت میں ایسے مسائل میں زبان بہکنے کا عذر اس وقت قابلِ قبول ہے جبکہ دو ایک حرف ہوں نہ یہ کہ سارا دن بیداری میں کفر بکتا رہے اور پھر کہے کہ مری زبان بہک گئی میرے اختیار میں نہ تھی۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔

اِنَّمَا یَجْرِیْ عَلٰی لِسَانِہٖ حَرْفٌ وَاحِدٌ وَنَحْوُ ذَالِكَ اَمَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ الطَّوِيْلَةِ لَا تَجْرِیْ عَلٰی لِسَانِہٖ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ فَلَا يُصَدَّقُ۔ (فتاویٰ قاضی خان)

ترجمہ:۔ زبان سے ایک آدھ حرف بلا قصد نکل جاتا ہے اتنے الفاظ بلا قصد نہیں نکلتے لہٰذا یہ دعویٰ تسلیم نہ کیا جائے گا۔

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

لَا يُعْذَرُ اَحَدٌ فِی الْكُفْرِ بِدَعْوٰى زَلَلِ اللِّسَانِ

ترجمہ :۔ کفر میں زبان بہکنے کے دعوے سے معذور نہ رکھا جائے گا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ کے حاشیے میں شفا شریف کی ایک عبارت کا یہ ترجمہ بھی غور سے پڑھیئے۔

شفا میں کہا ہے کہ دوسری وجہ یہ ہے کہ قائل نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا اور اس کا ارادہ گالی اور نقص نکالنے کا نہ ہوا اور نہ اس کا معتقد ہو لیکن اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کلمہ کفر کہا لعنت یا گالی یا آپ کو جھٹلانے یا کسی ایسی چیز کی طرف آپ کی نسبت کرنے سے جو آپ پر جائز نہ ہو یا اس چیز کی نفی کرے جو اس کے لئے واجب ہو جس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص ہو یہاں تک کہ کہا کہ یا کوئی سفاہت کا قول یا کوئی قبیح کلام کرے اور آپ کے بارے میں ایک قسم کی گالی دے اور اگر اس کی حالت کی دلیل سے ظاہر ہو کہ اس نے آپ کی برائی کا قصد نہیں کیا اور نہ گالی کا قصد کیا یا تو جہالت نے اس کو اکسایا اس بات پر جو اس نے کہا خواہ تنگدلی سے یا نشہ میں یا آداب کا لحاظ کم رکھنے میں اور زبان کو قابو میں رکھنے میں یا بغیر سوچے سمجھے کہنے سے یا کلام میں بے باکی سے تو اس وجہ کا حکم ہے قتل بلا تردد (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۳۲ حاشیہ)

اس سے ثابت ہوا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی زبان کے بے قابو ہونے کا عذر تسلیم نہیں کرتے بلکہ جو بلا قصد کلمہ کفر منہ سے کہے یا حضور کی گستاخی کا ارتکاب کرے اس کے حق میں قتل بلا تردد کا حکم ہے۔

اب اشرفعلی تھانوی کے تمام مریدین اور معتقدین ان سوالات کا جواب دیں؛

سوال ۱ :۔ اگر کوئی گستاخ شخص مولوی اشرفعلی صاحب اور اس کے گستاخ مرید سے سیکھ کر دن بھر کفریہ الفاظ اپنی زبان سے نکالے اور پھر کہے کہ میری زبان میرے قابو اور اختیار میں نہ تھی تو کیا اس شخص کا یہ عذر شرعاً قابل قبول ہوگا؟

سوال ۲ :۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کفر بکنے والے اور زبان بہکنے کا عذر کرنے والے کے

لیے قتل بلا تردد کی سزا تجویز فرمائے ہیں اور آپ کے پیر مغان مولوی اشرف علی صاحب ایسے شخص کو تسلی دے کر کفر کی ترغیب دے رہے ہیں ان دونوں میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟

سوال ۱۲:۔ کفریہ کلمات پر تسلی دینا اور ترغیب دینا رضاء بالکفر ہے اور رضاء بالکفر کفر ہے رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے "اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ" کفر سے راضی ہونا کفر ہے جس شخص نے مولوی اشرف علی کو رسول اور نبی کہا اس نے کفر کا ارتکاب کیا اور مولوی اشرف علی نے اس کفر کو ہلکا جانا اور کچھ پرواہ نہ کی بلکہ اپنے کو رسول اور نبی جپنے کی اُلٹی تسلی دی۔ رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔

"اور ان سخت کلمات پر کچھ پرواہ نہ کرنا اور سہل جاننا کفر ہے"

اب آپ بتائیں کہ کیا مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے فتوے کی رو سے مولوی اشرف علی تھانوی نے کفر کیا یا نہیں؟

سوال ۱۳:۔ مرزائیوں نے بھی اپنا کلمہ اور درود بدلا اور ان میں اپنے مرزا کا نام شامل کیا اس دیوبندی نے بھی کلمہ اور درود اور اپنے پیر مغان کا نام شامل کیا۔

کیا ان حالات میں اس دیوبندی کو مرزائیوں کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر جمع کرسکتے ہیں؟

باب چہارم

"توحید باری تعالیٰ"

اس باب میں یہ بیان کیا جائے گا کہ مرزائیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں شیعوں اور جماعت اسلامی کا توحید باری تعالیٰ کے متعلق کیا عقیدہ ہے شانِ خداوندی میں انھوں نے کیا کیا گستاخیاں کی ہیں۔ اس باب میں پانچ فصلیں ہیں۔

فصلِ اوّل ذاتِ خداوندی اور مرزا

مرزا نے اپنی کتاب آئینۂ کمالات میں لکھا ہے۔

۱:۔ وَرَاَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰہِ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ ھُوَ (ص۵۶۴ آئینۂ کمالات)

ترجمہ:۔ میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ بے شک میں وہی ہوں۔

۲:۔ حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے انی مع الرسول اقوم وافطر واصوم

ترجمہ:۔ میں (اللہ تعالیٰ) اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا میں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔ (ص۱۰۲ حقیقۃ الوحی)

۳:۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ (ص۸۹ حقیقۃ الوحی)

ترجمہ:۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ میری توحید اور تفرید

۴:۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ۔ (ص۸۶ حقیقۃ الوحی)

ترجمہ:۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

۵۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ (ص ۳۵ حقیقۃ الوحی)

ترجمہ:۔ تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔

۶۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئاً اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

ترجمہ:۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ ترے حکم سے فوراً ہو جاتی ہے (ص ۱۰۵ حقیقۃ الوحی)

۷۔ نَحْمَدُکَ وَنُصَلِّیْ (ص ۹۵ حقیقۃ الوحی)

ترجمہ:۔ اے مرزا ہم تری تعریف کرتے ہیں اور تجھ پر درود بھیجتے ہیں۔

۸۔ مَنْ فَرَّ مِنِّیْ فَرَّ مِنْ رَّبِّ الْوَرٰی (ص ۲۶۱ حقیقۃ الوحی)

ترجمہ:۔ جو شخص مجھ (مرزا) سے بھاگا وہ خدا سے بھاگا۔

۹۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ (ص ۵۸ حقیقۃ الوحی)

ترجمہ:۔ تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔

خطبہ الہامیہ میں مرزا نے لکھا ہے۔

۱۰۔ اُعْطِیْتُ صِفَۃَ الْاِفْنَاءِ وَالْاِحْیَاءِ (ص ۵۵ خطبہ الہامیہ)

مرزا نے نزول المسیح میں لکھا ہے۔

"خدا نمائی کا آئینہ میں ہوں" (ص ۴۶۲ نزول المسیح)

۱۱:۔ قاضی یار محمد اپنی کتاب اسلامی قربانی ٹریکٹ ص ۳۴ پر لکھتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی یہ حالت ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔"

۱۲۔ "مرزا کے نزدیک معاذ اللہ خدا جھوٹ بولتا ہے۔"

(الف) میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ بسا اوقات خدا تعالیٰ میری نسبت یا میری اولاد کی نسبت یا میرے

کسی دوست کی ایک آنے والی بلا کی خبر دیتا ہے اور جب اس کے دفع کے لئے دعا کی جاتی ہے تو پھر دوسرا الہام ہوتا ہے کہ ہم نے اس بلا کو دفع کر دیا پس اگر اس طرح پر وعید کی پیشگوئی ضروری الوقوع ہے تو میں بیسیوں دفعہ جھوٹا بن سکتا ہوں۔ (ص ۱۹۵ حقیقۃ الوحی)

ب، دنیا کی تمام قومیں اس بات پر اتفاق رکھتی ہیں کہ آنے والی بلائیں خواہ وہ پیشگوئی کے رنگ میں ظاہر کی جائیں اور خواہ صرف خدا تعالیٰ کے ارادہ میں مخفی ہوں وہ صدقہ خیرات اور توبہ استغفار سے ٹل سکتی ہیں۔ (ص ۱۹۵ حقیقۃ الوحی)

(ج) یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے (ص تحفہ غزنویہ)

یہ تینوں جھوٹ اور اس جیسے اور بہت سے جھوٹ مولوی محمد مرتضیٰ حسن دیوبندی نے بھی اپنی کتاب "اَشَدُّ الْعَذَاب" میں لکھے ہیں اور مرزا کو جھوٹ بولنے کی ہمت اور جرأت کیسے ہوئی اس بات کا اندازہ آپ کو آئندہ سطور کے پڑھنے سے ہو جائے گا۔

۱۳: مرزا صاحب اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہیں کہ خدا نے مجھ پر یہ الہام کیا۔

"میں نے ارادہ کیا کہ زمین پر اپنا جانشین پیدا کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا یہ مرزا شریعت کو قائم کرے گا، اور دین کو زندہ کریگا یہ خدا کا رسول ہے۔ نبیوں کے لباس میں دنیا اور آخرت میں مرتبے والا اور خدا کے مقربوں میں ہے۔ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں اے مرزا خدا تیری عرش پر حمد کرتا ہے اور عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔
(ص ۲۴ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ معاذاللہ اب خدا تعالیٰ خدائی سے ریٹائر ہو چکا ہے اور اس نے مرزا کو اپنا جانشین اور ولی عہد مقرر کر دیا ہے گویا مرزا دوسرا خدا بن گیا ہے معاذاللہ، اس راز سے بھی ابھی پردہ اٹھایا جائے گا کہ مرزا کو دوسرا خدا بننے کا شوق کیوں چرایا۔ ؎

ہم نشیں پوچھ نہ اس بزم کا افسانہ نازؔ
دیکھ کر آیا ہوں بندے کا خدا ہو جانا

فصل دوئیم

"ذاتِ خداوندی اور دیوبندی"

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے البراہین القاطعہ میں لکھا ہے۔

۱:۔ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ (صٓ البراہین القاطعہ)

۲:۔ پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے۔
(صٓ ۲۹ فتاوٰی رشیدیہ)

۳:۔ دیوبندیوں کی کتاب جہد المقل میں بھی ہے کہ خدا تعالیٰ سے کذب ممکن ہے۔ (جہد المقل)

۴:۔ اسمٰعیل دہلوی دیوبندیوں کے شہید نے لکھا ہے۔

"اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے" (صٓ ۱ یکروزہ)

اب ہم چند عبارات پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ ذاتِ خداوندی پر کذب ناممکن اور محال ہے:

۱:۔ والکذب علیہ .... محال (شرح فقہ اکبر مصری صٓ ۲۲)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ پر کذب ناممکن اور محال ہے۔

علامہ شیخ زین الدین قاسم حنفی کی شرح مسایرہ میں ہے

۲: یستحیل من اللہ کالظلم والکذب فلا یوصف اللہ تعالیٰ بکونہ قادراً علیہ
(صٓ ۹ شرح مسایرہ مطبوعہ دہلی)

ترجمہ:۔ مثل ظلم اور کذب کہ اللہ تعالیٰ سے ناممکن و محال ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہونے کے ساتھ بیان نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی خدا کو ظلم اور جھوٹ پر قادر نہیں کہا جائے گا۔)

علامہ نسفی اپنی کتاب عمدہ میں فرماتے ہیں۔

۳:۔ لا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ۔ (حسامرہ ۵۵)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ظلم وسفہ وکذب پر قدرت کے ساتھ موصوف نہ ہوگا۔ اس لئے کہ محال تحت قدرت داخل نہیں۔

عقائد عضدیہ میں ہے۔

۴:۔ الکذب نقص والنقص علیہ محال فلا یکون من الممکنات ولا تشملہ القدرۃ۔

(ص۲ عقائد عضدیہ از قاضی عضد)

ترجمہ:۔ جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کو شامل ہے۔ (بحوالہ رد شہاب ثاقب)

"رشید احمد گنگوہی رب العالمین اور دوسرا خدا ہے"

محمود الحسن دیوبندی نے گنگوہی کے مرنے پر مرثیہ لکھا جس میں ایک شعر یہ ہے۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے

مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی (ص۶ مرثیہ)

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ شیخ برکت اینڈ سنز لاہور کے ص۲ پر الحمد للہ رب العالمین کا ترجمہ یوں کیا ہے "سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے"۔

اس سے ثابت ہوا کہ مربی اور رب دونوں ہم معنی ہیں۔ خلائق جمع کی ہے۔ خلائق کا لفظ ثابت کرتا ہے یہاں تمام عالموں کی تمام مخلوقات مراد ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے امام ربانی تمام عالموں کی تمام خلائق کے رب ہیں یعنی گنگوہی صاحب رب العالمین ہیں۔

اسی مرثیہ میں ایک شعر یہ بھی ہے۔

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہُبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی (مٹ مرثیہ)

اس شعر میں رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی یعنی دُوسرا بانی اسلام کہا گیا ہے اور بانی اسلام کون ہے یہ اشرف علی تھانوی سے سُنئیے!۔

۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ بروز جمعہ جامع مسجد کانپور میں دوران تقریر کہا۔

"خوب سمجھ لیجئے کہ بانیٔ اسلام خُدا تعالیٰ ہیں" (مٹ رسالہ الابقاء)

جب بانی اسلام خدا ہے اور رشید احمد گنگوہی دوسرے بانی اسلام ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ گنگوہی صاحب دوسرے "خدا" ہوئے۔

دیوبندیوں کو دُوسرا خدا مبارک ہو!

اب اس شعر مذکور پر ذرا دو دیوبندی مفتیوں کے فتوے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

میرے دوست جناب خلیل احمد صاحب سکنہ جہانیاں منڈی ضلع ملتان نے اس مرثیہ کے چند اشعار لکھ کر مختلف دیوبندی مدارس کو بھیجے اور ان پر فتوے طلب کئے۔ اس زیر بحث شعر پر جو فتوے موصول ہوئے وہ یہ ہیں!۔

ملا۔ مفتی محمد ادریس صاحب اس شعر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اگر شاعر کی مراد شعر بالا سے صاحب مزار کو صفات نبوی ثابت کرنا ہو حتیٰ کہ صفت رسالت بھی تو یہ قول کفر ہے کیونکہ قرآن میں خاتم النبیین آپ کی صفت موجود ہے پس دوسرے نبی کا دعویٰ کرنا نص قطعی سے مخالف ہے۔ ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اگر مُراد جمع صفات کمالیہ محمودیہ میں سوائے نبوت کے ہے تو یہ قول فسق اور مخالف اہل سنت والجماعت ہے اور اگر مماثلت صورت ظاہری میں یا اور ایک صفت خاصہ غیر النبوۃ ولوازمہا سے ہے تو یہ امر شرعاً مستبعد نہیں مگر یہ امر محتاج اثبات

تب ہے بغیر تنقیح کے یہ دعویٰ بھی جائز نہیں ہاں صورت ثانی و ثالث میں، اگر مقام مدح ہو تو کوئی حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے بے ادبی ہے فسق و فجور کی وجہ سے (۱۲/۶ مفتی محمد ادریس)

دار العلوم اسلامیہ چار باغ سوات

۲۔ جناب مفتی محمد امین صاحب لکھتے ہیں۔

شعراء کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والشعراء یتبعھم الغاوون (الآیہ)
شعراء اس قسم کی بے تکی باتیں کرتے ہیں جس سے مراتب کا لحاظ کھو بیٹھتے ہیں بانی اسلام حضرت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی اور کے متعلق اس قسم کی بات کہنا سراسر شریعت کے خلاف ہے۔

احقر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ

(مدرس دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی یکم ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ)

اب لگے ہاتھوں دیوبندیوں ہی سے مرثیہ کا حکم بھی سن لیجئے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ہے کہ

"مرثیہ خواں فاسق ہے"۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۹)

"شہیدان کربلا کا مرثیہ جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے"۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۹)

شیخ فتح اللہ دیوبندی نے اپنے رسالہ حارق الاشرار میں لکھا ہے۔

"مرثیہ پڑھنا مجوسوں کا شعار ہے"۔ (ص ۲۲ تذکیر الاخوان در رسالہ حارق الاشرار)

اب دنیا بھر کے دیوبندی سر جوڑ کر بیٹھیں اور ہمارے ان سوالات کا جواب دیں۔

۱۔ سوال:۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے کیا اس سلسلے میں دیوبندی اور مرزا دجال برابر کے مجرم ہیں یا نہیں؟

جواب با حوالہ ہو بے تکی گفتگو ناقابل قبول ہوگی۔

سوال ۲:۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب آئینہ کمالات ص۵۶۴ کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کذاب اپنے آپ کو "اللہ" سمجھتا ہے اور ابھی ابھی مرثیہ کے دو اشعار اور اُن کی تشریح سے ثابت ہُوا کہ رشید احمد گنگوہی کو محمود الحسن دیوبندی نے مربی خلائق یعنی ربُّ العالمین اور دُوسرا خُدا کہا۔ اب بتاؤ اگر مرزا غلام احمد اپنے قول سے کافر ہوگیا تو محمود الحسن مومن ہی رہا۔ وہ کافر نہیں ہُوا جبکہ دونوں کے اقوال سے قرآن و حدیث کی مخالفت لازم آتی ہے؟

سوال ۳:۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ بانی اسلام خدا ہے۔ اور سوات کے مفتی محمد ادریس دیوبندی اور راولپنڈی کے مفتی محمد امین دیوبندی نے کہا کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب بتاؤ مولوی اشرف علی جھوٹا ہے یا یہ دونوں دیوبندی مفتی جھوٹے ہیں؟ اور جھوٹا از رُوئے قرآن ملعون ہے یا نہیں؟۔

سوال ۴:۔ مفتی محمد ادریس دیوبندی نے بانی اسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فتویٰ سے ظاہر ہے اور "انشاء اللہ عالم سے کوئی بانئ اسلام کا ثانی"۔ پر جو کم درجے کا فتویٰ لگایا ہے وہ فسق اور بے ادبی ہے لہٰذا محمود الحسن دیوبندی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبی کرنے والا ہُوا اب ذرا گنگوہی صاحب کا ایک فتویٰ سن لیجئے۔

"علماء کی توہین و تحقیر کو جو نکہ علماء نے کفر لکھا ہے" (ص۲۱۲ فتاویٰ رشیدیہ)

یعنی علماء کی گستاخی بے ادبی اور توہین کفر ہے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر علماء کی توہین اور بے ادبی کرنے والا کافر ہے تو جس محمود الحسن نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی کی وہ کافر ہے یا مسلمان؟

سوال ۵:۔ محمود الحسن نے مرثیہ لکھا اور پڑھا اور رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ابھی گذرا کہ "مرثیہ خواں فاسق ہے"۔ اس لحاظ سے محمود الحسن صاحب فاسق ہیں یا نہیں؟

سوال ۶:۔ شیخ فتح اللہ نے کہا کہ "مرثیہ پڑھنا مجوسوں کا شعار ہے"۔

اور محمود الحسن نے گنگوہی کا مرثیہ پڑھا لہٰذا وہ مجوسوں کے شعار کو اختیار کرنے والے ہوئے بتاؤ جو مسلمان مجوسوں کے طریقہ کو اپنائے اس پر آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

سوال ۲:۔ گنگوہی صاحب نے فتویٰ دیا کہ امام حسین اور شہدائے کربلا کے مرثیہ کو جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ لیکن گنگوہی صاحب کا مرثیہ اب تک برابر چھپتا چلا آرہا ہے اس کو نہ تو جلایا گیا اور نہ ہی زمین میں دفن کیا گیا۔ کیا اس سے امام حسین اور شہدائے کربلا کے ساتھ دیوبندیوں کی دشمنی ظاہر نہیں ہوتی کہ گنگوہی صاحب کی موت کا ذکر تو باقی رکھا جارہا ہے۔ اور امام حسینؓ کی شہادت کے واقعات پر مشتمل مرثیہ کو جلانے کا حکم ہے؟

سوال ۳:۔ راولپنڈی کے مفتی محمد امین نے اپنے فتویٰ میں

"وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ" ترجمہ:۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں

لکھ کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ شاعروں کے پیچھے لگنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اب بتایا جائے جب محمود الحسن شاعر ہیں تو ان کی پیروی کرنے والے دیوبندی گمراہ ہیں یا نہیں؟

مرثیہ گنگوہی کا ایک اور شعر ملاحظہ ہو۔

تمہاری تربتِ انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

اس شعر پر غور کیجئے مولوی رشید احمد گنگوہی کی قبر تو طور ہوئی اور مولوی محمود الحسن ارنی فرمانے والے موسیٰ ہوئے تو مولوی رشید احمد صاحب تو پھر رب ہی ہونگے۔

اب اس شعر پر دیوبندیوں کے دو مدارس کے فتوے ملاحظہ ہوں۔

۱:۔ اس میں تشبیہ قبر کو طور سے ہے اور صاحب قبر کے دیدار کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے تشبیہ لازم ہے اور صاحب قبر اللہ تعالیٰ سے تشبیہ آتا ہے۔ یہ شرعاً جائز نہیں کیونکہ آیت قرآنی ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔ بلکہ شبہ کفر ہے۔ العیاذ باللہ بلکہ قائل کو اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

تحریر کنندہ محمد ابراہیم عفی عنہٗ

ازمخزن العلوم خانپور عیدگاہ ضلع رحیم یار خان بکم ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ

۲-۱۔ چونکہ لفظ ارنی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اللہ تعالیٰ سے اپنے دکھانے کی درخواست تھی جس کا جواب نفی میں ملا تھا۔ طور سے تشبیہہ دینا اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ سے تشبیہہ دینا ہے یہ حق تعالیٰ کے جلوہ کی بے حُرمتی ہے۔ دوسرے ارنی کا سوال صاحب قبر سے نہیں خود اللہ تعالیٰ سے بھی ہو تو درست نہیں جبکہ حضرت موسیٰ کو نفی میں جواب ملا۔ اس لئے یہ گناہ ہے اس سے بچنا چاہیئے۔

جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور، ۱۲ر شوال ۱۳۹۲ھ

"دیوبندیوں کا ایک اور رب العالمین"

شیخ الاسلام نمبر صلا۵۹ بار بار اور بنظر غائر پڑھیئے۔ اس میں حسین احمد ٹانڈوی کے متعلق لکھا ہے۔

"تم نے کبھی خدا کو بھی اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے؟ کبھی خدا کو بھی اس کے عرش عظمت وجلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے! تم کبھی تصور بھی کرسکے کہ رب العالمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کے تمہارے گھروں میں بھی آکر رہے گا۔"

(ص۱۹۷ خون کے آنسو)

اس عبارت میں حسین احمد کو خدا اور رب العالمین کہا گیا اور ثابت کیا گیا کہ حسین احمد معاذ اللہ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو اپنی کبریائی پر پردہ ڈال کر زمین پر اُتر آیا ہے۔

اس عبارت سے متعلقہ دیوبندیوں سے چند سوالات ہیں طالب ہدایت ہو کر جواب دیں۔

سوال ۱:- جو کسی انسان کو خدا یا رب العالمین کہے وہ کافر ہے یا مسلمان؟

سوال ۲:- جو کہے خدا لباس انسانیت میں زمین پر اُتر آیا وہ کافر ہے یا مسلمان؟

سوال ۳:۔ جو فروتنی اور عجز دانکساری کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کرے اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

سوال ۴:۔ اگر یہی عبارت کوئی سنی بریلوی اپنے کسی عالم کے بارے میں لکھ دیتا تو، دیوبندیوں کی کفر و شرک کی توپیں حرکت میں آجاتیں لیکن اب اس عبارت لکھنے والے دیوبندی کے بارے میں کفر و شرک کی مشینیں کیوں خاموش ہیں؟

دیوبندیوں میں شرم کا کچھ بھی اثر نہیں
ہے اعتراض غیر دل پہ اپنی خبر نہیں

سوال ۵:۔ مرزا نے اپنے آپ کو اللہ کہا جیسے کہ ابھی آپ نے پڑھا یعنی مرزائیوں کا خدا خالق حقیقی کے علاوہ مرزا بھی ہے اس کے مقابلے میں خالق کائنات کے سوا دیوبندیوں کے دو۲ خدا اور رب العالمین ہیں یعنی گنگوہی اور ٹانڈوی۔

اب بتایا جائے کہ کفر و شرک میں یہ دیوبندی (جنہوں نے گنگوہی اور ٹانڈوی کو خدا کہا) مرزائیوں سے اشد ہیں یا نہیں؟ جواب دیتے وقت عقل و خرد کا ساتھ نہ چھوٹا جائے تاکید ہے ورنہ نتیجہ لاحاصل ہوگا۔

"اسمٰعیل دہلوی کی شان خداوندی میں چند گستاخیاں"

اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویت الایمان کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے۔

"سو اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے"۔

غور کرو نابکار نے کیسی گستاخی کی ہے جاہل سے جاہل بھی ایسی بے ادبی کی جرأت نہیں کر سکتا، یہ ہے لے دین کا ایمان اور یہ گستاخیاں دیکھتے ہوئے بھی دل کے اندھے اسی کی اتباع کئے جاتے ہیں۔ اور اس کی طرفداری میں اپنا دین برباد کرتے ہیں، شان الٰہی میں ایسے کھلے ناقص کلمہ کو دیکھ کر ان کا دل بیزار نہیں ہوتا۔

مرزا غلام احمد نے بھی دافع البلاء ط۲ پر لکھا ہے" اور خدا بھی مکر کریگا۔"

لہٰذا اگر یہ کہا جائے کہ اسمٰعیل دہلوی اور مرزا غلام احمد گمراہی اور بے دینی کے ایک ہی درجہ میں ہیں تو مبالغہ نہ ہوگا۔

۲:۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے، یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ (ص۱۸ تقویت الایمان)

اس کا صاف معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم لازمی و ضروری تو نہیں بلکہ ممکن و اختیاری ہے چاہے دریافت کرے چاہے جاہل رہے۔ یہ عقیدہ کفر ہے۔ علامہ ملاجیون فرماتے ہیں۔

یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل . . . .

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اس کی طرف جہالت کی نسبت کرے وہ کافر ہے۔ (ص۲۵۸ فتاویٰ عالمگیری)

تقویت الایمان کی اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ معاذ اللہ حق تعالیٰ کو غیب کا علم ابھی تک تو نہیں ہے ہاں اختیار ہے جب چاہے دریافت کرے تو علم الٰہی قدیم نہ ہوا یہ کفر ہے کیونکہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے جو کہے کہ خدا کا علم قدیم نہیں وہ کافر ہو جاتا ہے۔

۳:۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

(ص۸ تقویت الایمان)

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم اور دل کے لئے ماننا جب ہی شرک ہوگا۔ جبکہ خدا کا علم بھی کسی کا دیا ہُوا مانا جائے۔ چنانچہ اسی تقویت میں اس سے چند سطر اوپر اشراک فی العلم کے معنی میں لکھا ہے یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی کمال غیر سے حاصل کیا ہُوا ہو۔ خدا تعالیٰ

کی بارگاہ میں ایسا عقیدہ کفر ہے۔

۴:- پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اس کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (صہ ۹ تقویت الایمان)

خدا کی عطا کی ہوئی طاقت ماننے شرک ثابت ہونے کے یہ معنی ہیں کہ معاذ اللہ اس کی قدرت بھی کسی کی عطا کی ہوئی ہے۔ اور یہ عقیدہ کفر ہے۔

۵.- ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے الی ان قال تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ (صہ ۹ تقویت الایمان)

اور شرک کی تعریف یہ کی ہے کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمے نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی۔

(صہ تقویت الایمان)

دیوبندی اس سوال کا جواب دیں۔

سوال:- اب اسمٰعیل دہلوی کو ماننے والے دیوبندی بتائیں کیا انھوں نے اپنے خدا کے واسطے کوئی قبر تجویز کر لی ہے جس کو بوسہ دینا اس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا اس نے اپنے لئے خاص کیا ہوا اور اپنے بندوں پر نشان بندگی ٹھہرایا ہو وہ خدا کسی مجسم کو مانتے ہیں جس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا نشان بندگی ہے اور یہ نشان بندگی دیوبندی کس جگہ جا کر ادا کرتے ہیں یہی ہے تمہاری نظر میں خدا کی عظمت و شان۔ کیا یہ عقیدہ کفریہ نہیں؟

اب ذرا حسین علی واں بھچروی دیوبندی کا خدا کے علم کے بارے میں عقیدہ سنیں وہ لکھتا ہے۔

اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی بھی علم نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنی جیسا کہ ولیعلم اللہ وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔

(صہ ۱۵۸،۱۵۷ بلغۃ الحیران)

اہل سنت کے نزدیک علم الٰہی کا منکر خارج از اسلام ہے شرح فقہ اکبر میں ہے

مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَعْلَمُ شَیْئًا قَبْلَ وُقُوْعِھَا فَھُوَ کَافِرٌ

ترجمہ:۔ جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے۔

خدا تعالیٰ مکان اور جہت سے پاک ہے لیکن دیوبندی کے "شہید دہلوی" کا عقیدہ سنئے لکھتے ہیں۔

"تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات ..... ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است"

(ص ۳۵،۳۶ ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان اور جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بے کیف و بلا جہت اور بغیر مقابلہ ماننا بدعات حقیقیہ ہے۔

اب دیوبندیوں کے ایک پیر کا قصہ سُنیے۔ تذکرۃ الرشید میں ہے کہ ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں (کنجریاں) مرید تھیں ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلاں کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم نے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو چلیں اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں۔ میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا بی تم کیوں نہیں آئی تھی؟ اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے بی تم شرماتی کیوں ہو۔ "کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی (اللہ) ہے"۔ رنڈی یہ سُن کر

آگ بگولا ہوگئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگرچہ میں رُوسیاہ ہوں مگر ایسے پیر کے مُنہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔ میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں ہوگئے اور وہ اُٹھ کر چلدی۔
(ص ۲۴۲/۲ تذکرۃ الرشید)

اب اس واقعہ پر ہم چند سوالات کرتے ہیں دیوبندی سوچ سمجھ کر جواب دیں۔

سوال ۱:۔ رنڈیوں کو اپنی مریدنیاں بننے کے بظاہر دو ہی مقصد نظر آتے ہیں اُن سے بدکاری چھڑا کر ان کو راہ راست پر لانا یا پھر لذّتِ دیدار کی تسکین۔

اب دیوبندی بتائیں کہ ان دونوں میں سے کونسا مقصد حاصل ہُوا؟ کیا کسی رنڈی سے یہ فعلِ بد چھڑانے میں کامیابی ہوئی ثابت کریں اور اگر مقصد صرف فاحشہ عورتوں کے دیدار سے دلِ ناتواں کو تسکین اور تسلی دینا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ کسی پیر کے لئے غیر محرم عورتوں خصوصاً رنڈیوں کو جو کہ ہر وقت حسن وجمال کا پیکر بنی رہتی ہیں" اسلام نے دیکھنے کی کہاں تک اجازت دی ہے؟

سوال ۲:۔ اس رنڈی کو تو اپنے فعل بد کا احساس ہے اور وہ اپنے آپ کو روسیاہ سمجھتی ہے اس لئے پیر صاحب کو بزرگ سمجھ کر اس کے پاس حاضر ہونے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ مگر پیرِ مغان اپنی زیارت کرانے کا پُورا جتن کر رہے ہیں کیا دیوبندی بتا سکتے ہیں کہ اس جتن کی تہہ میں کونسے جذبات کار فرما ہیں؟

سوال ۳:۔ جس پیر کا یہ عقیدہ ہو کہ زنا اور بدکاری جیسے فعل بد کا کرنے کرانے والا خُدا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

سوال ۴:۔ پیرِ مغاں سہارنپور میں رنڈیوں کے ہاں کیوں ٹھہرتے تھے کیا ان کو کسی شریف آدمی کے گھر میں جگہ نہ ملتی تھی رنڈیوں کے ہاں ٹھہرنا کیا اس بات کی دلیل نہیں کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے۔؟

سوال ۵:۔ جب پیر مغاں نے کہا کہ کرنے والا کون کرانے والا کون وہ تو وہی (اللہ) ہے، تو

رنڈی آگ بگولا ہو گئی جس سے بات ثابت ہوتی ہے کہ اس سلسلے میں اس رنڈی کے قلبی نظریات خُدا کے بارے میں پیر مغاں سے بہتر تھے اب بتاؤ جس پیر کا عقیدہ رنڈیوں سے بھی بدتر ہو کیا وہ مستغرق فی التوحید ہو سکتا ہے؟ کیونکہ تذکرۃ الرشید میں اسی حافظ ضامن کے بارے میں رشید احمد کا یہ قول ہے کہ

"ضامن علی جلال آبادی تو توحید میں غرق تھے"

فصل سوم

"ذاتِ باری تعالیٰ اور غیر مقلد"

امام الوہابیہ ابن تیمیہ کا عقیدہ ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق

۱:۔ اللہ تعالیٰ مرکب ہے۔ (صنٛ فتاویٰ حدیثیہ)

۲:۔ اللہ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کل جزو کا محتاج (صنٛ فتاویٰ حدیثیہ)

۳:۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جسم ہے جہت ہے اور ایک جہت اور مکان سے دوسری جہت اور مکان کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے (صنٛ فتاویٰ حدیثیہ، ص۱۵۲ البصائر)

۴:۔ اِنَّ الرَّبَّ تَعَالٰی عَلٰی مِقْدَارِ الْعَرْشِ لَا اَصْغَرَ وَلَا اَکْبَرَ۔

(صنٛ فتاویٰ حدیثیہ ص۱۵۳ البصائر)

ترجمہ:۔ بیشک رب تعالیٰ عرش کے برابر ہے نہ بڑا نہ چھوٹا۔

"ابن قیم کا عقیدہ"

۱:۔ وَزَعَمْتُ اَنَّ اللّٰہَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیَّ حَقًّا فَوْقَہُ الْقَدَمَانِ (قصیدہ نونیہ)

ترجمہ:۔ میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش و کرسی پر موجود ہے یقیناً دونوں قدم اللہ کے کرسی پر رکھے ہیں۔

"وحید الزمان کا عقیدہ"

۱:۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے تحت لکھا ہے۔

جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو کرسی، چار اُنگل بھی بڑی نہیں رہتی اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے (حاشیہ قرآن پک صنٛ مترجم وحید الزمان)

۲:۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ پھر تخت پر جا بیٹھا (الفرقان بتویب القرآن)

ان متذکرہ عبارات سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدوں نے

۱:- خداوند تعالیٰ کا مکان محدود تسلیم کرلیا۔

۲:- ذات باری تعالیٰ کا بوجھ تسلیم کیا۔

۳:- خدا تعالیٰ کا حدود اربعہ مقرر کردیا۔

۴:- خدا کے لئے سمت مقرر کردی۔

۵:- عرش کو خدا تعالیٰ کے مساوی مان لیا۔

۶:- اللہ بے نیاز کو عرش و کرسی کا محتاج کردیا۔

یہ چھ صفات ممکن کی ہیں اگر یہ صفات ذات خداوندی میں تسلیم کی جائیں تو وہ بھی ممکن ثابت ہوگا قدیم نہ رہے گا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی ذات وصفات قدیم ہیں۔

غیر مقلدین کے یہ عقائد کفریہ ہیں تفصیل ملاحظہ ہو۔

۱:- خداوند قدوس اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز کا محتاج نہیں انھوں نے اس کو کرسی یا عرش پر بیٹھا کر مخلوق کا محتاج ثابت کیا علاوہ ازیں اس لامحدود ذات کو محدود ثابت کیا اور جو اپنی مخلوق میں سے عرش و کرسی کا محتاج ہے وہ حادث ہے اور رب قدیم کو حادث تسلیم کرنا کفر ہے۔

۲:- خداوند کریم کو عرش و کرسی پر بیٹھا تسلیم کیا گیا اب اگر عرش و کرسی کو پیدا کرکے بیٹھا تو وہ یقیناً پہلے کھڑا ہوگا یا چلتا پھرتا ہوگا پھر ہی بیٹھنا ماننا پڑے گا اس سے ثابت ہوا کہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف متغیر ہوا اور جو متغیر ہو وہ حادث ہے کیونکہ قدیم متغیر نہیں ہوسکتا لہٰذا رب قدیم کو حادث تسلیم کرکے کفر کا ارتکاب کیا۔

۳:- ان غیر مقلدوں نے خدا تعالیٰ کو عرش و کرسی کے برابر تسلیم کیا حالانکہ خدا کی مخلوق میں سے کسی کو خدا کے برابر سمجھنا کفر ہے۔

۴:- خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ۔

ترجمہ:۔ اور (اے محبوب) آپ ملائکہ کو دیکھتے ہیں کہ عرش کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتوں نے عرش کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے یعنی عرش معلیٰ کو ملائکہ محیط ہیں اور عرش معلیٰ محاط ہے، اور غیر مقلدوں نے اللہ کو عرش اور کرسی پر بیٹھا ہوا لکھا ہے اس طرح جو ملائکہ عرش کو محیط ہیں وہ خدا کو بھی محیط ہونگے۔ اور خدا کو محاط اور کسی مخلوق کو اس کا محیط ثابت کرنا بھی کفر ہے۔

"اسمٰعیل قتیل کا عقیدہ"

۱:۔ اللہ تعالیٰ میں عیب اور آلائش ماننا جائز ہے۔ (رسالہ یکروزہ)

۲:۔ جو عیوب آدمی میں پائے جاسکتے ہیں ان سب پر خدا تعالیٰ بھی قادر ہے (رسالہ یکروزہ)

"فصل چہارم"

"مودودی اور عقیدۂ توحید"

مودودی کے عقیدۂ توحید کی ایک خون آلودہ تصویر ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں۔

انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے اور اس کے قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے بلا عمد و اختیار طوعاً و کرہاً خدا ہی کی تسبیح کر رہا ہے۔ اسی کی عبادت میں لگا ہوا ہے۔ (ص۴۳ تفہیمات)

بت پوجنے والے اور پتھروں کو معبود سمجھ کر ان کے سامنے سجدہ ریز ہونے والوں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ان حالتوں میں بھی خدا ہی کی عبادت میں مصروف ہیں انتہائی جہالت اور قرآن و حدیث سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

علاوہ ازیں مودودی کا یہ نظریہ ان متعدد آیات سے متصادم ہے جن میں مشرکین اور بت پرستوں کے متعلق واشگاف الفاظ میں کہا گیا کہ وہ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ شیطان کی عبادت کرتے ہیں انھوں نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود ٹھہرالیا ہے۔

اور سورۂ کافرون میں تو بار بار اسی مفہوم کی تکرار ہے تم جس کی عبادت کرتے ہو۔ ہم اس کی عبادت نہیں کرتے ہم جس کے پرستار ہیں تم اس کے پرستار نہیں بقول مودودی کے اگر بُت کا پجاری بھی خدا ہی کا عبادت گذار ہے تو قرآن نے اتنی شدت کے ساتھ اس کا انکار کیوں کیا ہے ؟

"فصل پنجم"

"توحید اور شیعہ"

ع۱ :۔ پارسیوں کی طرح شیعہ بھی دو خداؤں کے قائل ہیں چنانچہ
انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ کے تحت تفسیر منہج البیان میں لکھا ہے کہ ضلالت کا خالق شیطان ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہدایت کا خالق تو اللہ تعالیٰ اور گمراہی کا خالق ابلیس ہے لہٰذا شیعوں کے دو خالق ہو گئے۔

ع۲ :۔ شیعہ کا ایک فرقہ ذمیہ ہے جن کا عقیدہ ہے۔
لِاَنَّ عَلِیًّا ھُوَ الْاِلٰہُ یعنی حضرت علی مرتضیٰ معبود ہیں
(صـ۲۲ انوار نعمانیہ نعمت اللہ)

ع۳ :۔ شیعوں کا ایک فرقہ زراریہ ہے جو کہتے ہیں۔
قَالُوا بِحُدُوْثِ الصِّفَاتِ اللہِ تعالٰی وَقَبْلَ حُدُوْثِہَا لَہٗ لَاحَیَاۃَ فَلَا یَکُوْنُ حِیْنَئِذٍ حَیًّا وَلَا عَالِمًا وَلَا قَادِرًا وَلَا سَمِیْعًا وَلَا بَصِیْرًا (صـ۲ انوار نعمانیہ)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہیں اور ان حادث صفات سے پہلے خدا تعالیٰ نہ زندہ تھا نہ عالم نہ قادر نہ سننے والا اور نہ دیکھنے والا۔

۴:- شیعوں کا ایک فرقہ شیطانیہ ہے جن کا عقیدہ ہے کہ

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى صُوْرَةِ الْإِنْسَانِ وَإِنَّمَا يَعْلَمُ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ كَوْنِهَا۔

ترجمہ:- بیشک اللہ تعالیٰ انسانی صورت پر ہے اور اس کو تمام چیزوں کا علم اس وقت ہوتا ہے جب وہ معرض وجود میں آجاتی ہیں۔

۵:- شیعوں کا ایک فرقہ یونسیہ ہے جن کا عقیدہ ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَى الْعَرْشِ تَحْمِلُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَهُوَ اَقْوٰى مِنَ الْمَلٰئِكَةِ۔

ترجمہ:- بیشک اللہ تعالیٰ عرش پر (موجود) ہے جس کو فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے زیادہ طاقتور ہے۔ (صفحہ ۲۰ انوار نعمانیہ)

باب پنجم

رسالت

اس باب میں یہ بیان کیا جائے گا کہ مرزائیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں جماعت اسلامی اور شیعوں کے رسالت مآب ختمی مرتبت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا عقائد اور نظریات ہیں اس باب میں بھی پانچ فصول ہونگی۔

"فصل اوّل"

"رسالت اور مرزائیت"

جس طرح مرزا قادیانی نے عقیدۂ توحید میں شرک کی آمیزش کی ہے اسی طرح اس نے اپنے اوپر بزعم خویش رسالت کا دروازہ بھی کھول لیا ہے چنانچہ اس نے لکھا ہے۔

ع۱:۔ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (ص۱۱ دافع البلاء)

ع۲:۔ قادیان اس کے (اللہ تعالیٰ کے) رسول کا تخت گاہ ہے۔ (ص۱۰ دافع البلاء)

ع۳:۔ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ (ص۱۰ دافع البلاء)

ع۴:۔ بلکہ اس (مرزا) کی شفاعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہے۔ (ص۱۳ دافع البلاء)

۵:۔ اے میرے خدا تو خود جانتا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ دنیا میں ایک شخص (مرزا) نبوت اور رسالت کا مدعی اور مسیحیت کا دعویدار موجود ہے جو کہتا ہے کہ

"خاتم الانبیاء میں ہوں"۔ (ص ۲۹۰ حقیقۃ الوحی)

۶:۔ میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے (ص ۵۰۲ حقیقۃ الوحی)

۷:۔ اسی نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (ص ۵۰۳ حقیقۃ الوحی)

۸:۔ نبی کا نام پانے کے لیے میں مخصوص کیا گیا ہوں۔ (ص ۳۹۱ حقیقۃ الوحی)

۹:۔ وَمَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ۔ (ص ۲۵۹ خطبہ الہامیہ)

ترجمہ:۔ جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں فرق کیا اس نے مجھے نہیں پہچانا۔

۱۰:۔ کوئی شخص بھی کسی منصب جلیلہ تک پہنچ سکتا ہے یہاں تک کہ وہ محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۷ ۱۹۲۲ء)

"ثلثۃ عشرۃ کاملۃ"

"فصل دوسرا"

"رسالت اور دیوبندیت"

۱:۔ انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں (ص ۵ تحذیر الناس)

۲:۔ گر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (ص ۲۵ تحذیر الناس)

۳:۔ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا

کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ (ص۳ تحذیر الناس)

ع۴:۔ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (ص۱۴ تحذیر الناس)

ع۵:۔ یعنی اگر بالفرض آپ کے زمانے میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیّت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق نہ آئیگا۔ (حاشیہ ص۱۳ تحذیر الناس مطبوعہ دیوبند)

عبارت ع۲ سے لیکر ع۵ تک تحذیر الناس اور اس کے حاشیہ کی ان عبارات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نانوتوی صاحب اور حاشیہ نویس ختم نبوت کے منکر ہیں ان عبارات میں خاتم النبیین کو بمعنی آخر الانبیاء ہونے کا کس قدر تاکید اور شدت کے ساتھ انکار کیا جا رہا ہے جس معنے پر قرآن وحدیث اور اجماع نے ایمان لانا ضروری اور فرض قرار دیا تھا اس نانوتوی نے اسی معنے کا کیسا صاف انکار کر دیا تمام امت حتیٰ کہ خدا اور رسول سب کو عوام جاہل اور نافہم قرار دیا

قاسم نانوتوی نے اپنی متذکرہ بالا عبارات کی بنا پر کفر کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ حضور اکرم علیہ السلام کے نبی آخر الزمان ہونے اور خاتم النبیین کے بمعنی آخر النبیین ہونے کے منکر ہیں اور زمانہ نبوی میں یا بعد زمانۂ نبوی دُوسرا نبی جائز ہونے کے قائل ہیں۔

قاسم نانوتوی کی ان عبارات نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کی حوصلہ افزائی کی ہے اس نانوتوی نے قصرِ ختم نبوت میں نقب زنی کی جس کا ذُمدہ مرزا دجال نے اٹھایا۔ جب نانوتوی نے کہا کہ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئیگا" تو مرزا کذاب کو اعلان نبوت کی جرأت ہوئی اور اس نے واشگاف الفاظ میں کہا "اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی"۔ (ص۲۲ اشد العذاب)

ثابت ہو کہ مرزا کے لئے اعلان نبوت کا راستہ صاف کرنے والے نانوتوی صاحب ہیں چنانچہ اب بھی مرزائی نانوتوی کی ان عبارات کو مرزا کی نبوت کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور ہمارے اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ تحریک ختم نبوت کے موقع پر مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں آکر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دلائل میں اکابرین دیوبند کی دو عبارات پیش کیں۔ ایک تو اسی نانوتوی کی یہ عبارت دوسری اسمٰعیل دہلوی کی یہ عبارت کہ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔"

لطف کی بات یہ ہے کہ جب مرزا ناصر نے یہ عبارات پیش کیں تو مفتی محمود نے شرم کے مارے گردن جھکالی اور کچھ جواب نہ دے سکا جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ مفتی محمود بھی اس بات کا قائل ہے کہ نانوتوی کی یہ عبارات کفر کا چھلکتا ہوا جام ہیں۔

مولوی قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس کی ان عبارات پر ہم مندرجہ ذیل سوالات کرتے ہیں ذریت نانوتوی سوچ کر جواب دے۔

سوال ۱:۔ تمام اکابرین امت، مفسرین، محدثین نے خاتم النبیین کے معنی خاتمیت زمانی بیان کئے ہیں اور حضور علیہ السلام کو سب انبیاء میں آخری نبی مانا ہے اور اس معنے کو مقام مدح میں حضور کے لئے وصف مدح سمجھا ہے۔ لیکن نانوتوی صاحب خاتم النبیین کے متذکرہ معنی کرنے والے کو عوام، نافہم، کم التفات، قاصر، ناآشنا، ناواقف، جاہل، لاعلم اور نادان جیسے خطابات دے رہے ہیں۔ کیا یہ علماء متقدمین اور متاخرین کی توہین ہے یا نہیں۔ اگر توہین ہے تو بموجب فتویٰ رشید احمد گنگوہی کہ "علماء کی توہین و تحقیر کفر ہے" (صفحہ ۲۳۲ فتاوی رشیدیہ) نانوتوی صاحب نے کفر کا ارتکاب کیا یا نہیں۔ اور اگر توہین نہیں تو کیا قاسم نانوتوی اور اشرف علی وغیرہ کو جاہل، نادان اور لاعلم کہنے سے آپ ناراض تو نہیں ہونگے۔

سوال ۲:۔ حضرات صحابہ کرام نے بھی خاتم النبیین کے یہی معنے سمجھے اور بیان کئے ہیں اور حضور کو باعتبار زمانہ آخری نبی مانا اور اس معنی کو وصف مدح جانا تو اس نانوتوی کے

نزدیک صحابہ کرام بھی ناواقف جاہل، لاعلم اور نادان وغیرہ قرار پائے کیا یہ توہین صحابہ ہے یا نہیں اور موہن صحابہ کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

سوال ۳:۔ حضور علیہ السلام کی حدیث ہے "میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں" ثابت ہوا کہ سرور عالم نے بھی خاتم النبیین کے یہی معنے سمجھے اور بتائے لہٰذا نانوتوی کی عبارت کی رُو سے معاذ اللہ حضور بھی جاہل نادان اور لاعلم قرار پائے۔

اور الشہاب الثاقب میں حسین احمد دیوبندی نے لکھا ہے۔

جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے (ص۵۵ الشہاب الثاقب)

اب بتاؤ کہ نانوتوی نے جام کفر نوش کیا یا ابھی تشنہ کام رہے۔؟

سوال ۴:۔ دیوبندی بتائیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام و تابعین اور آئمہ دین نے خاتم النبیین کے یہ معنے کہ رسول اللہ علیہ السلام نبی بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء نبی بالعرض ہیں کہاں بتائے ہیں ثبوت پیش کیا جائے اگر ان بزرگوں نے نہیں بتائے تو نانوتوی نے یہ تفسیر بالرائے کی اور تفسیر بالرائے کرنے والے کے متعلق خود نانوتوی نے تحذیر الناس ص۳۳ پر لکھا ہے۔

مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهٖ فَقَدْ كَفَرَ.

ترجمہ:۔ جس نے قرآن کی تفسیر بالرائے کی تو وہ کافر ہو گیا!

ان حقائق کی روشنی میں نانوتوی صاحب کافر ہوئے یا نہیں۔؟ پورے تدبر و تفکر سے جواب دیں۔

سوال ۵:۔ نانوتوی نے تمام اکابرین امت، مفسرین صحابہ و تابعین حتیٰ کہ حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سمجھے اور بتائے ہوئے معنے کی مخالفت کی اور تفسیر بالرائے جیسا جرم عظیم کیا اور تمام امت کے اکابرین: مفسرین، صحابہ اور تابعین کو جاہل نافہم لاعلم اور

نادان بتاکر اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم مفسر اہل فہم اور دانا قرار دیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نانوتوی صاحب کو نبی بننے کا شوق پیدا ہو گیا تھا ہمارے اس بیان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک حدیث کو اپنے اُوپر منطبق کیا ہے ملاحظہ ہو۔
ایک مرتبہ نانوتوی صاحب حج کو گئے۔ راستہ میں جو کچھ بھی تھا وہ سب لوگوں کو دے دیتے اور ساتھیوں نے کہا حضرت آپ تو سب ہی دے دیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھئے تو فرمایا " اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللہُ یُعْطِیْ " (ص ۳۲۹ ارواح ثلاثہ)

مقام غور ہے کہ یہ حضور علیہ السلام کی حدیث ہے جس کو مولوی قاسم بڑی جرأت سے اپنے اوپر چسپاں کر رہا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ایک حدیث قدسی کو اپنے اوپر منطبق کیا۔ وہ لکھتا ہے کہ مجھ پر وحی ہوئی کہ

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

یعنی خدا نے فرمایا۔

ترجمہ :۔ اگر میں تجھے (مرزا کو) پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (ص ۱۰۲ حقیقۃ الوحی)

دنیا بھر کے دیوبندی بتائیں کہ ان حالات کے پیش نظر مرزا غلام احمد اور مولوی قاسم نانوتوی ایک ہی طرح کے مجرم ہیں یا نہیں؟

سوال ۱۲ :۔ مرزائیوں نے بھی لکھا کہ کوئی شخص بھی محمد رسول اللہ سے بڑھ سکتا ہے۔ اور نانوتوی نے بھی لکھا کہ بسا اوقات امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں دونوں عبارات تقریباً ایک ہی مفہوم کی ہیں کیا دیوبندی بتا سکتے ہیں کہ قاسم نانوتوی اور مرزائیوں میں ہم آہنگی کیوں ہے؟

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے کہ

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا

فخرِ عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(صـ۵۵ براہین قاطعہ)

اس عبارت میں دس کفریات ہیں ملاحظہ ہوں۔

۱:۔ ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ثابت کرنا۔

۲:۔ شیطان کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ثابت کرنا۔

۳:۔ ملک الموت کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔

۴:۔ شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔

۵:۔ وسعت علم میں شیطان کے شریک خداوندی ہونے کو نص سے ثابت ماننا۔

۶:۔ حضرت ملک الموت کے وسعت علم میں شریک الٰہی ہونے کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنا۔

۷:۔ حضور علیہ السلام کے علم اقدس کے وسیع ماننے کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہنا۔

۸:۔ سرور کائنات کے علم کو وسیع ماننے کو بلا دلیل کہنا۔

۹:۔ حضور کے علم مبارک کی وسعت ماننے کو قیاس فاسدہ کا مقتضیٰ ٹھہرانا۔

۱۰:۔ شیطان و ملک الموت سے زیادہ حضور علیہ السلام عالم ماکان ومایکون کے علم کے وسیع ماننے کو ایمان سے بالکل خالی بتانا کہ ایمان کا کونسا حصہ ہے

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

کیا کسی دیوبندی مفسر، محدث، واعظ، مفتی اور عالم میں اتنی قابلیت، لیاقت، ہمت جرأت اور علمی استعداد ہے کہ مولوی خلیل احمد دیوبندی کی اس کفریہ عبارت سے یہ دس کفریات دور کر کے مولوی خلیل احمد کے دامن سے یہ بدنما کفریہ داغ دھو ڈالے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھا ہے۔

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (ص۱۵ حفظ الایمان)

اس ناپاک عبارت میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح توہین ہے تھانوی کا مطلب یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب ثابت کرنا صریح شرک ہے۔ لیکن زید اگر حضور کی ذات پر علم غیب کا حکم کرتا ہے تو ہم اس سے پوچھتے ہیں کہ اے زید تو حضور کے لئے کل علوم غیبیہ ثابت کرتا ہے یا بعض اگر تو بعض علوم غیبیہ ثابت کرتا ہے تو اس میں حضور کی کیا خصوصیت اور فوقیت ہے۔ کہ حضور جیسا علم تو زید و عمر یعنی معمولی انسانوں کو بھی حاصل ہے پھر تھانوی صاحب کو خیال آیا کہ زید و عمر اگرچہ ناخواندہ جاہل سہی لیکن پڑھ کر مولوی عالم ہو سکتے ہیں۔ ان کے علم کے برابر حضور کے علم کو کرنے میں تسکین قلب نہیں ہوتی تو اس نے اس سے اتر کر کہا ایسا علم تو ہر صبی یعنی بچے اور مجنون یعنی پاگل کو بھی حاصل ہے پھر تھانوی جی کو یہ وہم ہوا کہ اگر بچے اور پاگل کے برابر بتادیا لیکن بعض بچے عقلمند ہوتے ہیں اور بعض پاگل صحیح ہو جاتے ہیں تو حضور کے علم کو ان کے علم سے تشبیہ دینے میں بھی کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا تو اس سے بھی نیچے اتر کر کہتا ہے بلکہ جمیع حیوانات یعنی جانوروں اور بہائم یعنی چوپایوں کو بھی حاصل ہے کہ جب تمام جانور اور چوپائے کہا تو گدھے گھوڑے سؤر سب کو شامل ہو گیا اور دنیا جانتی ہے کہ حیوانات عقل کے مالک نہیں ہوتے جب وہ عقلمند نہیں تو سرے سے علم والے بھی نہ ہوئے۔ تو جب تھانوی نے حضور کو حیوانات کے ساتھ تشبیہ دی تو گویا یہ کہہ دیا کہ حیوانات کو جس طرح علم ہی حاصل نہیں اس طرح حضور کو بھی علم حاصل نہیں۔ چہ جائیکہ

کہ زید حضور کو بعض غیب کا علم ثابت کرتا ہے۔

اس عبارت میں ایک قابل توجہ بات یہ ہے کہ دیوبندی علم غیب کو اللہ کے ساتھ خاص مانتے ہیں اسی بنا پر حضور کے لئے صاف انکار ہے اور اس کے لئے دلائل قطعیہ کا مطالبہ ہے اور اس کے مقابلے میں حیوانات گدھے کتے اور سؤر وغیرہ کے لئے علم غیب حاصل ہونے کو تسلیم کر لیا اور حیوانات کے علم غیب ثابت کرنے کے لئے کسی نص قطعی کے ہونے کی ضرورت نہیں ان کو خاصہ الٰہی بھی بغیر کسی نص قطعی کے حاصل مان لیا۔ یہ ہے تھانوی صاحب کی دشمنی خدا اور اس کے رسول کے ساتھ

کریں مصطفٰے کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

تھانوی صاحب کی اس عبارت کو بے غبار ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے مولوی حسین احمد دیوبندی نے اپنی کتاب شہاب ثاقب میں لکھا ہے کہ یہ عبارت کفریہ نہیں کیونکہ

حضرت مولانا عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے علم کے برابر کر دیا یہ محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے اور اس سے بھی اگر قطع نظر کریں تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔

(ص۱۰۱ شہاب ثاقب)

مولوی حسین احمد کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

۱:۔ اگر اس عبارت میں ایسا کی جگہ اتنا ہوتا تو یہ عبارت واقعی کفریہ ہوتی اور ایسا لکھنے والا کافر ہوتا۔

۲:۔ جو لفظ ایسا کو لفظ اتنا کے معنے میں لے وہ جاہل ہے۔

۳:۔ تھانوی کی عبارت میں لفظ ایسا کلمہ تشبیہ ہے۔

اب ذرا مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند کی بھی سنئے وہ تھانوی صاحب کی عبارت کی صفائی میں لکھتے ہیں۔

واضح ہو کہ ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنے میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنے اس قدر اور اتنا کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ (عبارت حفظ الایمان میں) متعین ہیں۔

(ص توضیح البیان)

آگے لکھتا ہے "اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید وعمر ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو حالانکہ یہاں غلط ہے علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذف کلام بلکہ مسخ کلام کا۔ (ص۱۳ توضیح البیان)

آگے لکھتا ہے۔

عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنے اس قدر اور اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی۔

(ص۱۴ توضیح البیان)

مولوی دربھنگی دیوبندی کی اس تحقیق سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

۱:۔ اگر لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو تو یہ عبارت کفریہ ہے اس کا لکھنے والا کافر۔

۲:۔ لفظ ایسا بمعنی اس قدر اور اتنا ہے۔

۳:۔ لفظ ایسا کو تشبیہ کے معنوں میں لینے والا غلطی پر ہے۔

ان دونوں دیوبندی مولویوں کا باہمی اختلاف دیکھئے کہ کس طرح ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر آپ بے حیا دیوبندیت کے مزید جوہر اور دیوبندیت پر کفر کا مزید عشق دیکھنے کے شائق ہیں تو لیجئے۔ ہم ان دونوں مولوں کی باہمی دھینگا مشتی کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

۱:۔ حسین احمد کہتا ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کلمہ تشبیہ بمعنی مثل و مانند کے ہے بمعنے اتنا کے ہرگز نہیں) لیکن دربھنگی کہتا ہے کہ اس میں لفظ ایسا ہرگز کلمہ تشبیہ نہیں بلکہ بمعنے اس قدر اور اتنا کے ہے۔

۲:۔ حسین احمد کہتا ہے کہ اگر لفظ ایسا کو اس میں بمعنے اتنا کے لیا جائیگا تو عبارت میں توہین شان

رسالت ہوگی لیکن دربھنگی کہتا ہے کہ اگر لفظ ایسا کو بمعنے اتنا کے بیان میگا تو عبارت میں ہرگز ہرگز توہین شان رسالت نہ ہوگی۔ ۳؎ حسین احمد کہتا ہے کہ حضور کے علم کو رذیلوں کے علم سے تشبیہ دینا کفر نہیں ہے لیکن دربھنگی کہتا ہے کہ حضور کے علم کو رذیلوں کے علم سے تشبیہ دینا کفر ہے۔

۴؎:۔ حسین احمد کہتا ہے کہ جو شخص ایسا کو بمعنے اتنا کے کہتا ہے وہ علم نبوی کو بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم کے برابر مان کر کافر ہو گیا لیکن دربھنگی کہتا ہے کہ جو شخص ایسا کو بمعنے اتنا کے کہتا ہے وہ علم نبی کو بچوں پاگلوں اور جانوروں کے برابر مان کافر نہیں ہُوا۔

۵؎:۔ حسین احمد کہتا ہے کہ تھانوی نے ایسا بمعنے مثل کے کلمہ تشبیہ مراد لے کر لکھا ہے تو وہ کافر نہیں ہیں لیکن دربھنگی کہتا ہے کہ تھانوی صاحب نے اگر ایسا کو بمعنے مثل کلمہ تشبیہ مراد لیکر لکھا ہے تو وہ یقیناً کافر ہو گئے۔

۶؎:۔ حسین احمد کہتا ہے کہ تھانوی صاحب نے ایسا کو اگر بمعنی اتنا مراد لیا ہے تو وہ کافر ہو گئے لیکن دربھنگی کہتا ہے کہ تھانوی صاحب نے ایسا کو اگر بمعنے اتنا کے مراد لیا ہے تو وہ ہرگز کافر نہ ہوئے

۷؎:۔ حسین احمد کہتا ہے کہ جو عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو بمعنے اتنا کے کہتا ہے وہ جاہل ہے لیکن دربھنگی کہتا ہے کہ جو اس عبارت میں ایسا کو بمعنے اتنا کہتا ہے وہ ہرگز جاہل نہیں۔

۸؎:۔ حسین احمد کہتا ہے کہ لفظ ایسا بمعنے اس قدر اور اتنا میں ہرگز متعین نہیں بلکہ کلمہ تشبیہ میں متعین ہے۔ لیکن دربھنگی کہتا ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا بمعنے اس قدر اور اتنا میں متعین ہے۔

۹؎:۔ دربھنگی کہتا ہے کہ لفظ ایسا کو بمعنے تشبیہ کے لینا غلط ہے لیکن حسین احمد کہتا ہے ایسا کو بمعنے تشبیہ کے لینا غلط نہیں بلکہ صحیح ہے۔

۱۰؎:۔ دربھنگی کہتا ہے کہ ایسا کو بمعنے تشبیہ کے لینے میں کلام مسخ کرنا ہے لیکن حسین احمد کہتا ہے اس میں ایسا کو بمعنے تشبیہ کے لینے میں کلام مسخ نہیں ہوتا۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

اب ہم اس مکمل بحث کو سامنے رکھ کر دیوبندیوں سے چند سوالات کرتے ہیں اگر طبیعت پر بوجھ نہ ہو تو کلیجہ تھام کر جواب دیں۔

سوال ۱: مولوی حسین احمد اور دربھنگی میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے کون باطل پر ہے کس کی بات صحیح اور کس کی غلط ہے؟

سوال ۲:۔ دونوں مولویوں کی مخالف توجیہوں میں کس کی بات صحیح اور کس کی غلط ہے کس کی مراد درست اور کس کی نادرست ہے کس کا حکم حق اور کس کا باطل ہے؟

سوال ۳:۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی تجہیل و تکفیر کی ہے ان دونوں میں کون جاہل اور کون غیر جاہل ہے کون کافر اور کون غیر کافر ہے۔

سوال ۴:۔ حسین احمد کے حکم کی بناء پر دربھنگی جی کو جاہل محض اور کافر مرتد مانا جائے یا دربھنگی کے حکم کی بناء پر حسین احمد کو غلط گو اور کافر سمجھا جائے؟

سوال ۵:۔ بقیہ دیوبندی قوم حسین احمد کی اتباع کرے یا دربھنگی صاحب کی پیروی کرے؟۔

اگر حق و صداقت سے کچھ لگاؤ ہو تو ہمارا فیصلہ سب دیوبندیوں کے حق میں بہتر ہوگا اس کو مان لیں اور وہ یہ کہ

مولوی حسین احمد اور دربھنگی صاحب دونوں کے اقوال کو مان لیں اور دونوں میں سے کسی کے حکم کو مسترد نہ کریں یعنی دونوں کو جاہل غلط گو کافر مرتد مان لیں اور دونوں کے اقوال کو باطل قرار دیں ورنہ ان میں سے جس ایک کے قول کو مانو گے دوسرے کے حکم سے خود کافر ہوجاؤ گے تو ایک کے اتباع میں خود کافر ہو جاؤ گے۔ اور اگر ان میں سے کسی کو نہ مانو گے یعنی کسی کی بھی پیروی نہ کرو گے۔ تو کفر سے بچ جاؤ گے۔

اب رہے تھانوی صاحب تو انھوں نے حفظ الایمان کی عبارت میں اگر لفظ ایسا کو اتنا اور اس قدر کے معنے میں استعمال کیا تو تھانوی صاحب حسین احمد کے حکم سے محض جاہل اور کافر اور توہین کنندہ شان رسالت ثابت ہوئے اور اگر تھانوی نے لفظ ایسا سے کلمہ تشبیہ مراد لیا ہے تو دربھنگی جی کے حکم سے کافر اور توہین کنندہ شان رسالت قرار پائے۔

جب تھانوی صاحب کے نصیب میں کفر ہی ہے تو وہ کیسے بچ سکتے ہیں۔

تفسیر درمنثور میں ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں ایک اونٹنی گم ہوگئی حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ اونٹنی فلاں جنگل میں ہے یہ سن کر بعض منافقین نے بطریق استہزا کہا وَمَایَدْرِیْهِ بِالْغَیْبِ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کیا جانیں اس پر خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ۔

ترجمہ:۔ اے حبیبؐ ان منافقین سے فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو ایمان لانے کے بعد۔

ناظرین! ذرا انصاف سے ملاحظہ فرمائیں کہ منافقین کے ناپاک قول میں زیادہ توہین ہے یا مولوی اشرفعلی کی ناپاک عبارت میں زیادہ گستاخی ہے۔ منافقین نے تو کہا تھا کہ حضور غیب کیا جانیں یعنی جیسے اور انسان غیب نہیں جانتے یہ بھی نہیں جانتے تو منافقین نے حضور علیہ السلام کے علم کو اور انسانوں کی طرح سمجھا مگر مولوی اشرف علی تھانوی نے تو حضور علیہ السلام کے لئے بچوں پاگلوں جانوروں اور چوپایوں کا سا علم بتایا انصاف سے کہنا کہ مولوی اشرفعلی صاحب حضور علیہ السلام کی توہین میں کفار منافقین سے بڑھ چڑھ کر ہے یا نہیں؟ جبکہ منافقین کے ناپاک قول میں عنداللہ تاویل نامقبول ٹھہری اور عذر ناقابل قبول ہوا تو اشرف علی تھانوی کی اس ناپاک عبارت میں تاویلیں عنداللہ کیسے مقبول ہو سکتی ہیں۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے۔

صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است (ص۹۵ صراط مستقیم)

ترجمہ:۔ شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرح خواہ جناب رسالتمآبؐ ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بھی زیادہ برا ہے۔

حسین علی واں بھچروی نے لکھا ہے کہ

ورنہ تو لفظ ایہا النبی سے تحیہ میں نماز فاسد ہو جائیگی (ص۲۳ بلغۃ الحیران)

اسمٰعیل دہلوی کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں حضور کے خیال سے بیل اور گدھے کا خیال بہتر ہے اور حسین علی کہتا ہے کہ نماز میں ایہا النبی کہتے وقت حضور کے خیال سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

اب ذرا دیوبندیوں کا تصور شیخ بھی ملاحظہ ہو۔

خان صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جوش میں تھے اور تصورِ شیخ کا مسئلہ درپیش تھا فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا کہ فرمائیے پھر فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا کہ فرمائیے پھر فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا فرمائیے تو فرمایا تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔ (ص۲۴۱ ارواح ثلاثہ)

مولوی عبدالماجد دریابادی تھانوی صاحب کے خلیفہ خاص نے ایک مرتبہ تھانوی صاحب کو خط لکھا۔

نماز میں جی نہ لگنے کا مرض بہت پرانا ہے لیکن کبھی یہ تجربہ ہوا کہ عین حالت نماز میں جب کبھی بجائے اپنے جناب (تھانوی) کو . . . . فرض کر لیا تو اتنی دیر تک نماز میں دل لگ گیا لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود یہ تصور بھی عرصہ تک قائم نہیں رہتا بہر حال اگر یہ عمل محمود ہو تو تصویب فرمائی جائے ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں گا۔ (ص۵۵ حکیم الامت)

تھانوی صاحب نے اس کا جواب دیا۔

محمود ہے جبکہ دوسروں کو اطلاع نہ ہو۔ (ص۵۵ حکیم الامت)

اب ان عبارات کو سامنے رکھ کر ہم دیوبندیوں سے چند سوالات پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں۔

سوال ۱: جب سرکار دو عالمؐ کے خیال سے نماز جاتی رہتی ہے تو تین سال مسلسل حاجی امداد اللہ صاحب گنگوہی صاحب کے قلب میں رہنے کی بنا پر گنگوہی صاحب کی تین سالہ نمازیں ہوئیں یا نہیں۔ اگر ہو ہیں تو حسین علی کا فتویٰ غلط ہے یا درست اور اگر ان تین سالوں کی نمازیں نہ ہوئیں

تو جس کی سرے سے تین سال کی نمازیں ہی نہ ادا ہوں کیا وہ ولی کامل، مرشد وغیرہ بن سکتا ہے؟
سوچ کر جواب دیں کہ گنگوہی صاحب کی تین سالہ نمازوں کا کیا حشر ہوا؟
سوال ۲:۔ جب حضور کے خیال سے نماز نہیں ہوتی تو ظاہر ہے کہ عبدالماجد کو جب اشرف علی کا خیال نماز میں آیا تو ان کی بھی نماز نہ ہوئی لیکن تھانوی صاحب نے کہا کہ نماز میں میرا خیال جماتے رہا کرو یہ کام محمود ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ تھانوی صاحب عبدالماجد کی نمازوں کو ضائع کرنے کے درپے کیوں ہیں؟

سوال ۳:۔ اگر یہ کہا جائے کہ عبدالماجد کو اشرف علی کا خیال آیا اور گنگوہی صاحب کے دل میں حاجی امداداللہ کا خیال آیا اس سے تو بہتر تھا کہ ان کے دلوں میں کسی کتے، خنزیر یا گدھے کا خیال آجاتا تو ناراضگی تو نہیں ہوگی اور اسے اپنے مولویوں کی توہین تو نہیں سمجھا جائیگا اگر ناراضگی ہوگی اور یہ الفاظ توہین آمیز ہیں تو کیا وجہ ہے کہ زیر بحث عبارات لکھنے والوں سے آپ ناراضگی اور بیزاری کا اظہار نہیں فرماتے اور ان کی عبارتوں کو توہین آمیز کیوں نہیں کہتے۔؟
سوال ۴:۔ "دوسروں کو اطلاع نہ ہو" والی بات اتنی سنسنی خیز ہے۔ کہ ایک ہی جملے سے مذہبی دیانت کا حال آشکارا ہو جاتا ہے کیا یہ رازدارانہ لہجہ اس بات کی غمازی نہیں کرتا کہ یہ توحید کا علمبردار حکیم الامت اپنی پرستش کرانے کا متمنی ہے۔؟
حسین علی واں بھجروی نے لکھا ہے کہ میں نے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت کی
وَرَأَيْتُ أَنَّهُ يَسْقُطُ فَأَمْسَكْتُهُ وَأَعْصَمْتُهُ عَنِ السُّقُوْطِ (ص۸ بلغۃ الحیران)
ترجمہ:۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچا لیا۔

جس نے حضور کو خواب میں دیکھا وہ حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لے سکتا اس نے بلا شبہ سرور کائنات ہی کو دیکھا ایسی صورت میں جو یہ کہے کہ میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھا ہے اور گرنے سے میں نے بچایا ہے وہ پرلے درجے کا دریدہ دہن اور گستاخ ہے۔

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا عقیدہ منئیے وہ کہتے ہے۔

اِنَّ الشَّیطَانَ کَثِیْرًا یَتَصَوَّرُ بِصُوْرَۃِ الْاِنْسِ فِی الْیَقْظَۃِ وَالْمَنَامِ وَقَدْ یَاْتِیْ لِمَنْ لَا یَعْرِفُ فَیَقُوْلُ اَنَا الشَّیْخُ فُلَانٌ وَالْعَالِمُ فُلَانٌ وَرُبَمَا قَالَ اَنَا الْمَسِیْحُ عِیْسٰی۔ اَنَا مُوْسٰی وَاَنَا مُحَمَّدٌ۔

ترجمہ:۔ بیشک شیطان اکثر انسان کے پاس بیداری اور نیند میں ناواقف انسانی شکل میں آکر کہتا ہے میں فلاں بزرگ اور فلاں عالم ہوں اور اکثر کہتا ہے کہ میں عیسیٰؑ، میں موسیٰؑ اور میں محمد صلعم، ہوں۔ (کشف البصائر)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث ہے اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔ یعنی شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

اس حدیث اور عبارت کو مدنظر رکھ کر ہم دیوبندیوں سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھتے ہیں۔

سوال ۱:۔ حضورؐ نے فرمایا شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا اور ابن تیمیہ کہتے ہے کہ شیطان اکثر حضور کی شکل میں آتا ہے بتاؤ ابن تیمیہ حضور کے ارشاد کی مخالفت کرنے والا قرار پایا یا نہیں، اگر واقعی مخالفت کرنے والا ہے تو ارشاد نبویؐ کی دیدہ دانستہ مخالفت کرنے والے کو آپ کیسا جانتے ہیں؟۔

سوال ۲:۔ کیا اس عبارت میں حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ علیہم السلام کی توہین ہے یا نہیں اگر توہین ہے تو ابن تیمیہ موہن رسول قرار پاکر کافر ہوا یا نہیں؟ اور اگر یہ توہین نہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر ہم یہ کہیں کہ اکثر اوقات شیطان مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرفعلی تھانوی کا روپ دھار کر لوگوں کو گمراہ کرتا رہا تو کیا آپ کی جبین پر تو بل نہیں پڑنے لگیں گے۔؟

مولوی عامر عثمانی مدیر تجلی دیوبند لکھتے ہیں دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہوری رقمطراز ہیں۔

"مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کرلی اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نواز رہی ہے" (ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۰ء)

احمد علی لاہوری کی اس عبارت پر چند سوالات وارد ہوتے ہیں دیوبندی جواب دیں۔

سوال ۱:۔ احمد علی لاہوری نے یہ کہہ کر کہ "مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں نبی ہی تھے" مرزا کو نبی تسلیم کرلیا۔ اب بتاؤ مرزا کو نبی تسلیم کرنے والا مسلمان رہا یا کافر ہوگیا۔ اگر مرزا کو نبی ماننے والا مسلمان ہی رہتا ہے تو بتاؤ مرزائیوں کو کافر کیوں کہتے ہو اور اگر مرزا کو نبی ماننے والا کافر ہوجاتا ہے تو بتاؤ احمد علی کی اس عبارت پر آگاہ ہوکر تم نے اس پر کفر کا فتویٰ کیوں نہیں لگایا؟

سوال ۲:۔ پہلے احمد علی لاہوری دیوبندی نے مرزا کو نبی مانا پھر کہا کہ میں نے اس کی نبوت کشید کرلی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزا اصل میں نبی تھا تو اس کی نبوت کیونکر سلب ہوسکتی ہے اور اگر وہ اصل میں نبی تھا ہی نہیں تو پھر نبوت کشید کرنے کا بلند بانگ دعویٰ کیونکر درست ہوسکتا ہے ـــ؟

سوال ۳:۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جس طرح مرزا اپنے دعوائے نبوت میں کذاب تھا اسی طرح مولوی احمد علی دیوبندی نبوت کشید کرنے کے دعوے میں کذاب ہے؟۔

اب ذرا رسالت کے بارے میں دیوبندیوں کے شہید کے عقائد ملاحظہ ہوں۔

۱:۔ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (ص ۲۵ تقویت الایمان)

ظاہر یہ کیا جارہا ہے کہ ہم توحید بیان کر رہے ہیں۔ لیکن توحید کے بیان کی آڑ میں مقربان بارگاہ خداوندی اور محبوب خدا کی کیسی کھلی گستاخی اور توہین کی جارہی ہے کیا توحید بیان کرنے کا ایک یہی انداز اور اسلوب رہ گیا تھا کہ انبیاء، اولیاء ملائکہ اور امام الانبیاء کو خدا کی عظمت کے نشانے پر رکھے بغیر خدا کی عظمت کے اظہار کا کوئی دوسرا پیرایہ نہیں ہوسکتا تھا۔؟

اس موقع پر یہ الفاظ لکھنا کہ جب ہے تو کروڑوں نبی ولی جن و فرشتے جبرائیل و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے صاف مرتبہ انبیاء کے ساتھ عداوت ہے اس میں ان کی توہین ہے مطلب یہ کہ وہ بھی کروڑوں انہی کی طرح ایک ہیں اُن میں کوئی وصف ایسا نہیں جو ان کی امتیازی حیثیت پر دلالت کرے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ذات و صفات میں یکتا بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو وہ کمالات عطا فرمائے جن میں دوسرے کی شرکت ممکن ہی نہیں۔

علامہ زرقانی فرماتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ حضورؐ پر ایمان لانے کی تکمیل یہ ہے کہ آدمی اس پر ایمان لائے اور تصدیق کرے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بدن شریف کی تخلیق اس شان کے ساتھ فرمائی کہ کوئی انسان آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے بعد ایسا نہ ہوا۔ (ج ۵ زرقانی)

امام بوصیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أُمَمٍ (قصیدہ بُردہ شریف)

ترجمہ:- جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دُور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

تشریح:- دُور والے جس طرح آفتاب کو ایک چھوٹی سی قرص دیکھتے ہیں اور اس کی عظمت کا اندازہ کرنے سے عاجز ہیں اسی طرح جو آپ سے دوری رکھتے ہیں وہ آپ کی منزلت و مرتبت سے بے خبر ہیں اور جس طرح آفتاب سے قریب والا اس کی عظمت کا اندازہ کرنے سے عاجز ہے اور اس کی غایت نورانیت کی وجہ سے خیرہ چشم ہو کر دیکھنے سے عاجز ہو جاتا ہے اسی طرح آپ کے مقربین بارگاہ آپ کے کمالات دیکھنے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نہ نزدیک والے کما حقہٗ دیکھ سکتے ہیں اور نہ دور والے ۔

رتبہ دانی نے تری عاجز کیا مخلوق کو !

دور اور نزدیک والے سب ہیں عاجز بے زباں

جس طرح سورج نظر آتا ہے چھوٹا دور سے

پاس والے دیکھ سکتے ہی نہیں ہیں بیگماں

اگر کہا جائے کہ اس زیرِ بحث عبارت میں محبوبانِ خدا کی کسرِ شان نہیں بلکہ رب کریم کی کمالِ قدرت کا اظہار ہے کہ وہ خالق کائنات اگر چاہے تو ایک آن میں کروڑوں نبی ولی جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے پیدا کر ڈالے وہ اس پر قادر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قادر ہے لیکن ممکنات پر نہ کہ غیر ممکنات پر جس طرح خدا تعالیٰ کا اپنے جیسا دوسرا خدا بنانا ممکن نہیں اسی طرح اپنے محبوب جیسا دوسرا محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کرنا ممکن نہیں۔

اسمٰعیل دہلوی کا یہ پیرایۂ بیان انتہائی نامناسب اور غیر موزوں ہے یہ طرزِ بیان تہذیب و ادب سے دور اور نہایت گستاخی ہے مثلاً اگر کہا جائے کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے تو اسمٰعیل دہلوی اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی کو خنزیر بنا دے اور تمام تبلیغی مولویوں کو روسیاہ کر دے اور تمام دیوبندیوں کو گدھے بنا دے" تو تمام دیابنہ چیخ اٹھیں گے اب ان سے کہو صاحب ہم تو توحید بیان کر رہے ہیں رب قدیر کی وسعتِ قدرت کو بیان کر رہے ہیں تو ایک نہ سنیں گے بلکہ واویلا کریں گے۔ کہ آپ نے ہمارے اکابرین کی توہین کی ہے اب پوچھو کہ اگر اس پیرایۂ بیان میں دیوبندی مولویوں کی توہین ہے تو کیا انبیاء اولیاء جبرائیل اور مصطفےٰ علیہ السلام کی توہین نہیں۔

اب تو دیوبندیوں کو محسوس ہو گیا ہوگا کہ دوسروں کے جذبۂ عقیدت کی ٹھیس کتنی دردناک ہوتی ہے۔

سوال ۲۰:- اور جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (صفحہ ۳۴ تقویت الایمان)

اور آگے چل کر لکھتا ہے۔

"سوایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔" (ص۲۴ تقویت الایمان)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت علی مرتضیٰ کے لئے کسی قسم کا اختیار تسلیم کرے وہ شرک ہے۔

اب ہم اختیار مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کچھ شواہد پیش کرتے ہیں۔

"آیات"

عا:۔ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

ترجمہ:۔ اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

ع۲:۔ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ

ترجمہ:۔ اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور آپ نے اسے نعمت دی۔

"احادیث"

عا:۔ اُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے دونوں خزانے سُرخ و سفید عطا فرما دیے گئے۔

ع۲:۔ اِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ (بخاری)

ترجمہ:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور کو خدا تعالیٰ نے سُرخ و سفید خزانوں کا مالک و مختار بنا دیا اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے دی گئیں۔ ؎

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا، مالک و مختار بنایا (ذوق نعت)

مولوی اسمٰعیل نے تقویت الایمان میں لکھا ہے۔

جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے کھولے جب چاہے نہ کھولے۔ (ص۱۱ تقویت الایمان)

اب ماننا پڑے گا کہ زمین کے خزانوں کے قفل حضور علیہ السلام کے اختیار میں ہیں چاہیں کھولیں اور جب چاہیں نہ کھولیں یہ ہے حضورؐ کا تصرف اختیار اب اسمٰعیل دہلوی کے اس قول ناپاک کا بطلان ہو گیا کہ "جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"

"اقوال مخالفین"

علہ۔ محمود الحسن دیوبندی لکھتا ہے۔

آپ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں جمادات ہوں یا حیوانات، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم القصہ آپ اصل میں مالک ہیں۔ (ص۱۲ ادلہ کاملہ)

مولوی قاسم نانوتوی نے قصائد قاسمی میں لکھا ہے۔ ؎

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی
زمین پہ جلوہ نما ہیں محمدِ مختار (ص۵ قصائد قاسمی)

تذکرۃ الرشید میں رشید احمد گنگوہی کا یہ قول موجود ہے۔

میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز) کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور مارا بھی گیا سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (ص۸ تذکرۃ الرشید)

اختیار علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے حضرت علی مرتضیٰ کے متعلق لکھا ہے۔

قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشاں است و در سلطنت سلاطین و امارت ایشاں دخلی ست کہ بر سیاحین

عالم ملکوت مخفی نیست ۔ (ص۲۶ صراط مستقیم)

ترجمہ :۔ قطبیت، غوثیت اور ابدالیت وغیرہ تمام مناصب حضرت علی مرتضیٰ کے زمانہ مبارک سے دنیا کے اختتام تک سب انہیں (حضرت علی) کے بسبب واسطہ سے ہیں۔ اور سلاطین کی سلطنت اور امیروں کی امیری میں انہیں ایسا دخل ہے۔ جو سیاحین عالم ملکوت پر ظاہر ہے۔

اس عبارت میں تسلیم کیا گیا کہ قطب غوث اور ابدال بنا حضرت علی مرتضیٰ کے اختیار میں ہے۔ بادشاہوں کو بادشاہت اور امیروں کو امیری ان کے فیض و کرم سے ملتی ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ جو لوگ باطنی طور پر بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

ایشاں را می رسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ما ست (ص۱۰۸ صراط مستقیم)

ترجمہ :۔ ان کو حق پہنچتا ہے کہ کہہ دیں کہ عرش سے فرش تک ہماری حکومت ہے جب عرش سے فرش تک ان کی حکومت ہوئی تو سارے جہاں کے مالک قرار پائے۔ حسین احمد ٹانڈوی کی موت پر شیخ الاسلام نمبر طبع ہوا جس میں ایک شعر یہ ہے ؎

آج اس مشفق مربی شیخ کامل کا ماتم ہے
جن کی نظروں سے گداؤں کو شہنشاہی ملی (ص۱۵۴ شیخ الاسلام)

قاری فخر الدین دیوبندی نے "نذر عقیدت" نامی ایک کتاب لکھی جس کے سرورق پر ایک شعر لکھا گیا ہے جس میں حضور علیہ السلام اور حسین احمد کو اپنے دل کا مالک و مختار کہا گیا ہے۔

؎ دو مدینے والے میرے دل کے مالک بن گئے
اک نبی اللہ کا اور اک ولی اللہ کا

اب دیوبندی ان سوالات کا جواب دیں۔

سوال ۱:۔ محمود الحسن دیوبندی نے بعد از خدا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم کا مالک و مختار مانا ہے اب بتاؤ محمود الحسن اسمٰعیل فتوے سے مشرک ہوا یا نہیں۔؟

سوال ۶۲:۔ مولوی قاسم نانوتوی نے اپنے شعر میں حضور کو مختار مانا بتاؤ اسمٰعیلی قول کے مطابق نانوتوی مشرک ہُوا یا نہیں ۔۔ ؟

سوال ۶۳:۔ مولوی رشید احمد گنگوہی نے انگریزوں کو مالک و مختار تسلیم کیا ہے۔ کیا دیوبندی بتا سکتے ہیں کہ گنگوہی صاحب اپنے اس قول سے کس درجہ کے شرک میں گرفتار ہوئے ۔۔۔ ؟

سوال ۶۴:۔ جب امیروں کی امیری ور بادشاہوں کی بادشاہت حضرت علی مرتضیٰ کی بدولت ہے تو وہ شہنشاہ ہوئے اور ان کا مالک و مختار ہونا امر مسلمہ ہوگیا اب بتاؤ اسمٰعیل اپنے فتوے سے مشرک ہُوا یا نہیں؟ نیز اللہ والوں کو فرش سے عرش تک کی سلطنت کا مالک و مختار ماننا اسمٰعیل کا شرک ہے یا نہیں؟ ؎

رہ منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے
امیر کارواں بھی ہیں انہیں گم کردہ راہوں میں

سوال ۶۵:۔ مولوی حسین احمد ٹانڈوی تو اتنی بڑی سلطنت کے مالک و مختار تھے کہ ان کی ایک نظر کرم بے نواؤں کو تاج شاہانہ عطا کردیتی ہے لیکن جس کا نام محمّد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں کیا یہ رسول دشمنی کا جیتا جاگتا ثبوت نہیں ہے؟ کیا اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ دیوبندی جو مقام اور مرتبہ اپنے مولوی کو دیتے ہیں۔ رسول خُدا کو اس مرتبے کے بھی قابل نہیں سمجھتے؟ کیا شیخ الاسلام کے اس شعر کا کہنے والا حسین احمد کو شہنشاہی کا مختار مان کر اسمٰعیلی قول سے مشرک ہُوا یا نہیں؟

سوال ۶۶:۔ جب محمد یا علی کسی چیز کے مختار نہیں تو حسین احمد ٹانڈوی قاری فخرالدین کے دل کا مالک کیسے بن گیا؟ نیز اسمٰعیلی قول سے قاری فخرالدین مشرک ہُوا یا نہیں؟

سوال ۶۷:۔ جب عاشق رسولؐ حضرت بلالؓ مدتِ دراز تک مدینہ میں رہنے کے باوجود بھی "حبشی" ہی رہے مدنی نہ کہلائے حضرت سلمان اور صہیب بھی کافی عرصہ مدینہ میں رہے لیکن یہ بھی علی الترتیب "فارسی" اور "رومی" کہلائے مدنی نہ کہلائے تو حسین احمد ٹانڈوی

کو مدنی کیوں کہا جاتا ہے ۔؟

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان میں لکھا ہے۔

جیسا کہ ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار ہوتا ہے سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے
(صفحہ ۵۳ تقویت الایمان)

دیوبندیوں کے ہاں شان نبوت کی تنقیص آپ نے ملاحظہ فرمائی کہ ان کے ہاں نبی کا مرتبہ صرف اتنا ہے جتنا کہ گاؤں کے ایک چوھدری اور زمیندار کا نہ کوئی نبی کی عظمت ہے اور نہ ہی کوئی عند اللہ خاص مقام اور رتبہ ہے ۔ لیکن تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ فرمائیں کہ دیوبندی جب اپنے مولویوں کی تعریف کرنے پر آتے ہیں تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں ۔ بطور مثال چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں ۔

(۱) :۔ مولوی نظام الدین صاحب مغربی حیدر آبادی مرحوم نے جو مولانا رفیع الدین صاحب سے بیعت تھے اور صالحین میں سے تھے احقر سے فرمایا جبکہ احقر حیدر آباد گیا ہوا تھا کہ مولانا رفیع الدین فرماتے تھے کہ میں پچیس برس حضرت مولانا نانوتوی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور کبھی بلا وضو نہیں گیا ہیں نے انسانیت سے بالا درجہ ان کا دیکھا وہ شخص ایک فرشتہ مقرب تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا ۔ (صفحہ ۲۹۶ ارواح ثلاثہ)

(۲) :۔ ایک خاص نعمت جو اللہ تعالیٰ نے آپ (حسین احمد ٹانڈوی) کو عطا فرمائی تھی وہ تھی تعبیر رویا اس پیکر عصمت کی زندگی نے سیدنا یوسف علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جہاں تقدس و ثبات علی الحق باطل کے مقابلے میں سینہ تان اَلسِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ ، کا نعرہ بلند کرتے کو ترکہ پایا تھا وہیں علم احادیث کے تمام شعبے بالخصوص تعبیر رویا کا کمال بھی حاصل فرمایا تھا
(صفحہ شیخ الاسلام نمبر)

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا!

مرے قبلہ مرے کعبہ تھے سقانی سے حقانی

جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری

رشید ملت و دیں غوث اعظم قطب ربانی

غلاموں کی تمہارے اے شہ دنیا و دیں حالت

اجل بھی دیکھکر ہنستی ہے لیکن ہو کے کھسیانی (مرثیہ گنگوہی)

مندرجہ بالا اشعار محمود الحسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کے بارے میں کہے ہیں۔

عہ ۱۔ ایک مرتبہ قاسم نانوتوی نے حاجی امداد اللہ سے شکایت کی کہ

جہاں تسبیح لے کر بیٹھا ایک مصیبت ہوتی ہے اس قدر گرانی کہ جیسے سو سومن کے پتھر کسی نے رکھ دیے زبان و قلب سب بستہ ہو جاتے ہیں۔ (ص ۲۵۸ سوانح قاسمی)

اس کا جواب حاجی صاحب نے یہ دیا کہ

یہ نبوت کا آپ کے دل پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل (بوجھ) ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے۔

(ص ۲۵۹ سوانح قاسمی)

عہ ۱۔ جب مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت مرگیا اور اس کا جنازہ میدان میں لا کر رکھا گیا تو شیخ الحدیث (مولوی زکریا) اور مولانا محمد یوسف صاحب کا حکم ہوا کہ لوگوں کو میدان کے نیچے جمع کیا جائے اور ان سے خطاب کیا جائے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کے مضمون سے بڑھ کر اس موقع کے لئے تعزیت و موعظت کیا ہو سکتی ہے۔ (ص ۱۸۶ دینی دعوت)

عہ ۱۔ حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ عصر حاضر میں روحانیت کے آفتاب تھے آپ سلسلہ قادریہ راشدیہ کے وہ خورشید جہاں تاب تھے کہ جس کی شعاعوں سے ایک عالم نے اکتساب فیض کیا۔

(ص ۶۹ ملفوظات مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی)

ان عبارات پر غور کیا جائے کہ کس طرح دیوبندی اپنے مولویوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں مولوی محمد قاسم نانوتوی انسان نہیں تھے بلکہ مقرب فرشتہ تھے، اور ایسا مقرب فرشتہ تھا جو صریح جھوٹ بھی بول لیتا تھا سنئے۔

اور مجھ سے بجز اس کے کچھ بن نہ پڑا کہ میں جھوٹ بولوں لہٰذا میں نے جھوٹ بولا (اور صریح جھوٹ میں نے اسی روز بولا) (صفحہ ۱۶۲ ارواح ثلاثہ)

عبارت نمبر ۲ کو بار بار پڑھیئے کہ کس طرح نانوتوی کو مقام نبوت پر کھڑا کرنے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے۔

حسین احمد ٹانڈوی کو معصوم ثابت کر کے سیدنا یوسف علیہ السلام کے دوش بدوش کھڑا کیا جا رہا ہے اور رشید احمد گنگوہی تو دربار خداوندی میں اتنے مقبول تھے کہ جو انکی مرضی ہوتی تھی وہی خدا کی مرضی اور وہ وقت کے غوث اعظم تھے اور دین و دنیا کے بادشاہ تھے باقی رہے مولوی الیاس صاحب تو ان کا منصب، منصب نبوت سے کسی طرح بھی کم نہ تھا اسی لئے ان کی وفات پر وہی آیت پڑھی گئی جو حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت صدیق اکبر رض نے تلاوت کی تھی اور جہاں تک "نبوت کشید کرنے والے" احمد علی لاہوری کا تعلق ہے وہ تو روحانیت کے وہ چمکتے ہوئے آفتاب تھے جن سے پوری دنیا روشن ہو گئی۔

یہ تو تھے دیوبندی مولوی لیکن جہاں تک نبی پاک علیہ السلام کا تعلق ہے۔ وہ تو اپنی امت میں ایسے تھے جیسے گاؤں کا چوہدری اور نمبردار۔

اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ دیوبند کی نظروں میں نبی پاک کی قدر و منزلت زیادہ ہے یا اپنے مولویوں کی شان زیادہ ہے۔

اب ان عبارات پر چند سوالات وارد ہوتے ہیں پورے غور و فکر سے جواب دیا جائے۔

سوال نمبر۱: مقرب فرشتہ کا گناہ سے معصوم ہونا ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرشتوں

کے متعلق ارشاد فرماتا ہے لَا یَعْصُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ وہ حکم خداوندی کی نافرمانی
نہیں کرتے یعنی گناہ سے معصوم ہوتے ہیں لیکن نانوتوی نے صریح جھوٹ بولا اور جھوٹا
شخص از روئے قرآن ملعون ہے لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ اب دیوبندی بتائیں
کہ ان کے "فرشتہ مقرب" نے جھوٹ کیوں بولا اور لعنت خداوندی کا کیوں شکار ہو؟
سوال ۲:۔ مولوی قاسم نانوتوی منکر ختم نبوت کو تسبیح پڑھتے وقت وہی بوجھ محسوس ہوتا
ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بوقت نزول وحی محسوس ہوتا ہے دیابنہ بتائیں کیا یہ منصب
نبوت کی طرف پیش قدمی نہیں ہے؟
سوال ۳:۔ یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ ہیکر بشری اور صفوف انسانی میں صرف انبیا اور رسل
ہی کو معصوم کہا جاسکتا ہے مولوی حسین احمد جو عام انسانوں کی طرح تھے وہ معصوم کیسے ہوگئے؟
سوال ۴:۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان ص۴۴ پر لکھا ہے۔
"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" اور رشید احمد گنگوہی کے بارے میں
کہا گیا کہ "جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا" یعنی خدا رشید احمد گنگوہی
کی مرضی اور اس کے چاہنے کے مطابق کام کرتا تھا کیا اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی
کہ دیوبندیوں کے عقیدے کے مطابق اللہ کے نزدیک رشید احمد گنگوہی کا مرتبہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہیں زیادہ ہے کہ رسول کے چاہنے سے تو ہوتا کچھ نہیں اور
گنگوہی کی مرضی پر خدا کی خدائی کا انتظام ہو رہا ہے۔۔؟
سوال ۵:۔ غوث کے معنے ہیں "فریاد رس" اور کسی کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ میرا
فریاد رس ہے دیوبندیوں کے ہاں شرک ہے اب محمود الحسن دیوبندی رشید احمد
گنگوہی کو غوث اعظم کہہ کر مشرک ہوئے یا نہیں۔۔؟
سوال ۶:۔ ابھی آپ نے اسمٰعیل دہلوی کا قول پڑھا کہ
"جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"

جب حضور سرور کائنات کسی چیز کے مختار نہیں تو مولوی رشید احمد گنگوہی دین و دنیا کے بادشاہ کیسے بن گئے۔؟

سوال ۲۶:۔ چودہ سو سال کی طویل مدت میں لاکھوں اکابرین امت علمائے فضلا محدثین، مفسرین اور غوث قطب ابدال اس سرائے فانی سے کوچ کر گئے لیکن کہیں ثابت نہیں کہ کسی بڑے سے بڑے بزرگ کے وصال پر آیت۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

ترجمہ:۔ اور نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر رسول ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔

منطبق نہیں کی گئی لیکن مولوی الیاس دیوبندی کی موت پر یہ آیت منطبق کی گئی کیا یہ امر اس بات کی دلیل نہیں کہ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی الیاس کا مقام قطعاً ایک پیغمبر کے مقام کے دوش بدوش تھا۔؟

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں چنانچہ اسکی عبارت یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں۔

"مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔" (ص ۵۵ البراہین القاطعہ)

مولوی خلیل احمد نے شیخ صاحب کی پوری عبارت نقل نہیں کی بلکہ اپنے فن خیانت کے کمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف اتنا حصہ نقل کیا ہے جتنے سے ان کی مطلب برآری ہو سکتی تھی۔ شیخ صاحب کی پوری عبارت یوں ہے۔

در بعضے روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس ایں دیوار ہست۔ جوابش آنست ایں سخن اصلی ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ است۔ (ص ۹ مدارج النبوت)

ترجمہ:۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں

جو کچھ اس دیوار کے پیچھے ہے میں نہیں جانتا۔ اس کا جواب یہ ہے اس بات کی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

یہ تو تھی خلیل احمد دیوبندی کی خیانت اور اس کا عقیدہ کہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ اب تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو کہ دیوبندیوں کے اپنے بزرگوں کے علم کے بارے میں کیا خیالات اور نظریات ہیں۔

عا۔ مولوی قاسم نانوتوی حج پر جانے سے پہلے عبداللہ خاں راجپوت کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوئے۔ اس پر خاں صاحب نے کہا۔

" بھائی میں تمہارے لئے کیا دعا کروں میں نے تو اپنی آنکھوں سے تمہیں دوجہان کے بادشاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بخاری پڑھتے دیکھا ہے۔

(صا۳۰۱ ارواح ثلاثہ)

اس عبارت سے دو باتیں خاص طور پر ثابت ہوئیں۔

(ا) عبداللہ خان کی نظر تمام حجابات کو چیرتی ہوئی عالم غیب تک جا پہنچی۔

(ب) حضور علیہ السلام دوجہان کے بادشاہ ہیں۔

عا۲۔ سوانح قاسمی میں مولوی قاسم نانوتوی کے ایک خانگی خادم کے کشف کا حال اس طرح لکھا ہے۔

" مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانے میں کشفی حالت دیوان جی کی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ باہر سڑک پر آنے جانے والے نظر آتے رہتے تھے در و دیوار کا حجاب ان کے درمیان ذکر کے وقت باقی نہیں رہتا تھا۔" (ج۲ صا۳ سوانح قاسمی حاشیہ)

اس عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

(ا) دیوان جی خادم مولوی نانوتوی کو کشف ہوتا تھا۔

(ب) ان کی نگاہ کے سامنے کوئی دیوار حجاب نہ بن سکتی بلکہ ان کی نظر دیوار کو چیرتی ہوئی اس پار کی چیزوں کو دیکھ لیتی تھی۔

۳:- ایک مولوی دیوبندی کو ایک لڑکے سے عشق ہوگیا اور اس عشق نے مولوی صاحب کو نکما کر دیا اس نے نانوتوی صاحب کے پاس آکر اس غلبہ عشق کی شکایت کی اور اس لڑکے کے خیال کو دل سے نکال لینے کا علاج چاہا اس پر قاسم نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا اور اس کے بعد کا قصہ مولوی کی زبانی سنیئے۔

"فرمایا کہ ہاتھ لاؤ میں نے ہاتھ بڑھایا میرا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر میری ہتھیلی کو اپنی ہتھیلی سے اس طرح رگڑا جیسے بان بٹنے جاتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے بالکل عیاناً (کھلی آنکھوں سے) دیکھا کہ میں عرش کے نیچے ہوں اور ہر چہار طرف نور اور روشنی نے میرا احاطہ کر لیا ہے گویا میں دربار الٰہی میں حاضر ہوں" (ص ۲۹۳ ارواح ثلاثہ)

اس عبارت سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

(ا) قاسم نانوتوی نے اپنے اختیار اور مرضی سے اس مولوی کو عرش تک پہنچایا۔

(ب) اس مولوی نے بچشم سر عرش الٰہی کو دیکھا۔

(ج) وہ مولوی اپنے جسم کے ساتھ عرش تک پہنچا۔

اب ہم دیوبندیوں سے چند سوالات پوچھتے ہیں۔

سوال ۱:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو دیوار کے پیچھے کا علم نہ تھا لیکن راؤ عبداللہ صاحب کی نظر تمام حجابات سے پار ہو کر عالم غیب تک جا پہنچی۔ کیا اس عبداللہ کی نظر حضور سے زیادہ تیز تھی اور اس کا علم حضور سے زائد تھا۔؟

سوال ۲:- عبداللہ راجپوت نے حضور علیہ السلام کو دو جہاں کا بادشاہ کہا اور جو دو جہاں کا بادشاہ ہوگا یقیناً وہ دونوں جہانوں کا مالک و مختار بھی ہوگا لیکن اسمٰعیل دہلوی کہتا ہے کہ "جس کا

نام محمد یا علی ہے وہ کسی کا مختار نہیں؟"

اب دیوبندی بتائیں کہ ان دونوں میں سے کون جھوٹا اور کون سچا ہے؟

سوال ۳:۔ مولوی حبیب الرحمٰن کو کیسے پتہ چلا کہ دیوان جی کمرے میں بیٹھے ہوئے باہر سڑک پر آنے جانے والوں کو دیکھتے رہتے ہیں۔ اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ یا تو مولوی حبیب نے خود اپنے کشف سے یہ بات معلوم کی یا پھر دیوان جی نے کشف مذکورہ کا دعویٰ کیا۔ اور اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان ص۲۲ پر کشف کا دعویٰ کرنے والے کو مشرک ثابت کیا ہے اب بتاؤ اسمٰعیلی فتوے کی رو سے مولوی حبیب الرحمٰن مشرک ہیں یا نانوتوی صاحب کے خانگی خادم دیوان جی؟

سوال ۴:۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان ص۵۴ پر لکھا ہے کہ

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" جب رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تو نانوتوی نے اپنی مرضی اور چاہنے سے مولوی کو عرش تک کیسے پہنچا دیا؟ کیا نانوتوی کا مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے؟

سوال ۵:۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر دیوار سے پار نہیں ہو سکتی تو لڑکے کے عاشق مولوی کی نظر عرش تک کیسے پہنچ گئی۔؟

سوال ۶:۔ لڑکے کا عاشق مولوی کہتا ہے کہ

"خدا کی قسم میں نے بالکل عیاناً (کھلی آنکھوں سے) دیکھا کہ میں عرش کے نیچے ہوں" کیا حضور علیہ السلام کے علاوہ کوئی عام انسان عالم بیداری میں عرش تک پہنچ سکتا ہے۔ دلائل سے ثابت کیا جائے۔؟

مولوی یوسف بنوری دیوبندی اپنے باپ مولوی محمد زکریا کی مرض وفات کے حالات بیان کرتا ہوا یوں رقمطراز ہے کہ

بیماری کی حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا تو حضور نبی کریم صلعم

نے فرمایا زکریا جب تم بیمار ہوتے ہو تو میں بھی بیمار ہوتا ہوں جب تمہارے سر میں درد ہوتا ہے تو میرے سر میں بھی درد ہوتا ہے اس قسم کے حیرت انگیز منامات اور بشارات کتنے ہیں! وسوسہ دل میں آیا کہ سکرات موت میں کیا حالت ہوگی شیطان بہت پریشان کرے گا فرمایا کہ جہاں میں ہوں شیطان کا کیا کام! آخر چند دن حیات کے باقی تھے میں حسب معمول اذان فجر سے کچھ قبل یا بوقت اذان رات کی حالت معلوم کرنے پہنچا فرمایا آگئے میں نے عرض کیا کہ جی ہاں فرمایا آج حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ پادشاہ خان (خادم خصوصی جو آخری وقت شب و روز خدمت کرتا تھا اور بے انتہا راحت پہنچاتا تھا) کو فرمایا اے پادشاہ خان جو خدمت تم کر رہے ہو میں بھی کرتا ہوں سبحان اللہ کیا مقام تھا"

(البینات ماہ اگست ۱۹۷۵ء)

دیوبندیوں کا یہ پرانا وطیرہ اور طریقہ چلا آرہا ہے کہ جب انھوں نے اپنے کسی مولوی کے مناقب و فضائل بیان کرنے ہوتے ہیں تو خوابوں کی دنیا میں غوطہ زن ہوکر ایک آدھ ایسا خواب تلاش کر لیتے ہیں جس میں بظاہر تو مولوی کے فضائل اور کمالات کا ذکر ہوتا ہے لیکن درحقیقت اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کی گئی ہوتی ہے چنانچہ یہ خواب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اس خواب کی عبارت بار بار پڑھیے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس چھوٹے سے واقعہ کی تہ میں کتنے خاموش اشارے کئے گئے ہیں اور ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے بڑھانے کے لئے کتنا خطرناک اور گستاخانہ انداز اختیار کیا گیا ہے رسول کی توہین ہوتی ہے تو ہو جائے۔ شان رسالت میں بے ادبی کا ارتکاب ہوتا ہے تو ہو جائے کوئی پرواہ نہیں لیکن اپنے مولوی کو جب تک مخدوم رسالت ثابت نہ کرلیں چین نہیں آئے گا۔

خاص کر یہ فقرہ بار بار پڑھیے کہ پادشاہ خاں کو فرمایا اے پادشاہ خاں جو خدمت تم کر رہے ہو میں بھی کرتا ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ پادشاہ خان مولوی صاحب کا خادم تھا

اور خادم کا کام ہے کہ ہر وقت اپنے مخدوم کی خدمت کے لئے کمربستہ رہے رات دن کے کسی لمحے میں جو بھی خدمت مخدوم کو درکار ہو سرانجام دے اب بقول یوسف بنوری صاحب جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی وہی خدمت کرتے تھے جو بادشاہ خان صاحب کرتے تھے تو اس کا صاف مطلب یہ ہُوا کہ معاذ اللہ حضور سرورِ کائنات بھی مولوی یوسف بنوری دیوبندی کے باپ مولوی محمد زکریا کے خادم ہُوئے اور مولوی محمد زکریا مخدوم ہُوئے۔ آپ خود انصاف فرمائیں کیا اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور بے ادبی نہیں اب اس واقعہ پر ہم مولوی یوسف بنوری دیوبندی سے چند سوالات کرتے ہیں سوچ سمجھ کر جواب دیں۔

سوال ۱:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تم بیمار ہوتے ہو تو میں بھی بیمار ہوتا ہوں جب تمہارے سر میں درد ہوتا ہے میرے سر میں بھی درد ہوتا ہے۔ بتاؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے آپ کا علم غیب ثابت ہُوا یا نہیں؟ اگر حضور کا علم غیب ثابت ہُوا تو تم مشرک ہو گئے کیوں کہ مسلک دیوبندی میں حضور کے لئے علم غیب تسلیم کرنا شرک ہے اور اگر کہو کہ حضور کو علم غیب نہیں تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولوی زکریا کی بیماری کا علم کیسے ہوتا تھا؟

سوال ۲:۔ حضور نے فرمایا ہمارا میں ہوں شیطان کا کیا کام اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور نے جان کنی کے وقت جو مسلمان کے لئے بڑی آزمائش اور مشکل کا وقت ہوتا ہے۔ مولوی محمد زکریا کی امداد فرمائی اور اس مشکل میں اس کے کام آئے۔ اس سے حضور علیہ السلام کا مشکل کشا ہونا ثابت ہُوا اور مولوی غلام اللہ کی جواہر القرآن کی عبارت کی رُو سے کسی نبی ولی کو مشکل کشا سمجھنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح نہیں رہتا۔ اب مولوی یُوسف بنوری بتائے کہ وہ کافر ہو گئے یا مسلمان ہی رہے اور اگست ۱۹۷۵ء سے ان کا نکاح ٹوٹ چکا ہے یا نہیں۔؟

سوال ۳:۔ تم نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے باپ کا خادم ثابت کر کے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی ہے یا نہیں؟

سوال ۴:۔ تم نے اپنے باپ کو مخدوم اور حضور کو خادم ثابت کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ تمہارے

باپ کا مرتبہ حضور سے زیادہ تھا کیا واقعی کوئی غیر نبی نبی سے بڑھ سکتا ہے اور وہ بھی امام الانبیاء سے۔

"فصل سوم"

رسالت اور غیر مقلّد

۱۔ رحمۃ للعالمین صرف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کا خاصہ نہیں بلکہ سب انبیاء رحمۃ للعالمین ہیں۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۳، فروری ۱۹۰۲ء)

۲۔ ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام معصوم نہیں۔ (ص ۸۶ فتاویٰ حدیثیہ)

۳۔ ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ

وَلَا یَجُوْزُ التَّوَسُّلُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(ص ۱۵۳ البصائر)

ترجمہ:۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ جائز نہیں۔

۴۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی، ابن تیمیہ اور ابن قیم کا عقیدہ تھا کہ

(ا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر صنم اکبر (بڑا بت) ہے۔

(ب) یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ (ص ۱۵۴ البصائر)

۵۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کے مالک نہیں تو دوسرے کا کیا کر سکتے ہیں۔ (ص ۲ کشف الشبہات از محمد بن عبدالوہاب نجدی)

۶۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم شرک ہے۔ (ص ۱۵ الدر النضید)

۷۔ ان کا (غیر مقلد وہابیوں کا) یہ اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں۔ (ص ۴۵ شہاب ثاقب)

۸۔ وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں۔ (ص ۴۷ شہاب ثاقب)

۹۔ وہابیہ کے بزرگوں کا قول ہے کہ

" ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا۔"

(ص۴۷ شہاب ثاقب)

۱۰۔ وہابیہ سفرِ زیارت حضور اکرمؐ کو حرام جانتے ہیں۔ (ص۴۶ شہاب ثاقب)

۱۱۔ وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ

" انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔"

(ص۴۵ شہاب ثاقب)

۱۲۔ وہابیہ امرِ شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلۂ عدم کے پہنچا دیتے ہیں۔

(ص۴۷ شہاب ثاقب)

۱۳۔ بعض ان (وہابیہ) میں کے سفرِ زیارت (رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ زنا کے درجہ کو پہنچا دیتے ہیں۔ (ص۴۶ شہاب ثاقب)

۱۴۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاجت روا، شفیع، نفع رساں اور فریاد رس سمجھنا شرک ہے۔

(ص۶،۵ الدر النفید)

۱۵۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شہنشاہ کہنا حرام ہے۔

(ص۱۴۱ کتاب التوحید از ابن عبدالوہاب)

۱۶۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش نعلین شریف کی تعظیم بدعت اور ہندوؤں کی رسم ہے۔

(ص۹ تذکیر الاخوان)

۱۷۔ وظیفہ مجموعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ثابت نہیں وظیفہ

کے واسطے صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہے۔

(ص۴۴۹ فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین غیر مقلد)

۱۸۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل میلاد میں اشعار پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں۔

(ص۶۶ فتاویٰ ستاریہ)

۱۹۔ چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلُ اللہُ کو سخت منع کرتے ہیں۔ (ص۶۵ شہاب ثاقب)

۲۰۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سید کہنا نہ چاہیئے

(کتاب التوحید)

اب ہم ان عبارات کو سامنے رکھ کر وہابیوں سے چند سوالات کرتے ہیں۔

سوال ۱:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رحمۃ للعالمین ہونا نص قرآنی سے ثابت ہے دیگر انبیا علیہم السلام کا رحمۃ للعالمین ہونا کس نص سے ثابت ہے؟

سوال ۲:۔ اگر واقعی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور بڑا بت ہے تو سعودی عرب میں نجدیوں کی حکومت میں اب تک یہ بڑا بت (معاذ اللہ) کیوں قائم ہے۔؟

سوال ۳:۔ یہ سوال کئی سوالات کا مجموعہ ہے ملاحظہ ہو:۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں تجارت کی اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع نقصان کا مالک تسلیم نہ کیا جائے تو آپ کی تجارت حلال کیسے ہوگی؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے ساتھ معاہدے کئے اور ان تحریروں پر اپنے دستخط ثبت فرمائے اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع ونقصان کا مالک تسلیم نہ کیا جائے تو آپ کا دستخط کرنا سچا کیسے ثابت ہوگا؟

خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

ترجمہ:۔ اور آپؐ وعظ فرمایئے بیشک آپ کا وعظ فرمانا ایمانداروں کو نفع دیتا ہے۔

آپؐ نے احکامات الٰہیہ کی تبلیغ فرمائی آپؐکے وعظ سے مومنوں کو نفع اور منکروں کو نقصان ہُوا۔ اب اگر آپؐ کو اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک تسلیم نہ کیا جائے تو سوال پیدا ہوگا کہ تبلیغ کا حق کس نے ادا کیا کیونکہ تمہارے مذہب میں تو آپؐ اپنے نفع و نقصان کے مالک نہیں۔؟

سوال ۴:۔ بخاری شریف میں حدیث ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام سے فرمایا اَیُّکُمْ مِثْلِیْ تم میں سے میری مثل کون ہے۔ یعنی صحابہ کرام میں سے کوئی بھی حضورؐ کی مثل نہیں، جب صحابہ کرام جیسے نفوس قدسیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہ ہو سکے تو وہابی غیر مقلد کیسے حضورؐ کی مثل ہو گئے۔؟

سوال ۵:۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تعریف میں پروفیسر خالد بزمی نے یہ اشعار کہے۔

علم دین کے گلزار تھے ثناء اللہ
ادب کے قلزم ذخار تھے ثناء اللہ
ہر ایک معرکہ میں جبلِ استقامت تھے
وطن کے غازیٔ جرار تھے ثناء اللہ

(۳۰ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ الاعتصام)

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف میں میلاد کی محفل میں اشعار پڑھنا اور سُننا دونوں حرام ہیں تو ثناء اللہ امرتسری کی تعریف میں شعر کہنا کس طرح جائز ہو گیا۔؟

سوال ۶:۔ مولوی اسمٰعیل غزنوی نے لکھا ہے۔

سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَمَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ

(ص۱ تحفہ وہابیہ)

ترجمہ:۔ سلام ہو نجد پر اور نجد کے رہنے والوں پر۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ وسلام جائز نہیں تو نجدیوں پر سلام کیسے جائز ہو گیا؟

اگر کوئی اہل حدیث غیر مقلد اعتراض کرے کہ مولوی حسین احمد کی شہاب ثاقب کے حوالہ جات سے ہمارا کیا تعلق ہے وہ دیوبندی ہم اہل حدیث تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دونوں بیٹے ایک ہی تھیلی کے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے۔

"آگے چل کر شاہ ولی اللہ کا سلسلہ دو شاخوں میں منقسم ہوا ایک شاخ مولانا نذیر حسین مرحوم کی بنی اور دوسری شاخ مولانا احمد علی سہارنپوری کی۔ مولانا نذیر حسین صاحب کے شاگردوں کی شاخ تو اہل حدیث کہلائی اور مولانا احمد علی کی شاخ میں مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا محمد قاسم نانوتوی بانیان مدرسہ دیوبند ہوئے ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہی تھا یعنی چشمۂ شاہ ولی اللہ"

(صفحہ ۲۰۴ فتاویٰ ثنائیہ)

اب ذرا دیوبندیوں اور اہل حدیث کی باہمی توصیف و تعریف سنیئے مولوی ..

"دیوبند میں مولانا محمود الحسن میرے شیخ الحدیث تھے" (صفحہ ۲۳ ....)

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تعریف میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں:۔

"محترم المقام۔ رئیس المناظرین الفاضل الاجل جامع المنقولات ملقب بہ شیر پنجاب ۔۔۔۔ (صفحہ ۳۳ فتاویٰ ثنائیہ)

مولوی احمد علی لاہوری کے ملفوظات میں ہے کہ

"میں تقلیدی اور حنفی ہوں اہل حدیث غیر تقلیدی ہیں، ورنہ حنفی مکروہ ہماری مسجد میں ۴۰ سال سے نماز پڑھتے رہے ہیں میں ان کو حق پر سمجھتا ہوں"

(صفحہ ۱۲۶ ملفوظات احمد علی لاہوری)

رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔

"محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے۔"
(صفحہ ۵۵۱ فتاوی رشیدیہ)

اس باہمی تعلق اور تعریف سے ثابت ہوگیا کہ دونوں فرقے ایک ہی مرکز سے وابستہ ہیں لہٰذا مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے ان وہابیوں کے متعلق جو کچھ اپنی کتاب شہب ثاقب میں بیان کیا ہے۔ اس کو ہم بطور دلیل پیش کرسکتے ہیں۔

"فصل چہارم"

"رسالت اور مودودی"

۱۔ رسول ہونے کی حیثیت سے جو فرائض حضورؐ پر عائد کئے گئے تھے اور خدمات آپ کے سپرد کی گئی تھیں ان کی انجام دہی میں آپ نے اپنے ذاتی خیالات و خواہشات کے مطابق کام کرنے کے لئے آزاد نہیں چھوڑ دیئے گئے تھے۔

(ترجمان القرآن منصب رسالت نمبر صفحہ ۳۱)

۲۔ رہی عقل تو وہی کسی طرح نہیں مان سکتی کہ ایک شخص کو خدا کی طرف سے رسول بھی مقرر کیا جائے اور اسے رسالت کا کام اپنی خواہشات رجحانات اور ذاتی آراء کے مطابق انجام دینے کے لئے آزاد بھی چھوڑ دیا جائے۔

(منصب رسالت نمبر صفحہ ۳۱)

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اس کی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا اگر خدانخواستہ آپ کو بودے کم ہمت، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے۔ (صفحہ ۱۷ تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں)

ان عبارات میں مودودی کا آوارہ قلم شتر بے مہار کی طرح چلتا ہوا نظر آتا

ہے۔ مقامِ نبوت کی عظمت اور رسالت کی قدر و منزلت کے جذبات مودودی صاحب کے ہاں ناپید نظر آتے ہیں۔ جب چاہا نبی علیہ السلام کو عام انسانوں کی صف میں لا کھڑا کرنا مودودی صاحب کے قلم کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اس کے ہاں عام انسان کے خیالات و خواہشات اور حضور علیہ السلام کے خیالات و خواہشات میں کوئی فرق نظر نہیں آتا جس طرح عام انسان اپنی خواہشات کی پیروی میں صراطِ مستقیم سے بھٹک سکتے ہیں اگر نبی پاک علیہ السلام کو بھی امورِ رسالت کی سرانجام دہی کے لئے مرضی کے مطابق کام کرنے کی اجازت دے دی جاتی تو خدا کی مرضی کے خلاف حضورؐ کے بھی قدم اٹھ سکتے تھے۔

مودودی کی عبارت نمبر ۳ کا غور سے مطالعہ کیجئے۔ اس عبارت سے مودودی صاحب نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ حضور علیہ السلام کو جو شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ صحابہ بڑے بہادر، جری مستقل مزاج حالات کا مقابلہ کرنے والے تھے۔ اور آپ کے جان نثار تھے۔ اگر صحابہ کرام جیسی بہترین جماعت نہ ہوتی تو حضور علیہ السلام معاذ اللہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوتے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضور علیہ السلام کی کامیابی میں اپنی ذاتی قابلیت، صلاحیت، استعداد، لیاقت اور دانائی کو کوئی دخل نہیں۔ یہ کامیابی صرف صحابہ کرام کی مرہونِ منت ہے۔ یعنی اُمتی کا کمال ہے۔ نبی کا کوئی ذاتی کمال نہیں۔ مودودی کی یہ عبارت کمالاتِ نبوّت کا صریح انکار ہے۔

ایک اور مقام پر مولوی مودودی نے لکھا ہے :۔

صحرائے عرب کا یہ بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا دراصل اس دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے"۔

(ص۲۱۰ تفہیمات)

اسی کتاب کے دوسرے مقام پر لکھا ہے :۔

"ایک گلہ بانی اور سوداگری کرنے والے ان پڑھ بادیہ نشین میں یکایک اتنا علم اتنی روشنی، اتنی طاقت، اتنے کمالات، اتنی زبردست تربیت یافتہ قوتیں پیدا ہو جانے کا کونسا ذریعہ تھا۔"

(ص ۲۴۱ تفہیمات)

جس ذات نقدس کے لئے خالق کونین عالم ہستی کو پیدا فرمائے اس کے متعلق مودودی صاحب کی یہ جرأت کہ نعوذ باللہ ان پڑھ صحرائے عرب کا ان پڑھ بادیہ نشین ایک گلہ بانی اور سوداگری کرنے والا بادیہ نشین جیسے بیہودہ اور گندے الفاظ اپنی کتابوں میں بار بار استعمال کرنا مودودی ہی کا حصّہ ہے۔ ایک عاشق رسول اور مخلص جان نثار امتی ان الفاظ اور اس عامیانہ لہجے کی تاب بھی نہیں لا سکتا۔ کیا مودودی کے پاس شان مصطفےٰ بیان کرنے کے لئے یہی الفاظ رہ گئے تھے۔ کیا اسلام اسی کا نام ہے کیا مومن کی یہی تعریف ہے۔ آقائے دو جہان محبوب یزدان کی شان اقدس میں ایسے گرے ہوئے الفاظ استعمال کرنا غیرت ایمانی اور حمیت مسلمانی کے سراسر خلاف ہے۔ ان ادب سے گرے ہوئے الفاظ کے استعمال پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مودودی کے بے لگام قلم کی آوارگی یہاں تک پہنچی کہ ذات مصطفےٰ میں غلطیاں تلاش ہونے لگیں چنانچہ لکھتا ہے :۔

"اور کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوتی ہے ......"

(ص ۲۴۵ تفہیمات)

یہ ہے مودودی کی بدباطنی اور قلبی خباثت کہ رسول معظم میں لغزشیں نظر آ رہی ہیں۔ اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں جو پیغمبر اسلام سرتاج انبیاء کی غلطیاں تلاش کرنے

بیٹھ جائے۔ وہ دعوئے مسلمانی میں کس حد تک سچا ہو گا۔ جماعتِ اسلامی سے وابستہ
لوگ نظرِ انصاف سے دیکھیں کہ جس کی پیروی میں ان کے شب و روز بسر ہو رہے ہیں
وہ پیغمبر کی ذات پر بھی نکتہ چینی کرنے سے گریز نہیں کرتا۔ خدارا ٹھنڈے دل سے غور
کریں اور سوچیں کہ وہ کس غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں۔

مودودی کی اس عبارت میں گناہ کرنے والے افراد کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے
کہ جب پیغمبر سے غلطیاں سرزد ہو جاتی تھیں تو اگر ہم سے گناہ ہو جائیں تو کونسی قیامت
ٹوٹ پڑے گی۔ نیز غیر مسلم لوگوں کو بانی اسلام کی ذاتِ اقدس پر نکتہ چینی کی جرأت
ہوئی۔ وہ آپ کی ذات ستودہ صفات پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا پیغمبر وہ
ہے جو کبھی کبھی غلطیوں کا ارتکاب کر لیا کرتا تھا۔ اس سے ان کے دلوں میں اسلام اور
بانی اسلام کے متعلق جو نظریات قائم ہوں گے وہ ان کو اسلام کی طرف راغب نہیں
کریں گے بلکہ اسلام سے اور بھی دور لے جائیں گے۔

نبی علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ اَن پڑھ تھے پرلے درجے کی
حماقت اور نادانی ہے۔ نبی بلا واسطہ ربِ علیم کا شاگرد ہوتا ہے اس کا علم خالق کائنات
کے علم کا مظہر ہوتا ہے اس کے علمی کمالات سے رب تعالیٰ کے لامتناہی علوم کی جھلک
نظر آتی ہے۔ جو حضور علیہ السلام کے علم پر زبانِ طعن دراز کرے یا آپ کو اَن پڑھ وغیرہ
گھٹیا قسم کے الفاظ استعمال کر کے لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرے کہ آپ سے لغزش
اور غلطی کا صدور ممکن ہے۔ وہ جہالت کی پیداوار ہے۔ ضلالت اور گمراہی کی راہ پر
گامزن ہے۔

فصلِ پنجم

رسالت اور شیعہ

شیعوں کا ایک فرقہ غرابیہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ

۱۔ فَبَعَثَ اللّٰہُ جِبْرِیْلَ اِلٰی عَلِیٍّ فَغَلَطَ جِبْرِیْلُ فِی تَبْلِیْغِ الرِّسَالَتِ مِنْ عَلِیٍّ اِلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم (انوار نعمانیہ)

ترجمہ: خدا تعالےٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی طرف بھیجا لیکن جبریل علیہ السلام غلطی سے خدا تعالےٰ کا پیغام حضرت علی کی بجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے گئے۔

۲۔ از حضرت باقر کہ چوں قائم آل محمد بیروں آید خدا اورا یاری کند بملائکہ و اوّل کسے کہ با او بیعت کند محمد باشد۔

(ص۲۱ حق الیقین از ملا باقر مجلسی)

(ترجمہ) حضرت باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا قائم باہر آئے گا تو خدا تعالےٰ فرشتوں کے ذریعے سے اس کی امداد کرے گا۔ اور سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔"

کیا شیعہ بتا سکتے ہیں کہ نبی کا غیر نبی کے ہاتھ پر بیعت کرنا کیونکر متصور ہو سکتا ہے۔ نیز یہ بیعت کیسی ہوگی؟

۳۔ صادق نے فرمایا اے سلیمان جو امیرالمومنین حکم دیں مانو جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ علیؓ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو رسول کو ہے۔" (ص۱۱۸ اصول کافی)

اس باب میں یہ بیان کیا جائے گا کہ مرزائیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، مودودی اور شیعوں کے حضرات انبیاء علیہم السلام کے متعلق کیا عقائد و نظریات ہیں! اس باب میں بھی حسب سابق پانچ فصلیں ہونگی۔

فصلِ اوّل

"مرزا و توہینِ انبیاء" (علیہم السلام)

ملہ۔ "میں آدم ہوں میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت کے نام کا مظہرِ اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں" (معاذ اللہ)
(ص۷۲ حاشیہ حقیقت الوحی)

ملہ۔ اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح (علیہ السلام) کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ (ص۱۳۷ حقیقۃ الوحی)
یعنی مرزا دجال نے اپنے آپ کو حضرت نوح علیہ السلام سے افضل قرار دیا ہے۔

ملہ۔ "مجھے الہام ہوا "سلام علیک یا ابراہیم" یعنی اے ابراہیم تجھ پر سلام ہو"۔
(ص۷۲ حقیقۃ الوحی)

۴ - "ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی۔" (ص ۶۲۹ ازالہ اوہام)

۵ - "شیطان نے حضرت آدم کو پھسلایا لیکن مرزا نے شیطان کو شکست دی۔" حاشیہ ص ۳۱۲ خطبہ الہامیہ)

۶ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کی۔" (حاشیہ ص ۵ دافع البلا)

۷ - "خدا تعالیٰ نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" (ص ۱۳ دافع البلا)

۸ - "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر ہے غلام احمد" (ص ۲۰ دافع البلا)

۹ - "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔" (ص ۲۱ کشتی نوح)

۱۰ - "یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵/۱۵)

۱۱ - "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بد زبانی کی اکثر عادت تھی۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵/۱۴)

۱۲ - "آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔" (انجام آتھم ص ۲۷۶)

فصل دوئم

دیوبندی و توہین انبیاء علیہم السلام

۱ - حضرت آدم علیہ السلام کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا کہ شیطان ہم کو دھوکا دے

رہا ہے۔" (ص ۱۳ بلغۃ الحیران)

۲۔ "وہ (انبیاء علیہم السلام) خود پکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر شفیع کس طرح بن سکتے ہیں۔" (ص ۲۶۸ بلغۃ الحیران)

۳۔ "اگر نوح کو کچھ اختیار ہوتا تو اپنے ولد کو طوفان سے بچا رکھ لیتے۔"
(ص ۱۰۵ بلغۃ الحیران)

۴۔ "بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔"
(ص ۲۸ تصفیۃ العقائد۔ از قاسم نانوتوی)

۵۔ "انبیاء علیہم السلام کی عصمت نبوت لوازم ذاتیہ میں سے ہی ہے ہاں بحیثیت نبوت لوازم ذاتیہ میں سے ہے۔ بحیثیت بشریت نہیں ہے۔
(ص ۵۲ مودودی دستور از حسین احمد)

۶۔ طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو ہونا جائز ہوگا۔" (ص ۴۳ بلغۃ الحیران)

۷۔ اس بات میں اولیاء و انبیاء اور جن و شیطان اور بھوت پری میں کچھ فرق نہیں۔
(ص ۷ تقویت الایمان)

۸۔ "سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔"
(ص ۴۶ تقویت الایمان)

۹۔ "سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق (انبیاء و اولیاء) کو عالم میں تصرف ثابت کرے۔ اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر اب شرک ثابت ہو جاتا ہے۔"
(ص ۲۳ تقویت الایمان)

۱۰۔ "اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں ..... سو وہ شرک کرتے ہیں۔" (ص ۵ تقویت الایمان)

۱۱۔ آدمی کتنا ہی گناہوں میں ڈوب جائے اور محض بے حیا ہی بن جائے اور پرایا مال کھا جانے میں کچھ قصور نہ کرے اور کچھ بھلائی برائی کا امتیاز نہ کرے مگر تو بھی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوا اور کسی (نبی، ولی، پیر وغیرہ) کو ماننے سے بہتر ہے۔"

(ص ۴۷ تقویت الایمان)

۱۲۔ "انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔۔۔۔۔ اولیاء انبیاء ۔۔۔۔۔۔ وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔"

(ص ۵۸ تقویت الایمان)

اب ہم ان عبارات پر نمبر وار بحث کریں گے۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کو علم تھا کہ شیطان دھوکا دیگا مگر ہونے والی بات ہو کے رہتی ہے جب یہ موقع آیا سب کچھ بھول گئے۔ قرآن کہتا ہے فَنَسِیَ آدَمُ پس آدم علیہ السلام بھول گئے۔ جاننا اور چیز ہے علم کا حضور اور چیز۔ انہیں اس وقت علم تھا مگر توجہ نہ رہی جیسے دنیا میں سب جانتے ہیں کہ حضور علیہ السلام شفیع المذنبین ہیں۔ مگر قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا سب بھول جائیں گے۔

(۲) اس عبارت سے مولوی حسین علی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انبیاء کسی کی شفاعت نہیں کریں گے وہ تو خود خدا کے ہاں ماخوذ ہیں۔ مولوی مذکور کے اس قول کو جب ہم حقائق کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو ثابت ہو جاتا ہے کہ مولوی حسین علی دیوبندی نے کمال جہالت کا مظاہرہ کیا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ (ص ۳۳۰ ابن ماجہ)

(ترجمہ) قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کرینگے انبیاء علیہم السلام پھر علمائے کرام پھر شہیدوں کا گروہ۔

ایک حدیث میں ہے کہ اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ یعنی مجھے شفاعت عطا کی گئی

مشکوٰۃ کی ایک حدیث میں ہے۔

یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِ مُحَمَّدٍ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ۔

(ترجمہ) ایک قوم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالی جائے گی پھر وہ لوگ جنّت میں داخل ہوں گے۔

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے مرنے کے بعد اس کے ایک خلیفہ نے مراقبہ کیا تو احمد علی کو دیکھ کر پوچھا کہ آپ کی پروردگار سے ملاقات کیسے ہوئی مولوی احمد علی نے جواب دیا۔

"مجھ کو کہا گیا کہ ہم نے تمہاری مہمانی کے طور پر میانی صاحب (لاہور کے قبرستان کے تمام گنہگار۔ صاحب ایمان) اہل قبور سے اپنا عذاب اُٹھا لیا ہے (ص۹۵ ملفوظات)

(نمبر۳) اس عبارت میں حسین علی نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو کوئی اختیار حاصل نہ تھا اگر ان کو اللہ کی طرف سے کوئی اختیار ہوتا تو اپنے بیٹے کنعان کو طوفان میں غرق ہونے سے بچا لیتے۔ چونکہ وُہ اپنے بیٹے کو غرق ہونے سے نہ بچا سکے لہٰذا ان کو کوئی اختیار نہ تھا۔ اِس سلسلے میں گزارش ہے کہ نبی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے صاحب اختیار بنا کر بھیجا جاتا ہے اور نبی کبھی بھی خدا کے مقابل ہو کر خدا کی مرضی کے خلاف ان اختیارات سے کام نہیں لیتا۔ کنعان کا فر تھا اور اس کا طوفان میں غرق ہونا تقدیر مبرم تھی۔ اور خدا کا نبی کبھی بھی تقدیر مبرم کی مخالفت نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ عین رضائے الٰہی اور منشائے خداوندی ہوتا ہے۔

"بعض اولیاء اللہ ایسے ہوتے ہیں کہ وُہ اللہ کے عذاب کو روکے رہتے ہیں۔"

(ص۹۸ ملفوظات احمد علی)

(نمبر۴، نمبر۵) ان دونوں عبارتوں میں نبی کی معصومیت پر حملہ کیا گیا ہے مولوی قاسم نانوتوی نے کہا کہ جو نبی کو معصوم مانتے وہ غلطی پر ہے اور حسین احمد نے کہا کہ بحیثیت بشریت نبی معصوم نہیں۔ اہلِ سنت کا مسلک یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں۔ اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کی دروغ صریح کو ان کے لیئے

ثابت کرنا عزت و ناموس رسالت پر بد ترین حملہ ہے۔

(۶) اس عبارت میں یہ کہا گیا ہے کہ فرشتوں اور رسول کو بھی طاغوت کہہ سکتے ہیں طاغوت کے معنے المنجد میں یہ لکھے ہیں۔

"ہر سرکش، حد سے تجاوز کرنے والا، شیطان، شرارت کا سرغنہ، ہر باطل معبود۔"

(ص ۲۴۵ المنجد اردو)

اب حسین علی دیوبندی کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ رسول کو بھی سرکش، حد سے تجاوز کرنے والا۔ شیطان (معاذ اللہ) شرارت کا سرغنہ اور باطل معبود کہنا جائز ہوگا۔

اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ یہ ملائکہ اور رسل کی کتنی بڑی توہین ہے ایسے ناپاک لفظ کی نسبت رسول کی طرف کرنا کتنی بڑی حماقت، جہالت اور نادانی ہے۔ اس عبارت میں ملائکہ اور رسولوں کی توہین کی گئی ہے اور ملائکہ اور رسل کرام کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

(۷) اس عبارت میں مقبولان بارگاہ خداوندی کے ساتھ جن، شیطان، بھوت اور پری کو ملا کر ذکر کیا گیا ہے اور بے خبری میں سب کو یکساں بتایا ہے اور فرق کا انکار کیا ہے۔

اول تو سب کو آپس میں برابر کہنا غلط و باطل اور کذب خاص اور مخالف آیات قرآن ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ یعنی دوزخی اور جنتی برابر نہیں۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:۔

مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ۔

(ترجمہ) اندھا اور آنکھوں والا، تاریکیاں اور نور، سایہ اور دھوپ، زندہ اور مردے برابر نہیں۔

علاوہ ازیں مقبولوں کا مبغوضوں کے ساتھ ملا کر ذکر کرنا ہی بے ادبی ہے چہ جائیکہ انہیں

یکساں بتایا جائے۔

(۸) اس عبارت میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں کوئی قدر و منزلت نہیں۔ وجاہت، وقار اور عزت نہیں۔ اس قادر کریم کے ہاں ان دونوں گروہوں کی کوئی امتیازی حیثیت نہیں بلکہ اس کے نزدیک ایک حقیر اور ناچیز ذرے سے بھی کمتر حیثیت رکھتے ہیں۔ اس عبارت میں کئی آیات قرآنیہ کی مخالفت لازم آتی ہے مثلاً خدا فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ

(ترجمہ) اور تحقیق ہم نے بنی نوع انسان کو عزت بخشی۔

وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا

(ترجمہ) اور وہ (موسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے نزدیک وجاہت والے تھے۔

وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

(ترجمہ) اور (عیسیٰ علیہ السلام) دنیا اور آخرت میں وجاہت والے ہیں۔

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور مومنین عزت والے ہیں۔

ثابت ہوا کہ اس بیہودہ اور گستاخ عبارت سے قرآن مجید کی بہت سی آیات کی مخالفت لازم آتی ہے۔

(۹) اس عبارت سے اس بات کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ کسی نبی ولی کو تصرف کی طاقت نہیں۔ جو اس بات کا قائل ہو کہ کسی نبی اور ولی کو تصرف کا اختیار ہے وہ مشرک ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسمٰعیل دہلوی کی یہ عبارت بھی متعدد آیات اور احادیث کی مخالفت ہے۔ بطور مثال ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی جاتی ہے۔

آیت:۔ اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنَاہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا۔

ترجمہ:۔ ہم نے اس کو زمین میں قدرت دی اور ہر چیز کا سامان عطا فرمایا۔

اس آیت پاک میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ذوالقرنین کو زمین میں تصرف کی قدرت دی اور بادشاہ کو جن سامانوں کی حاجت ہوتی ہے سب مرحمت ہوئے۔

تفسیر جمل میں اسی آیت کے تحت فرمایا ہے۔

مَكَّنَّا لَهٗ اَمْرَهٗ مِنَ التَّصَرُّفِ فِيْهَا كَيْفَ يَشَآءُ۔

ترجمہ۔ ہم نے اس کو زمین میں تصرف کرنے کی قدرت عطا فرمائی جیسے چاہے تصرف کرے۔

حدیث:۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے جنگ حنین میں حضور سرورِ عالم کی معیت میں جہاد کیا۔ صورت ایسی پیش آئی کہ صحابہ کرام کے قدم اکھڑ گئے۔ اس وقت جب کافروں نے ہجوم کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ اپنی سواری سے اُتر آئے۔ اور زمین سے ایک مشت خاک لیکر ان کے منہ پر ماری اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ہر انسان کی آنکھوں میں مٹی بھر گئی۔ اور وہ پیٹھ دے کر بھاگے۔

قربان اس تصرفِ خداداد کے کہ ایک مشتِ خاک سے لشکرِ گراں کو ہزیمت دیدی۔

؎ میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعۃً منہ پھر گیا

اب ذرا بانی دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم کی روح کا تصرف ملاحظہ فرمائیے۔

ایک مرتبہ دارالعلوم دیوبند کے دو مولویوں میں کچھ تنازعہ ہُوا۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی بھی اس تنازعہ میں ایک فریق کی طرف جھک گئے۔ اس پر مولوی رفیع الدین کے پاس بیداری میں مولوی قاسم نانوتوی جسد عنصری کے ساتھ آیا اور کہا کہ محمود الحسن کو منع کر دو کہ اس جھگڑے میں حصہ نہ لے۔ اب اس کے بعد مولوی اشرف علی کی حاشیہ آرائی ملاحظہ ہو۔

یہ واقعہ روح کا تمثل تھا اور اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جسد مثالی تھا مگر مشابہ بہ جسد عنصری کے۔ دوسری صورت یہ کہ روح نے خود عناصر میں تصرف کر کے

جسدِ عنصری تیار کر لیا ہو۔ (صــ۲۸۹ ارواح ثلاثہ)

(نمبر) اس عبارت میں یہ بتایا گیا ہے کہ پیروں، نبیوں، فرشتوں اور شہیدوں کو مشکل کے وقت پکارنا شرک ہے جو آڑے وقت میں ان مذکورہ ہستیوں کو پکارے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

مشکل کے وقت انبیاء اولیاء کو وسیلہ سمجھ کر پکارنا جائز ہے۔ کیونکہ ان کا توسل مشکلات میں کام آتا ہے۔ بزرگانِ دین کی برکت سے مشکلات کا حل چاہنا کسی طرح بھی شرک نہیں اگر مطلقاً پکارنا شرک ہو تو بہت سی آیات اور احادیث کی مخالفت لازم آتی ہے۔ فاروق اعظم نے مدینہ میں کھڑے ہو کر نہاوند کے علاقے میں حضرت ساریہ کو پکارا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنا پاؤں سو جانے پر حضور علیہ السلام کو پکارا۔ ہر نمازی نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہہ کر حضور کو پکارتا ہے۔

مولوی قاسم نانوتوی نے حضور علیہ السلام کو پکارا۔ ملاحظہ ہو:۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں قاسم بیکس کا کوئی حامیٔ کار

(صــ۸ قصائد قاسمی)

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام
کرے گا یا نبی اللہ میرے یہ کیا پکار

(صــ۷ قصائد قاسمی)

محمود الحسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کے مرنے کے بعد اس کو اس طرح پکارا۔

تمہاری تربتِ انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی

(صــ۱۲ مرثیہ)

حاجی امداد اللہ نے اپنے پیر و مرشد نور محمد کو امداد کے لئے پکارا۔ ؎

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ

تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا عشق کی پرسش کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا (ص۱۱۲ امداد المشتاق)

مولوی اشرف علی نے مدد کے لئے حضور کو پکارا۔ ؎

دستگیری کیجئے میرے نبی کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی

(ص۱۹۴ نشر الطیب)

(۱۱) اس عبارت میں یہ کہا گیا ہے کہ بے حیا بن جانا، لوگوں کا مال حرام طور پہ کھا جانا اور گناہوں میں ملوث رہنا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی نبی ولی وغیرہ کو ماننے سے بہتر ہے یعنی شراب پینا، چوری کرنا، ڈاکہ ڈالنا، حرام کھانا، حرام کرنا یہ سب باتیں حرام ضرور ہیں مگر انبیاء ملائکہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا ان سب سے بدتر ہے۔ ماحصل کلام یہ کہ نہ انبیاء کو مانو اور نہ مرسلین کو نہ فرشتوں کو نہ جنت و دوزخ کو بلکہ تمام مایانبات سے منکر ہو کر بیٹھ جاؤ۔ پھر غضب یہ کہ اسی تقویت الایمان میں پیغمبروں پر یہ افترا کر دیا کہ

"جتنے پیغمبر آئے سو اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانئے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانئے" (ص۱۲ تقویت الایمان)

اب ارشاد ربانی سنئے حکم ہوتا ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا

(قرآن پاک پارہ ۵ ربع آخر)

(ترجمہ) اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو

اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی۔ اور اس کتاب پر جو پہلے نازل فرمائی اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا ہے۔"

اس آیت میں اللہ کو رسولوں کو فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور قیامت کو ماننے کا حکم دیا اور جو نہ مانے اس کو انتہا درجے کا گمراہ قرار دیا۔

(ص۲۱) اس عبارت میں انبیاء و اولیاء کو عام انسانوں کے زمرے میں شمار کیا گیا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ اس لئے ان کا ادب و احترام صرف اتنا ہونا چاہیئے کہ جتنا کوئی چھوٹا بھائی بڑے بھائی کا کرتا ہے کیونکہ وہ بھی تو آخر انسان ہی ہیں۔

اسماعیل دہلوی نے حضور علیہ السلام کے ساتھ بھائی بندی کا رشتہ گھڑ کر عوام کے دلوں سے حضور کی عظمت نکالنے کی ناپاک جسارت کی ہے یہ شان رسالت میں گستاخی اور بے ادبی ہے۔ بڑا بھائی کیا چیز ہے باپ، دادا، استاد، پیر، آقا اور بادشاہ سب اس در کے غلام ہیں۔ صحابہ کرام کا ادب تھا کہ جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں کچھ عرض کرتے تو پہلے بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ کہتے یعنی میرے ماں باپ آپ پہ قربان۔ یاران جیب خدا بات ہی جس پر ماں باپ کو قربان کریں اس ہستی کو بڑا بھائی کہنا کہاں کا ادب ہے۔ خدا تعالےٰ نے مومنین کے ساتھ حضور کا تعلق اس طرح بیان فرمایا ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ

(ترجمہ) نبی پاک علیہ السلام مومنین کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں اور آپ کی بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

تفسیر مدارک میں اس کے تحت لکھا ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَھُوَ اَبٌ لَّھُمْ ط

(ترجمہ) نبی کریم مومنین کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں اور حضور ان کے باپ ہیں۔

تفسیر مدارک میں ہے کہ کُلُّ نَبِیٍّ اَبُوْ اُمَّتِہٖ یعنی ہر نبی اپنی امت کا باپ ہوتا ہے۔ اور باپ کو بھائی کہنا بے ادبی ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا

قَالَ یٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ

(ترجمہ) آپ نے فرمایا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں تمہارے لئے پاکیزہ ہیں۔

یہاں حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کی بیٹیوں کو اپنی بیٹیاں فرمایا۔ کیونکہ آپ نبی ہونے کی حیثیت سے ان کے روحانی باپ تھے۔

اسماعیل دہلوی نے حضور علیہ السلام کو صرف مومنین کا بھائی نہ کہا بلکہ وہ ظالم کہتا ہے انسان آپس میں سب بھائی ہیں انسان میں تو بھنگی، چمار، کنجر، کفار، مرتد اور مردود سب آجاتے ہیں۔ اس احمق نے سب کا بھائی بنا دیا۔ حضور علیہ السلام کا مرتبہ تو سارے عالم اور تمام مخلوق سے اعلیٰ ہے۔ خداوند قدوس نے جو عزت آپ کو دی ہے وہ کسی کو میسر نہیں ہے۔

اب ہم دیوبندیوں سے چند سوالات کرتے ہیں۔ ایمان کی نظر سے مطالعہ کریں اور طالب نجات ہو کر جواب دیں۔

نمبر ۱۔ سوال:۔ جب نبی خود بگڑے ہوئے ہیں اور دوسروں کی شفاعت نہیں کر سکتے تو مولوی احمد علی لاہوری کی وجہ سے میانی صاحب کے تمام اہل قبور کیسے بخشے گئے؟

نمبر ۲۔ سوال:۔ شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۸ پر مولوی حسین احمد ٹانڈوی کو پیکر عصمت کہا گیا ہے جب نبی معاصی سے معصوم نہیں تو مولوی حسین احمد معصوم کیسے ہو گئے؟

نیز کیا اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حسین احمد کا مرتبہ انبیاء سے بڑھانے کی

کوشش کی جارہی ہے۔

نمبر۳ سوال :۔ طاغوت کے معنے ابھی آپ نے پڑھے۔ مولوی حسین علی کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہہ سکتے ہیں۔ بتاؤ یہ ملائکہ اور رسولوں کی توہین ہے یا نہیں۔ اگر توہین ہے تو مولوی حسین علی موہن رسول قرار پاکر مومن ہی رہے یا دائرہ اسلام سے خارج ہوگئے۔ اور اگر یہ توہین نہیں تو کیا مولوی اشرف علی تھانوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی حسین علی، مولوی حسین احمد اور مولوی الیاس وغیرہ کو سرکش شیطان اور شرارت کا سرغنہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کہہ سکتے ہیں تو دیوبندیوں کو مبارک اور اگر نہیں کہہ سکتے تو کیا وجہ ہے کہ جو لفظ نبی، رسول اور فرشتوں کے بارے میں استعمال کیا جا سکتا ہے وُہ مولوی کے بارے میں کیوں نہیں استعمال کیا جا سکتا؟

سوال نمبر۴ :۔ ہم نے آیات قرآنیہ سے ثابت کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی عزت اور وجاہت والے ہوتے ہیں۔ لیکن اسماعیل کہتا ہے کہ وہ ذرّہ ناچیز سے بھی کمتر ہوتے ہیں۔ بتاؤ کلام الہٰی کی مخالفت لازم آتی ہے یا نہیں۔ نیز یہ بھی بتاؤ کہ وہ کونسا ذرّہ ناچیز ہے جس کی عزت دربارِ خداوندی میں نبیوں سے زیادہ ہے؟

نمبر۵ سوال :۔ اسماعیل دہلوی کے نزدیک کسی مخلوق کے لئے تصرف ثابت کرنا شرک ہے۔ اور مولوی اشرف علی نے مولوی قاسم نانوتوی کا تصرف ثابت کیا ہے اب بتاؤ کہ اسماعیل کے قول کے مطابق مولوی اشرف علی تھانوی مشرک ہوئے یا نہیں؟

نمبر۶ سوال :۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے پیغمبروں اور پیروں کو مشکل کے وقت پکارنا شرک قرار دیا ہے اور مولوی اشرف علی نے حضور علیہ السلام کو پکارا۔ مولوی قاسم نانوتوی نے بھی نبی پاک علیہ السلام کو پکارا۔ حاجی امداد اللہ نے اپنے پیر نور محمد کو پکارا۔ اور محمود حسن نے رشید احمد گنگوہی کو پکارا تو کیا اسماعیلی فتوے کی رو سے مولوی

اشرف علی ۔ قاسم نانوتوی ۔ حاجی امداد اللہ اور محمود حسن سب مشرک ہوئے یا نہیں ؟

نمبرے سوال :۔ بتاؤ کونسا پیغمبر خدا کی طرف سے یہ حکم لایا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مانا جائے ؟ جب خدا کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں تو اسماعیل کے اقوال کو ماننا کیسے جائز ہوگا ؟ اور جو لوگ تقویت الایمان کو مانتے ہیں وہ اسماعیلی قول سے مشرک ہوئے یا نہیں ؟ اسماعیل کہتا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان ۔ لیکن ابھی آپ نے آیت کریمہ میں پڑھا کہ جو اللہ ، فرشتوں ، اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور قیامت کے دن کو نہ ملنے وہ گمراہ ہے ۔ بتاؤ اسماعیل گمراہ ہوئے یا نہیں ؟ بتاؤ خدا کا فرمان سچا ہے یا اسماعیل کا قول ؟ اگر خدا کا فرمان سچا ہے تو اس کے فرمان کے مقابلے میں اسماعیل دہلوی کا قول مردود ہوا یا نہیں ؟ اگر مردود ہے تو تقویت الایمان کتاب ایمان کی درستی کے لئے اکسیر اعظم کیسے ہو سکتی ہے ؟

نمبر ۸ سوال :۔ جب سب انسان آپس میں بھائی ہیں اور نمرود ، فرعون ، ابوجہل اور ابولہب بھی انسان ہی تھے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ نمرود ۔ فرعون ، ابوجہل اور ابولہب اور سب دیوبندی آپس میں بھائی بھائی ہیں ؟ ٹھنڈے دل سے سوچ کر جواب دیں ۔

اب سنیئے کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولوی حسین احمد کی اقتدا میں جمعہ کی نماز ادا کی ۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں اور متصل ایک دوسرے کمرے میں کتب خانہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتب خانہ سے ایک مجلد کتاب اٹھائی جس میں دو کتابیں تھیں ۔ ایک کتاب کے ساتھ دوسری کتاب تھی ۔ وہ خطبات جمعہ کا مجموعہ تھا ۔ اس مجموعہ خطب سے وہ خطبہ نظر انور سے گزرا جو مولانا حسین احمد پڑھا کرتے تھے ۔ جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصلیوں کا مجمع بڑا ہے مصلیوں

نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جرأت کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دیا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا مدنی کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔

(صـ ۱۶۲ شیخ الاسلام نمبر)

دیوبندیوں کا طریقہ ہے کہ اپنے اکابرین کے فضائل ثابت کرنے کے لئے خوابوں کا سہارا لیتے ہیں۔ وہی جذبہ یہاں بھی کار فرما نظر آتا ہے کہ مولوی حسین احمد کی علمی وجاہت اور فضیلت ثابت کرنے کے لئے ایک جلیل القدر نبی کو ان کا مقتدی بنا دیا۔ مولوی حسین احمد کے دل میں بھی خیال نہ آیا کہ ایک نبی کی موجودگی میں میرا امامت کرانا سوء ادبی ہے اور نہ ہی کسی دیوبندی کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ خدا کے برگزیدہ نبی کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ لیکن یہ خیال تو تب آتا جب دل میں نبی کی کوئی عظمت ہوتی۔ عظمت اور بزرگی تو صرف حسین احمد ٹانڈوی کی ظاہر کرنی مقصود تھی کہ وہ اتنے بڑے عالم ہیں کہ خلیل اللہ علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اپنے مولویوں کو انبیاء کے دوش بدوش کھڑا کرنا بلکہ ان سے بھی آگے بڑھا دینا یہ دیوبندیوں ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔

اب ذرا مرثیہ گنگوہی کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلام کا لقب یوسف ثانی ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی (صـ ۸ مرثیہ)

اس شعر میں یہ کہا گیا ہے کہ مولوی رشید احمد کا حقیر کالا غلام یوسف ثانی ہے۔ اب

آپ خیال فرمائیں کہ جن کے کالے غلام کا لقب یوسف ثانی ہے ان کا حسین وجمیل غلام تو یقیناً حضرت یوسف علیہ السلام سے حسن وجمال میں بڑھ کر ہوگا۔ اس شعر میں جمال یوسفی کی صریح توہین ہے۔

اب اس شعر پر دیوبندی مدرسہ کے ایک مفتی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

"اس قسم کے اشعار کو شریعت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور اس قسم کے اشعار کی وجہ سے ہی شریعت نے شعراء کو گمراہ لکھا ہے کہ وہ خیالات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور گمراہی ہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ دیکھیے سورۂ شعراء کا آخری رکوع پارہ ۱۹ شریعت کی نظر میں شعر وہی درست ہے جس سے دین کی خدمت ہو اور موافقت ہو۔ اور باقی جو واہی تباہی اشعار ہیں اُن کی شریعت میں سخت مذمت ہے۔ یہ شعر بھی انہیں اشعار میں شامل کرلیں جو شریعت کو ناپسند ہیں۔"

محمد اسماعیل مفتی مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی

۱۴ ار ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ

اس فتویٰ سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:۔

۱۔ یہ شعر شریعت کی نظر میں ناپسند ہے۔

۲۔ اس قسم کے شعروں کی وجہ سے شریعت نے شاعروں کو گمراہ کہا ہے لہٰذا محمود حسن جس نے یہ شعر کہا ہے گمراہ تھا۔

۳۔ اس شعر سے شریعت کی مخالفت لازم آتی ہے۔

۴۔ یہ شعر قابل مذمت ہے کیونکہ یہ ان اشعار میں سے ہے جو واہی تباہی ہوتے ہیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی میں اتنی قوت، طاقت اور قابلیت تھی کہ ؎

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم (ص ۲۳ مرثیہ)

اس شعر میں مولوی رشید احمد کے کمال کو حضرت روح اللہ کے کمال سے بڑھ چڑھ کر مانا گیا ہے۔ اور کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہینِ نبوت ہے اس میں گنگوہی کی مسیحائی کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دے کر سیدنا روح اللہ علیہ السلام کی شان میں صریح گستاخی کی گئی ہے۔

اب ذرا مولوی غلام اللہ کے مدرسہ تعلیم القرآن کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔ اس شعر پر لکھتے ہیں:

"یہ شعر اپنے ظاہری مضمون کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں معروف اور ظاہر کے لحاظ سے احیاء کی نسبت غیر اللہ کی طرف پائی گئی ہے۔ اور بدون تاویل یہ شرک ہے۔ نیز اس میں ولی کا تقابل ساتھ نبی کے کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی درست نہیں۔ اور اس میں توہینِ نبوت ہے۔ اشراک سے بچنے کے لئے احیاء کو اپنے ظاہری اور معروف معنیٰ سے پھیر بھی لیا جائے تو بھی ابہام شرک اور توہین باقی رہتے ہیں۔ فلہٰذا ایسا کہنا درست نہیں۔ قرآن حکیم میں لا تقولوا راعنا .... الخ اور حدیث شریف میں ہے کہ مشتبہ امور سے بچنا چاہیئے۔ فقہاکرام نے بھی موہمات سے بچنے کا امر فرمایا ہے۔ فلہٰذا یہ شعر مجلس میں پڑھنا درست نہیں ہے۔"

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔ راولپنڈی

۲۹ رشوال ۱۳۹۳ھ

اس فتوٰی سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

۱۔ یہ شعر درست نہیں اور بدون تاویل اس سے شرک کی بُو آتی ہے۔

۲۔ اس شعر میں توہین نبوت ہے لہٰذا محمود حسن دیوبندی موہن رسول قرار پائے۔

۳۔ اگر احیاء کو اپنے ظاہر معنی سے پھیر بھی لیا جائے تو بھی توہینِ رسالت باقی رہتی ہے

۴۔ اس شعر کا مجلس میں پڑھنا درست نہیں۔

"فصل سوم"

غیر مقلد اور توہینِ انبیاء (علیہم السلام)

نمبر۱۔ "انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو پکارنے، مَنّتیں ماننے، وسیلہ ماننے، فریاد رس نفع رساں، سفارشی، وکیل اور شفیع سمجھنے والے سب کے سب مشرک ہیں۔ ان کا شرک ابو جہل جیسا ہے"۔ (صـ۸ کشف الشبہات)

نمبر۲۔ "انبیاء علیہم السلام کے متعلق علم غیب عطائی کا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے۔"
(صـ۸ تقویت الایمان)

نمبر۳۔ "ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں ہیں۔"
(صـ۸۷ فتاویٰ حدیثیہ)

نمبر۴۔ "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔"
(صـ۱۳ تقویت الایمان)

اور بڑی مخلوق کون ہے خود اسماعیل تقویت الایمان میں لکھتا ہے۔ "انبیاء اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے"۔ (صـ۲ تقویت الایمان)

دونوں عبارتوں کے ملانے سے نتیجہ یہ نکلا کہ معاذ اللہ انبیاء اولیاء بھی چمار سے زیادہ ذلیل ہیں۔

نمبر۵۔ "انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ علیہم الرحمۃ کے مزارات کی زیارت کا قصد کرنا اور ان کو بوسہ دینا شرک ہے"۔ (صـ۱ الدر النضید)

نمبر۶ - "اللہ اپنے بندوں سے جو کچھ معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو۔"

(صـ۲۲ تقویت الایمان)

نمبر۷ - "انبیاء اور اولیاء کی تورُبت ہیں۔" (صـ۱۶ الدر النضید)

نمبر۸ - "حضرت عیسیٰ کو بے پدر ماننا عیسائیت کو تقویت دینا ہے۔" (صـ۲۲ عیون زمزم)

نمبر۹ - "انبیاء علیہم السلام عیب دار ہوتے ہیں۔" (صـ۱۵ اصلاح عقائد)

نمبر۱۰ - "انبیاء اور اولیاء اللہ کو زندہ سمجھنے والے کا ایمان بیکار ہے۔" (صـ۱۳۹ اصلاح عقائد)

نمبر۱۱ - "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے پدر مانیں تو عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی بہت بڑی خفت ہے۔" (صـ۵۱ عیون زمزم)

نمبر۱۲ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے اُن کا باپ یوسف تھا۔"

(صـ۲۲ عیون زمزم - از عنایت اللہ گجراتی)

گذشتہ صفحات میں آپ نے پڑھا کہ مرزا دجال نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین کی اور اس برگزیدہ نبی کے حق میں نہایت دریدہ دہنی سے کام لیا۔ مولوی محمود حسن دیوبندی نے بھی رشید احمد گنگوہی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ثابت کرنے کی کوشش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ نبوت میں تنقیص کا ارتکاب کیا۔ اور اب یہاں غیر مقلدوں نے حضرت عیسیٰ کا باپ مقرر کر کے کلام الٰہی کی مخالفت کی۔ رب تعالیٰ کی شانِ قدرت کا انکار کیا۔ اس میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بڑی بے ادبی اور توہین کی گئی۔

اس بناء پر اگر ہم یہ کہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے میں مرزائی، دیوبندی اور غیر مقلد برابر کے مجرم ہیں تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔

فصلِ چہارم

مودودی اور توہینِ انبیاء (علیہم السلام)

۱ - "وہ اہلِ جاہلیت کو یہ حق تو دینے کو تیار تھے کہ اگر چاہیں تو اپنے جاہل اعتقادات پر قائم رہیں۔ اور جس حد کے اندر ان کے عمل کا اثر انہی کی ذات تک محدود رہتا ہے اِس میں اپنے جاہلی طریقوں پر چلتے رہیں۔ مگر وہ انہیں یہ حق دینے کو تیار نہ تھے اور نہ فطرۃً دے سکتے تھے کہ اقتدار کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں رہیں۔ اور وہ انسانی زندگی کے معاملات کو طاقت کے زور سے جاہلیت کے قوانین پر چلائیں۔ اِسی وجہ سے انبیاء نے سیاسی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی۔" (ص ۳۲ تجدید احیائے دین)

کتنا بڑا بہتان ہے انبیاء علیہم السلام پر کہ وہ لوگوں کو جاہلی اعتقادات پر قائم رہنے کا حق تو دینے کو تیار تھے مگر اقتدار کی کنجیاں دینے کو تیار نہ تھے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام دنیا میں علمِ توحید بلند کرنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ وہ لوگوں کو بارگاہِ خداوندی میں جھکانے کے لئے نہیں بلکہ سیاسی اقتدار کے لئے آئے تھے۔ اُن کی بعثت کا مقصد سیاسی انقلاب برپا کر کے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لینا تھا در اصل مودودی صاحب کی اپنی زندگی کا مقصد وحید اقتدار حاصل کرنا ہے لہٰذا ان کو انبیاء میں بھی یہی بات نظر آرہی ہے۔ دراصل موصوف مودودی صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ انبیاء کرام کا ذہن بھی صرف سیاسی تھا اور وہ بھی سیاسی انقلاب برپا کرنے کے لئے اس دنیا میں آئے تھے۔ اور میرا مشن بھی یہی ہے۔ لہٰذا اس وقت ایک میں ایسا مذہبی لیڈر ہوں جو نبیوں کے نقشِ قدم پر چل رہا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی نبی کی آمد کا مقصد صرف سیاسی انقلاب برپا کر کے اقتدار حاصل کرنا نہ تھا۔ انبیاء کا مقصد حقیقی بنی نوع انسان کو ایمان کی دولت سے مالا مال کرنا تھا۔ توحید باری تعالیٰ کا قائل کرنا تھا۔ وہ تو انسانی زندگی کے نئے ایک ٹھوس اور مکمل نظام لے کر آئے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ بعض انبیاء تخت شاہی پر بھی متمکن ہوئے۔ لیکن اپنی خواہش سے نہیں بلکہ رعایا کی پسندیدگی سے۔

نبوت ہمیشہ دنیا کی طمع سے پاک رہی۔ نبی کے دل میں کبھی بھی مال و دولت اور اقتدار کی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ دنیا خود بخود آ کر ان کے قدموں پر سر جھکاتی ہے۔ اقتدار اور دنیا تو ان کے در کے غلام اور کنیزیں ہیں۔

(۲) مودودی صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"پھر اسی اسرائیلی چرواہے کو دیکھئے جس سے وادی مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا۔" (ص۱۴۱ ۲ تفہیمات)

ایک جلیل القدر اور عظیم الشان نبی کے بارے میں ایسے گھٹیا الفاظ استعمال کرنا کتنی بڑی گستاخی ہے۔ آپ انصاف کریں کیا نبی کی شان بیان کرنے کا یہی طریقہ رہ گیا تھا۔ کہ اس عامیانہ لہجے میں چرواہا کہا جائے۔ ایک مومن کس طرح برداشت کر سکتا ہے کہ حضرت کلیم اللہ کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال روا رکھا جائے، جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل کانپ اٹھتا ہے۔

اس طرز تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ مودودی صاحب کا قلم نبی کی بارگاہ میں ادب واحترام سے ناآشنا ہے۔ نبی کے متعلق ایسے الفاظ کا استعمال جن سے نبی کی تعظیم و توقیر ظاہر ہوتی ہو۔ مودودی کے بس کی بات نہیں۔ وہ جب ہاتھ میں قلم لے کر بیٹھتا ہے تو تنقید اور نکتہ چینی کے اس مقام پر فائز نظر آتا ہے۔ جہاں پر مقام نبوت اس کو نظر نہیں آتا۔ عظمت نبوت کی جھلک دکھائی نہیں دیتی۔ چشم حقیقت بین بند

نظر آتی ہے۔ قلم کی آوارگی اپنے پورے جوبن پر ہوتی ہے۔ کسی مقدس ہستی کو تنقید سے بالاتر تصور نہیں کیا جاتا۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی انسان انسانیت کے کتنے ہی اعلیٰ مقام پر فائز ہو جائے لیکن میرے قلم کی زد سے باہر نہیں۔ میرا قلم جب زہر اگلنے پر آ جاتا ہے تو اس کا اثر قریب و بعید حتیٰ کہ دربار نبوت تک بھی پہنچ جاتا ہے۔

۳۔ "نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا۔ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا تھا۔"

(ص ۳۱ رسائل و مسائل)

حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بلا ارادہ قتل ایک قبطی کو مکا مارنا جس سے وہ مر گیا۔ بڑا گناہ ہے ہی نہیں۔ اور انبیاء کرام سے کبیرہ گناہ سرزد ہو بھی نہیں سکتے۔ اگر ان سے کبیرہ گناہ سرزد ہوں تو ان کو معصوم کیوں کر کہہ سکتے ہیں۔

۴۔ یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ کی تفسیر میں لکھا ہے۔

"اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا۔" (تفسیر تفہیم القرآن سورہ ص)

حالانکہ انبیاء علیہم السلام خواہشات نفسانی کی پیروی سے پاک ہوتے ہیں۔

۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں جاہلیت کا جذبہ تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا۔ اس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ ہماری صلب سے ہے محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے۔"

(ص ۳۴۴ تفہیم القرآن)

۶۔ "حضرت یونس علیہ السلام سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔"

(تفسیر تفہیم القرآن ج ۲ سورہ یونس حاشیہ ص ۲۱۲/۲۱۳)

حالانکہ انبیاء علیہم السلام سے فریضۂ رسالت کے سلسلے میں کبھی کوئی کوتاہی اور لغزش نہیں ہو سکتی کیونکہ فریضۂ رسالت کی ادائیگی کے لئے ہی تو ان کو معصوم بنایا جاتا ہے۔

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ

"یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ملنگ ہاتھ میں لاٹھی لئے آکھڑا ہوا اور کہنے لگا میں رب العالمین کا رسول ہوں۔" (ص ۳۴ ترجمان القرآن مئی ۱۹۶۵ء)

۸۔ "ہر شخص خدا کا عبد ہے مومن بھی اور کافر بھی حتیٰ کہ جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی۔" (ص ۶۵ ترجمان القرآن جلد ۲۵)

۹۔ "(انبیاء علیہم السلام) رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے اور بیمار بھی ہوتے تھے۔ آزمائشوں میں بھی ڈالے جاتے تھے حتیٰ کہ قصور بھی ان سے ہو جاتے تھے اور انہیں سزا تک بھی دی جاتی تھی۔" (ص ۵۸ ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۵ء)

۱۰۔ "شیطان کی شرارتوں کا ایسا سدباب کہ اسے کسی طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے انبیاء علیہم السلام بھی نہ کر سکے تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کر سکیں۔" (ص ۵۷ ترجمان القرآن جون ۱۹۴۶ء)

فصل پنجم

شیعہ اور توہین انبیاء (علیہم السلام)

۱۔ عَنْ اَبِیْ نُصَیْرٍ قَالَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُصُوْل

اَلْکُفْرِ ثَلَاثَۃٌ اَلْحِرْصُ وَالْاِسْتِکْبَارُ، وَالْحَسَدُ وَاَمَّا الْحِرْصُ فَاِنَّ آدَمَ حِیْنَ نُہِیَ عَنِ الشَّجَرَۃِ حَمَلَہُ الْحِرْصُ عَلٰی اَنْ اَکَلَ مِنْہَا وَاَمَّا الْاِسْتِکْبَارُ فَاِبْلِیْسُ حَیْثُ اُمِرَ بِالسُّجُوْدِ فَاَبٰی وَاَمَّا الْحَسَدُ فَابْنَا آدَمَ حَیْثُ قَتَلَ اَحَدُہُمَا صَاحِبَہٗ۔ (صـ۵۱۷ اصول کافی)

(ترجمہ) ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا اصولِ کفر تین ہیں حرص، تکبر اور حسد، حرص تو حضرت آدم علیہ السلام نے کی کہ جب ان کو درخت سے روکا گیا تو حرص نے اس درخت کا پھل کھانے پر اکسایا۔ اور تکبر شیطان نے کیا کہ اس کو سجدے کا حکم ہوا لیکن اس نے انکار کر دیا، اور حسد حضرت آدم (علیہ السلام) کے بیٹوں نے کیا کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔

اس عبارت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شیعوں کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام نے معاذ اللہ کفر کا ارتکاب کیا۔ کیونکہ حرص کفر کی اصل ہے۔ اور آپ نے حرص کی بنا پر ہی شجر ممنوعہ کے پھل کو کھایا تھا۔

نبی کفر و شرک کو مٹانے آتا ہے نہ کہ کفر کا ارتکاب کرنے اگر شیعوں کی اس روایت کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو نبی کی معصومیت داغدار ہوتی ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ آئمہ کو گناہ سے معصوم جانتے اور مانتے ہیں وہ نبی کی طرف کفر کی نسبت کر رہے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر لیں کہ شیعوں کے مذہب میں نبی کی کیا حیثیت ہے۔ ان کے مسلک میں کہاں تک صداقت اور حقانیت ہے۔

۲ـ از حضرت امیر المومنین علیہ السلام منقول است کہ حق تعالے عرض کرد ولایت مرا بر اہل آسمانہا و زمین پس قبول کرد ہر کہ قبول کرد و انکار کرد ہر کہ انکار کرد و چنانچہ یاد قبول نکرد یونس علیہ السلام تا آنکہ خدا او را در شکم ماہی

حبس کرد۔ (ص۱ ۵۹ حیاۃ القلوب)

(ترجمہ) حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے میری ولایت کو تمام زمین و آسمان والوں پر پیش کیا پس قبول کیا جس نے قبول کیا اور انکار کیا جس نے انکار کیا۔ اور جیسا کہ چاہیئے تھا حضرت یونس علیہ السلام نے قبول نہ کیا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے ان کو مچھلی کے پیٹ میں گرفتار کر دیا۔

۳ ہر کس شک (در ولایت اہلبیت) یا تامل کرد بلاہا و محنتہا گرفتار شد چنانچہ آدم را از بہشت بیرون کردند و نوح مبتلا شد بغرق قوم خود را و ابراہیم بافتادن آتش و یوسف بچاہ و ایوب بناخوشی۔ (ص۲۱ بحر الجواہر)

(ترجمہ) اور جس نے بھی اہلبیت کی ولایت میں شک کیا یا اسے قبول کرنے میں ذرا تامل کیا وہ مصائب و آلام میں گرفتار ہوا جیسے کہ حضرت آدم کو جنت سے نکال دیا حضرت نوح کی قوم غرق ہوئی اس سے آپ کو مصیبت میں مبتلا کیا گیا اور حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈال کر حضرت یوسف کو کنوئیں میں ڈال کر اور حضرت ایوب کو بیماری میں ڈال کر مصیبت میں گرفتار کیا گیا۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یوسف اور حضرت ایوب علیہم السلام پر جو آزمائشیں آئیں وہ صرف اور صرف اس لئے کہ انہوں نے اہلبیت کی ولایت میں یا تو شک کیا یا ان کی ولایت کی قبولیت میں دیر کی۔ اور سوچتے رہے کہ اہلبیت کی ولایت کو قبول کریں یا رد کر دیں۔

باب ہفتم

"صحابیت"

اِس باب میں یہ بیان کیا جائے گا کہ مرزائیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، جماعت اسلامی اور شیعوں کے صحابہ کے بارے میں کیا نظریات اور خیالات ہیں۔ اس باب میں بھی پانچ فصلیں ہوں گی۔

فصلِ اوّل

"مرزائی اور صحابہ کرام"

۱۔ "فَمَنْ دَخَلَ فِیْ جَمَاعَتِیْ دَخَلَ فِیْ صَحَابَۃِ سَیِّدِیْ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ۔" (ص۲۵۸ خطبہ الہامیہ)

ترجمہ:۔ پس جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔

۲۔ "ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔" (ص۵ المہدی۔ از حکیم محمد حسین لاہوری)

۳۔ "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے (مرزا صاحب) اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش

کرتے ہو۔" (ص۱۳۱ ملفوظات احمد بحوالہ برق)

فصل دوم

دیوبندی اور صحابہ کرام

۱۔ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے مرثیہ گنگوھی میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان میں اس طرح گستاخی کی ہے۔

وہ صدیق معظم تھے سحاب لطف رحمانی
وہ شمع دین وملت تھے گل گلزار عرفانی (ص۹ مرثیہ)

۲۔ حضرت شیخین کی توہین بھی کی گئی۔ شعر ملاحظہ ہو۔

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہئیے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی (ص۱۱ مرثیہ)

۳۔ "حضرت شیخ التفسیر (احمد علی دیوبندی) عصر حاضر کے آفتاب اور صدیق دوراں تھے۔" (ص۶۹ ملفوظات احمد علی)

مرثیہ کے دونوں شعروں میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو صدیق اکبر اور فاروق کہا گیا ہے۔ یہ صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب کی توہین ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس چودھویں صدی کا ایک مولوی سیدنا صدیق اور فاروق اعظم کا ہم مرتبہ ہو جائے دنیا بھر کے غوث، قطب، ابدال، اولیاء اور افراد اکھٹے ہو جائیں تو ایک صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ مقام صحابیت وہ اعلیٰ اور ارفع نعمت ہے جو صرف نبی کے دیدار فیض آثار سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام ہمیں شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت امامت، شہادت، ولایت، غوثیت، قطبیت غرضیکہ ہر نعمت دے گئے لیکن صحابیت

کی نعمت ساتھ لے گئے۔ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد صحابیت کا دروازہ بند ہو گیا۔ عالم، محدث، مفسر، واعظ، قاری اور حافظ تو بن سکتے ہیں لیکن صحابی کوئی نہیں بن سکتا۔ جب کوئی آدمی کسی صحابی کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم تو بعد از انبیاء تمام امت سے افضل ہیں۔ ان کے مرتبہ تک کوئی کس طرح پہنچ سکتا ہے۔

اس سلسلے میں دیوبندیوں سے مندرجہ ذیل سوالات ہیں پورے غور و فکر سے جواب دیں:۔

نمبر ۱ سوال :۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بعد از انبیاء تمام امت سے افضل ہیں۔ کیا گنگوھی کا بھی یہی مرتبہ ہے ؟

نمبر ۲ سوال :۔ صدیق اکبر سب سے پہلے مومن ہیں کیا رشید احمد گنگوہی کا بھی یہی مقام ہے؟

نمبر ۳ سوال :۔ صدیق اکبر نے حضور کے ساتھ ہجرت کی۔ کیا ہجرت کے موقع پر گنگوہی کا بھی سراغ ملتا ہے ؟

نمبر ۴ سوال :۔ صدیق اکبر کے حق میں متعدد آیات قرآنیہ نازل ہوئی ہیں۔ دیوبندی کوئی ایک آیت پیش کریں جو ان کے گنگوھی کے حق میں نازل ہوئی ہو۔ کیا خیال ہے یہ چیلنج منظور ہے ؟

نمبر ۵ سوال :۔ حضور علیہ السلام نے صدیق اکبر کی شان بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا :۔

اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَ مَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ
(مشکوٰۃ)

(ترجمہ) بیشک میری صحبت میں رہنے اور مال مجھ پر خرچ کرنے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر صدیق اکبر کا احسان ہے۔

علامہ اقبال نے آپ کی شان میں لکھا ہے۔

آں امنّ النّاس بر مولائے ما ؎ آں کلیم اول سینائے ما

ہمت اوکشت ملت را چو ابر ⁂ ثانیٔ اسلام و غار و بدر و قبر

کیا گنگوہی کے حق میں حضور کی کوئی حدیث پیش کی جا سکتی ہے؟

۶ سوال :۔ صدیق اکبر کے قطعی جنتی ہونے پر قرآن و حدیث کے متعدد شواہد موجود ہیں کیا گنگوہی کی نجات کے لئے کوئی قرآن و حدیث کی گواہی پیش کی جا سکتی ہے؟

نمبر ۷ سوال :۔ فاروق اعظم کے زمانے میں بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس مربع میل کا رقبہ فتح ہو کر اسلامی سلطنت میں شامل ہوا۔ اس میں مصر، شام، عراق، خوزستان۔ عجم۔ آرمینیہ۔ آذربائیجان۔ فارس، کرمان اور مکران شامل تھا۔ دیوبندی بتائیں۔ کہ رشید احمد گنگوہی نے کس علاقے کو فتح کیا اور اس میں کون کون سے شہر آتے ہیں؟

نمبر ۸ سوال :۔ فاروق اعظم نے ایک ہزار چھتیس شہر فتح کئے ہیں۔ گنگوہی کے فتح کردہ شہروں کی تعداد کتنی ہے؟

نمبر ۹ سوال :۔ حضرت فاروق اعظم اشدا علی الکفار یعنی کافروں پر بڑے سخت تھے اور گنگوہی صاحب کافروں یعنی سرکار انگریز کے جانثار اور وفادار تھے سنیئے :۔

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق بھی ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیحضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار (انگریز) کی جانثاری کے لئے تیار ہو گیا۔" (ص ۷۵ تذکرۃ الرشید)

دیوبندی بتائیں کہ ان حالات میں رشید احمد گنگوہی کو کس طرح فاروق اعظم کا ہم مرتبہ کہا جا سکتا ہے؟

نمبر ۱۰ سوال :۔ حضرت ابوبکر کا لقب صدیق اکبر اور حضرت عمر کا لقب فاروق اعظم ہے۔ اور ان خطابات اور القابات کے لئے شریعت میں شواہد موجود ہیں قرآن و

حدیث سے ان حضرات کے ان القابات کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر گنگوہی صاحب واقعی صدیق معظم اور فاروق تھے تو قرآن و حدیث سے کوئی دلیل پیش کی جائے ؟

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

فصل سوم

غیر مقلد اور صحابہ کرام

۱ - علامہ ابن حجر مکی نے ابن تیمیہ کا عقیدہ نقل کیا ہے کہ

اِنَّ عُمَرَ لَہٗ غَلَطَاتٌ یعنی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بہت سی غلطیاں ہیں۔" (ص۸۷ فتاوی حدیثیہ)

۲ - علامہ ابن حجر عسقلانی نے حضرت عثمان غنی کے بارے میں ابن تیمیہ کا یہ عقیدہ نقل کیا ہے کہ

اِنَّ عُثْمَانَ یُحِبُّ الْمَالَ یعنی بیشک حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مال و دولت سے محبت کرتے تھے۔ (الدرر الکامنہ ص۱۵۵)

۳ - "حضرت علی اپنے تئیں سب سے زیادہ خلافت کا مستحق جانتے تھے اور تھے بھی یہی بلحاظ قرابت قریبیہ اور فضیلت اور شجاعت کے سب سے زیادہ پیغمبر کی قائم مقامی کے مستحق مگر چونکہ آنحضرت نے کوئی صاف و صریح نص خلافت کے باب میں وفات کے وقت نہیں فرمائی۔ اور صحابہ کرام نے اپنی رائے اور مشورہ بلحاظ مصلحت وقت ابو بکر صدیق کو خلیفہ بنا لیا تو آپ صبر کر کے خاموش رہے۔"

(ص۱۰۴ حیات وحید الزمان)

۴۔ بھلا ان پاک نفسوں پر معاویہ کا قیاس کیونکر جو نہ مہاجرین میں سے نہ انصار میں سے نہ انہوں نے آنحضرت کی کوئی خدمت اور جان نثاری کی بلکہ آپ سے لڑتے رہے اور فتح مکہ کے دن ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے۔
پھر آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ رائے دی کہ علی اور طلحہ اور زبیر کو قتل کر ڈالیں۔

(صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۹ حیات وحید الزمان)

۵۔ علامہ ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں حضرت علی مرتضیٰ کے بارے میں ابن تیمیہ کا یہ عقیدہ لکھا ہے:۔

اِنَّ عَلِیًّا اَخْطَأَ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ مِائَۃِ مَکَانٍ۔ (صفحہ ۸۷ فتاویٰ حدیثیہ)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو سے زائد جگہ غلط فتوے دیئے۔

۶۔ ابن تیمیہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام کو صحیح نہیں سمجھتا تھا چنانچہ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ کا یہ عقیدہ تھا کہ

عَلِیٌّ اَسْلَمَ صَبِیًّا وَالصَّبِیُّ لَایَصِحُّ اِسْلَامُہٗ (صفحہ ۱۵۵ الدرر الکامنہ)

ترجمہ:۔ حضرت علی نے بچپن کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ اور بچہ کا بچپن میں اسلام قبول کرنا صحیح نہیں ہوتا۔

۷۔ مولوی حمد اللہ دیوبندی پشاوری نے ابن تیمیہ کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

وَکَانَ یُسِیْئُ الْاَدَبَ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ وَفَاطِمَۃَ الزَّہْرَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ (صفحہ ۱۴۸ البصائر)

ترجمہ:۔ ابن تیمیہ حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہرا کے بارے میں بے ادبی کیا کرتا تھا۔

فصلِ چہارم

"مودودی اور صحابۂ کرام"

ما۔ رسولِ خدا کے سوا کسی انسان کو معیارِ حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔

(ص۱۲ دستور جماعت اسلامی)

م۲۔ حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ نہ کبھی عہدِ نبوی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ معیاری مسلمان تو اُس زمانے میں بھی وہی تھے اور اب بھی وہی ہیں جو قرآن و حدیث کے علوم پر نظر رکھتے ہیں۔

(ص۳۰۹ تفہیمات)

م۳۔ مگر پھر بھی اسلام کی ابتدائی لڑائیوں میں صحابہ کرام جہاد فی سبیل اللہ کی اصلی اسپرٹ کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کر جاتے تھے"۔ (ترجمان القرآن ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ)

م۴ مولوی مودودی نے اسلامی حمیت اور غیرت پر بحث کرتے ہوئے حضرت صدیق اکبر پر بھی نکتہ چینی کی ہے ملاحظہ ہو:۔

"یہ اتنا نازک ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبر جیسا بے نفس اور متورع اور سراپا للّٰہیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چوک گیا"۔ (ترجمان القرآن ۱۳۵۷ھ)

م۵۔ حضرت عثمان غنی پر نکتہ چینی کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ:۔

"ایک طرف حکومت اسلامی کی تیز رفتار وسعت کی وجہ سے کام روز بروز زیادہ سخت ہوتا جارہا تھا اور دوسری طرف حضرت عثمان غنی جن پر اس کار عظیم کا بار رکھا گیا تھا ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیش روؤں کو عطا ہوئی تھیں اس لئے ان کے زمانہ خلافت میں جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی میں گھس آنے کا موقع مل گیا"

(ص۲۳ تجدید و احیائے دین)

۶۔ "لیکن ان حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے عطا کئے۔ اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں۔" (ص ۱۰۶ خلافت و ملوکیت)

۷۔ "حضرت عثمان کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہرحال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل و انصاف کا تقاضا ہے اور نہ دین ہی کا مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔" (ص ۱۱۶ خلافت و ملوکیت)

۸۔ حضرت علی مرتضیٰ پر ان الفاظ میں نکتہ چینی کی گئی ہے کہ:۔

"اس کے بعد حضرت علی آگے بڑھے اور انہوں نے اسلام کے سیاسی اقتدار کو جاہلیت کے تسلط سے بچانے کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن ان کی جان کی قربانی بھی اس انقلاب معکوس کو نہ روک سکی۔" (ص ۲۳ تجدید و احیائے دین)

۹۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کو بھی ہدف طعن بنایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"مال غنیمت کی تقسیم کے معاملے میں بھی حضرت معاویہ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کی۔" (ص ۱۷۴ خلافت و ملوکیت)

حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت پر بحث کرتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ جاہلیت بے نقاب ہو کر سامنے نہ آئی تھی بلکہ مسلمان بن کر آئی تھی کھلے دہریے یا مشرکین و کفار سامنے ہوتے تو شاید مقابلہ آسان ہوتا مگر وہاں تو آگے توحید کا اقرار، رسالت کا اقرار، صوم و صلوٰۃ پر عمل قرآن و حدیث سے استناد تھا اور اس کے پیچھے جاہلیت اپنا کام کر رہی تھی۔" (ص ۳۲ تجدید و احیائے دین)

"زیاد بن سمیہ کا استلحاق بھی حضرت معاویہ کے ان افعال میں سے ہے جن میں انہوں نے سیاسی اغراض کے لئے شریعت کے ایک مسلم قاعدے کی خلاف ورزی کی تھی۔ زیاد طائف کی ایک لونڈی سمیہ نامی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لوگوں کا بیان یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں حضرت معاویہ کے والد جناب ابوسفیان نے اس لونڈی سے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ اور اسی سے وہ حاملہ ہوئی۔ حضرت ابوسفیان نے خود بھی ایک مرتبہ اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ زیاد انہی کے نطفے سے ہے۔ جوان ہو کر یہ شخص اعلیٰ درجے کا مدبر، منتظم، فوجی لیڈر اور غیر معمولی قابلیتوں کا مالک ثابت ہوا۔ حضرت علی کے زمانۂ خلافت میں وہ آپ کا زبردست حامی تھا۔ اور اس نے بڑی اہم خدمات انجام دی تھیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہ نے اس کو اپنا حامی و مددگار بنانے کے لئے اپنے والد ماجد کی زناکاری پر شہادتیں لیں۔ اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا کہ زیاد انہی کا ولد حرام ہے پھر اسی بنیاد پر اسے اپنا بھائی اور اپنے خاندان کا فرد قرار دے دیا۔ یہ فعل اخلاقی حیثیت سے جیسا کچھ مکروہ ہے وہ تو ظاہر ہے مگر قانونی حیثیت سے بھی یہ ایک صریح ناجائز فعل تھا۔ کیونکہ شریعت میں کوئی نسب زنا سے ثابت نہیں ہوتا۔" (ص ۱۷۵ خلافت و ملوکیت)

مودودی صاحب کی ان عبارات پر ہم چند سوالات کرتے ہیں نام نہاد "مفکر اسلام" پورے غور و خوض کے بعد ان سوالات کا جواب دیں۔

تیسرا سوال:۔ مودودی صاحب کہتے ہیں کہ ذات رسول کے سوا کوئی معیار حق نہیں یعنی کوئی بھی ایسا نہیں جس کے نقش قدم پر چل کر کوئی راہ نجات حاصل کر سکے۔ کسی کا قول اور فعل ہمارے لئے حجت نہیں ہے۔ اب حضور سرور کائنات کا ارشاد بھی سن لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ (مشکوٰۃ)

(ترجمہ) میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا :۔

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (مشکوٰۃ)

(ترجمہ) پس میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑو۔

مودودی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے یعنی حضور علیہ السلام کے سوا تمام صحابہ اور اکابرین امت کو ہدفِ طعن بنایا جاسکتا ہے اور سب پر نکتہ چینی کی جاسکتی ہے۔ لیکن حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے :۔

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ خبردار ہرگز میرے صحابہ کی شان میں زبانِ طعن دراز نہ کرنا۔ میرے صحابہ وہ ہیں جن کی شان میں قرآن رطب اللسان ہے ان کے حق میں سوء ادبی کرکے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ نہ کرنا۔

اب مودودی صاحب بتائیں کہ اس کے قول سے احادیث نبویہ کی مخالفت لازم آتی ہے یا نہیں؟ اور رسول خدا علیہ السلام کی مخالفت کرنے والا کیسا ہے۔ نیز اگر رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیارِ حق نہیں سمجھنا چاہیئے تو جماعت اسلامی سے وابستہ لوگ آپ کو معیارِ حق سمجھ کر آپ کی پیروی کیوں کررہے ہیں؟

نمبر۲ سوال :۔ مودودی صاحب کی عبارت ۲ سے پتہ چلتا ہے کہ چونکہ وہ قرآن وحدیث پر گہری نظر رکھتے ہیں لہٰذا وہ معیاری مسلمان ہیں۔ اور صحابہ چونکہ سب کے سب قرآن وحدیث پر نظر نہیں رکھتے تھے لہٰذا وہ سب کے سب معیاری مسلمان نہ تھے کیا اس عبارت سے تنقیصِ شانِ صحابہ اور اپنے آپ کو صحابہ سے افضل سمجھنے کی بُو نہیں آرہی؟

نمبر۳ سوال :۔ کیا مودودی صاحب بتاسکتے ہیں کہ وہ کونسی خصوصیات تھیں جو حضرت عثمان غنی

میں موجود نہ تھیں۔ جن کے نہ ہونے کی بناء پر اسلامی نظام میں جاہلیت گھس آئی ؛

نمبر۲ سوال :۔ مودودی کا یہ کہنا کہ حضرت ابوسفیان نے زمانہ جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا یہ حضرت معاویہ کے حق میں گالی ہے یا نہیں اگر گالی ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ۔

(ترجمہ) جب تم اِن لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو گالیاں دیتے ہیں تو تم کہو خدا کی لعنت ہو تمہارے اس بُرے فعل پر۔

لہٰذا مودودی کا کردار اور خود مودودی صاحب ملعون ہیں یا نہیں ؛

اور اگر یہ گالی نہیں تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مودودی کا باپ بدمعاش تھا عیاش تھا شرابی تھا زانی تھا بدقماش اور بدکردار تھا ؟ کیا یہ گالیاں نہیں۔ اگر ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جو الفاظ مودودی کے والد صاحب کے بارے میں گالیاں تصور ہوں وہ صحابی رسول اور کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے والد صحابی رسول حضرت ابوسفیان کے حق میں گالیاں کیوں نہیں ؟

نمبر۲ سوال :۔ جہاں تک حقائق کا تعلق ہے حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہرگز ہرگز زنا کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ آپ نے سمیہ لونڈی سے نکاح کیا تھا۔ ملاحظہ ہو :۔

مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی نے لکھا ہے کہ

”حقیقت یہ تھی کہ سمیہ کے ساتھ ابوسفیان نے زمانہ جاہلیت میں نکاح کیا تھا“

(ص۱۲ تاریخ اسلام)

علامہ ابن خلدون نے بھی یہی لکھا ہے کہ :۔

”ابوسفیان اپنے کسی کام سے طائف گئے ہوئے تھے وہاں انہوں نے سمیہ سے اس طرح کا نکاح کیا جس طرح کے نکاح جاہلیت میں رائج تھے“۔ (تاریخ ابن خلدون جلد۲)

اِن حقائق کو چھوڑ کر مودودی کا صحابی رسول کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرنا اور صحابی رسول کو زانی ثابت کرنا کیا صحابی کے ساتھ بغض و عناد کی دلیل نہیں؟

فصل پنجم

شیعہ اور صحابہ کرام

۱۔ وتری فرعون وھامان وجنود ھما دا ینہا کنایہ است از آنہا کہ منصب کردند حق آل محمد را یعنی ابوبکر و عمر و اتباع ایشان۔ (ص ۲۰۲ حیات القلوب)

(ترجمہ) وتری فرعون وھامان وجنودھما سے اس طرف اشارہ ہے کہ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالےٰ عنہما) اور ان کے متبعین نے آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حق کو چھین لیا۔

اس عبارت میں صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو فرعون اور ہامان کہا گیا ہے اور اُن کی اتباع کرنے والوں کو فرعونی لشکر کہا گیا ہے۔

۲۔ رسول خدا خواب دید کہ جماعتی برمنبراو بالا میروند و مردم را از دین برمیگردانند، حضرت جبرئیل این آیہ را آورد کہ ابوبکر و عمر و بنی امیہ بر منبر تو بالا خواہند رفت و مردم را از دین خواہند برگردانند۔ (ص ۱۱ حیات القلوب)

(ترجمہ) رسول خدا علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ ایک گروہ آپ کے منبر پر چڑھتا ہے اور لوگوں کو دین سے برگشتہ کرتا ہے۔ حضرت جبرئیل اس آیہ کو لائے کہ ابوبکر اور عمر اور بنی امیہ آپ کے منبر پر بیٹھیں گے اور لوگوں کو دین (اسلام) سے منحرف کردیں گے۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم نے مسلمانوں کو گمراہ

کر دیا۔ ان کو دین اسلام سے پھیر دیا۔ ظاہر ہے کہ دین سے برگشتہ وہی کرے گا جو خود بھی دین سے برگشتہ ہو چکا ہو گا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مسلمان نہ تھے۔

اب ہم ان مقدس ہستیوں کے ایمان اور اسلام کے بارے میں چند حقائق بیان کرتے ہیں جنہیں سُن کر مومن کا ایمان تازہ ہوگا۔

عناد اور اعراض عن الحق، فساد اور قساوت قلبی کے تین مظہر ہیں۔
کفر، نفاق اور ارتداد

"کیا صحابہ کرام کافر تھے؟"

صحابہ کرام کو کافر تو کوئی بھی نہیں کہے گا جب انہوں نے کلمہ پڑھ لیا اور حضور کی غلامی اختیار کر لی تو وُہ کافر کیسے رہے۔ بہر حال وہ مسلمان تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ان کے ایمان میں خلوص نہ تھا اور وُہ حالات سے مجبور ہو کر ظاہری طور پر مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کا دل مطمئن اور قلب مومن نہیں تھا تو مندرجہ ذیل سوالات ذہن میں اُبھرنے لگتے ہیں:۔

نمبر۱۔ حضور علیہ السلام کی مکی زندگی درماندگی، مظلومیت اور مصائب و آلام کی زندگی تھی۔ وُہ کون سے حالات تھے جن کے پیش نظر یہ حضرات ظاہری تسلیم اور غلامی پر مجبور ہو گئے تھے؟

نمبر۲۔ دوسرے یہ بھی بتلایا جائے کہ کیا یہ حالات صرف صدیق اکبر، فاروق اعظم، و عثمان غنی وغیرہ کے لئے تھے یا ابو جہل، عتبہ، ابولہب، شیبہ اور نضر بن حارث اعدائے رسول کے لئے بھی؟

اگر یہ سردارانِ قریش و مشرکین مکہ حضور علیہ السلام کی عداوت و مخالفت پر ڈٹ کر جی سکتے ہیں صرف جی نہیں سکتے بلکہ برابر مسند غلبہ و اقتدار پر برقرار بھی رہ سکتے ہیں تو

اصحابِ رسول کیونکر حضور علیہ السلام کی غلامی پر مجبور ہو گئے۔

۳۔ جن حالات سے مجبور ہو کر انہوں نے اسلام قبول کیا وہ حالات قبولِ اسلام کے بعد پہلے سے بہتر ہو گئے یا بدتر۔ یقیناً بدتر ہو گئے۔ پہلے یہ حالت نہ تھی۔ کیا پہلے بھی ان کو طرح طرح کے مظالم اور شدائد کا نشانہ بنایا جاتا تھا کیا ان حضرات کو گھر بار مال و متاع اہل و عیال، خویش و اقربا اور وطنِ عزیز کو قبولِ اسلام کے پہلے چھوڑنا پڑا تھا یا بعد میں۔ حقیقت یہ تھی کہ حضور کی غلامی سے پہلے گزارا تو ہو رہا تھا بعد میں تو گزارے کی صورت بھی باقی نہ رہی۔

کیا صحابہ کرام منافق تھے؟

منافقت کے محرکات صرف دو ہی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ جلبِ منفعت، دفعِ مضرت یعنی لالچ یا خوف۔

کمزور انسان یا تو کسی سے ڈر کر اس کے شر اور ضرر سے بچنے کے لئے اس سے منافقانہ روابط رکھتا ہے یا کسی سے نفع حاصل کرنے کی غرض سے اور پیٹ پوجا کرنے کے لئے حضور کی مکی زندگی میں جبکہ خود آپ کی ذاتِ مقدسہ پر مشرکین نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ ان دونوں محرکات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہ تو حضور سے اس مظلومی میں کسی کو کسی دنیاوی مفاد کی توقع ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان حالات میں حضور سے کسی کو کسی قسم کا خوف ہو سکتا ہے۔ ہاں اس دور میں یہ ضرور ہوا کہ جن لوگوں نے اس دور میں حضور کی غلامی کا دعویٰ کیا ان کو جلادوں کا ہدفِ مظالم و شدائد بننا پڑا۔ اگر انسان کلیتہً عقل سے محروم نہیں ہوا تو سوچنے کی بات ہے کہ منافقت کسی مفاد کے لئے کی جاتی ہے نہ کہ روح فرسا ظلم و ستم کا تختۂ مشق بننے کے لئے۔

تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں وہی تحریک خواہ مذہبی ہو خواہ سیاسی چلی اور پھولی پھلی

ہے جس کو عہد آغاز میں مخلص کارکن نصیب ہوئے جس بانیٔ تحریک کے دست و بازو عمل و ایثار اور خلوص و وفا کے پتلے تھے اس کی تحریک پروان چڑھی اور جس تحریک کے محرک کو ابتدائی دور میں مخلص کارکن نہیں مل سکے اس تحریک کا جنازہ محرک کے کندھوں پر اٹھتا نظر آیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ دنیا میں آج تک کوئی ایسی تحریک چلی ہے جس کے آغاز میں کارکن تو مخلص اور بے غرض نہ ہوں اور وہ کامیاب ہوئی ہو۔ یقیناً کسی ایسی تحریک کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی۔ جس تحریک کے معاون و مددگار بے عمل، خودغرض، منافق اور بے وفا ہوں وہ تحریک ہمیشہ کے لئے روز اوّل ہی قبر میں میٹھی نیند سو جاتی ہے۔ پوری تاریخ انسانیت میں اسلام ہی ایک ایسی تحریک ہے جس کے بانی کو ایسے مخلص، جان نثار اور ان تھک کارکن میسر آئے جنہوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی جان کی بازی تک لگا دی۔

اس مقدس تحریک کا طوفان و تلاطم عرب و عجم کی مخالفت کے پہاڑوں کو تنکوں کی طرح بہا لے گیا۔ اور روم و فارس کی قدیم، مستحکم، منظم اور مسلح ریاستیں بھی اسلام کی راہ میں حائل ہوئیں تو گردِ راہ بن کر اُڑ گئیں۔ اور دینِ حق کل ادیان پر غالب آیا۔ اسلام کی ترقی اور دین کی بقا و استحکام اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ یارانِ رسول مقبول صدق و صفا، خلوص و وفا اور عمل و ایثار کا مجسمہ اور پیکر تھے۔ اگر حضور کے دست و بازو مہاجرین و انصار بے وفا و خودغرض ہوتے تو دینِ اسلام کے نام سے دنیا آشنا نہ ہوتی۔

یہ جو آج شرق و غرب میں اور عرب و عجم میں اسلام کا علم لہراتا ہوا نظر آتا ہے اور دنیا کے ہر گوشے میں اسلام پھیلا ہوا ہے تو یہ ثمرہ ہے صحابہ کرام کے جوشِ وفا اور خلوص کا اُن کی شبانہ روز مساعی جمیلہ سرفروشانہ اور جانبازانہ دینی اور تبلیغی کوششوں کا۔

"کیا صحابہ کرام مُرتد تھے؟"

اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے صحابہ آپ کے وقت میں تو مخلص وفادار اور جاں نثار تھے

لیکن حضور کے وصال کے بعد وہ دین حق سے منحرف ہو گئے۔ صراط مستقیم سے بھٹک گئے تو
نمبرا:۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس حادثہ کی کیا وجہ ہے؟ کیا مطلق رحلت حضور ان کے ارتداد
کا باعث بنی یا کوئی اور محرکات؟

اگر مطلق حضور کا وصال و انتقال اس حادثہ کا باعث بنا تو یہ باعث سب کے لئے
یکساں ہے تو پھر کسی کو بھی مسلمان نہیں رہنا چاہیئے تھا سب کو معاذ اللہ مرتد ہو جانا چاہیئے
تھا۔

اور اگر پس پردہ کچھ اور اغراض و مقاصد اس کے محرک تھے اور ہوس حکومت اور
اقتدار ان کے ارتداد کا موجب ہے تو پھر

نمبر۲:۔ سوال یہ ہے کہ ان حضرات کو حکومت کی ہوس اور خلافت کی طلب تھی تو مسلمانوں
کی حکومت اور حضور ہی کی خلافت کی ہوس تھی تو اس کے لئے انہیں اور بھی سچا مسلمان
اور پختہ مومن بن جانے کی ضرورت تھی نہ کہ اُلٹا مومن ہوتے ہوئے مرتد ہونے کی۔

کیا یہ تصور ذہن اور فکر انسانی کی توہین و تضحیک نہیں کہ ہوس تو اسلامی حکومت
کی ہو اور اس کا طلبگار مخلص مومن سے مرتد بن جائے۔ دل میں غرض تو پوشیدہ ہے
خلافت رسول پر متمکن ہونے کی اور خود رسول کا دامن چھوڑ دے؟

نمبر۳۔ ایک سوال یہ بھی ہے کہ سب کے سب مرتد ہو گئے تھے یا بعض (نقل کفر کفر نباشد)
اگر یہ کہا جائے کہ سب کے سب ارتداد کے سیلاب کی نذر ہو گئے تو پھر اسلام
دُنیا میں کس طرح پھیلا؟ اور اگر بعض مرتد ہو گئے تھے اور بعض اسلام پر ثابت رہے
تو جو اسلام پر برقرار رہے انہوں نے ان مرتدین کی سرکوبی اور ان سے جہاد و قتال
کیا یا نہیں؟

اگر خدا کے حکم کے مطابق ان سے جہاد کر کے انہیں ختم کر دیا تو پھر ان کی خلافت اور
حکومت کس طرح قائم ہوئی؟ اور اگر آیات قرآنی اور ارشاد ربانی کے خلاف ان سے

جہاد و قتال نہ کیا بلکہ اُلٹا اُن کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی خلافت کے استقرار اور اثبات کا موجب بنے تو کیا پھر بھی وہ سچے مسلمان رہے ؟

نمبر۴:۔ جب تک مظلومیت اور مصیبت کا دور تھا اور یہ حضرات تعذیب و عقوبت کے شکنجے میں نہایت بری طرح کسے جاتے تھے۔ تب تک تو سچے مسلمان اور مخلص مومن تھے لیکن جب اقتدار اور حکومت کا وقت آیا۔ عرب و عجم پران کا جھنڈا لہرانے کا وقت آیا اور ربع مسکون پران کی شہرت کا ڈنکا بجنے کا وقت آیا تو وہ کونسی طاقت تھی جس نے ان کو اسلام سے برگشتہ ہونے پر مجبور کیا ؟

نمبر۵۔ اگر یہ حضرات اسلام سے پھر گئے تھے تو مصر و شام، عراق و ایران، قسطنطنیہ، طرابلس مراکش، آرمینیہ، آذربائیجان، کرمان، خراسان اور مکران تک اسلام کس نے پھیلایا ؟

اس باب میں یہ بیان کیا جائے گا کہ مرزائیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، مودودی اور شیعوں کے اہلبیت کے بارے میں کیا نظریات اور عقائد ہیں۔ یہ باب بھی حسب سابق پانچ فصلوں پہ مشتمل ہوگا۔

فصل اوّل

"مرزا اور اہلبیت"

۱۔ "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو"

(ملفوظات احمدیہ ص۱۳۱)

۲۔ "حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پہ میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں" (ص۱۱ ایک غلطی کا ازالہ)

۳۔ "میں (مرزا) خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے" ص۸۱ نزول المسیح بحوالہ برنی)

کربلائیست سیر ہر آنم ؛ صد حسین است در گریبانم

(ص۷۷ نزول المسیح)

ترجمہ: میری سیر کا ہر لمحہ ایک کربلا ہے سینکڑوں حسین میرے گریبان میں ہیں۔

امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کا ذکر گندگی کا ایک ڈھیر ہے"
(صہ ۸۲ اعجاز احمدی)

"آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے"۔ (صہ ۱۳ دافع البلاء)

فصلِ دوم

"دیوبندی اور اہلبیت"

صا۔ "جس کا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ (صہ ۳۹ تقویت الایمان)

صہ۲۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ
"شاہ فضل الرحمٰن صاحب فرماتے تھے کہ میں بیمار ہوا اور ڈرا کہ کہیں مر نہ جاؤں، مجھے مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے پھر آرام ہونے کے بعد فرمایا کہ حضرت فاطمہ زہرا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواب میں تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے سینہ سے لگا لیا۔ اچھا ہو گیا"۔
(صہ ۴۴ قصص الاکابر)

صہ۳۔ مولوی حسین علی دیوبندی نے لکھا ہے ؎

کور کورانہ مرو در کربلا
تا نیفتی چوں حسین اندر بلا (صہ ۳۹۹ بلغۃ الحیران)

(ترجمہ) "اے اندھے اندھا ہو کر کربلا میں نہ جانا تاکہ امام حسین کی طرح مصیبت میں گرفتار نہ ہو"

"امام حسین نے جماعت میں تفرقہ ڈالا اور جماعت سے الگ ہو کر آپ شیطان کے حصے میں چلے گئے"۔ صہ ۲۲۵/۲۲۶ (رشید ابن رشید)

"پس حسین باغی اور بیعت توڑنے والے ٹھہرے" (صہ ۱۸۴ رشید ابن رشید)

"امام حسین نے یزید کے خلاف خروج کر کے غلطی کی اور فعل حرام کا ارتکاب کیا۔"
(ص ۲۲۷ رشید ابن رشید)

"امام حسین نے امیر (یزید) کی اطاعت نہ کر کے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کا ارتکاب کیا۔"[۵]
(ص ۱۹۱ رشید ابن رشید)

"ہمارے نزدیک حضرت حسین نے بے موقعہ اور بے محل و بلا ضرورت یہ اقدام کر کے عظیم ترین غلطی کا ارتکاب کیا۔" (ص ۲۳۵ رشید ابن رشید)

اب ہم دیوبندیوں سے چند سوالات کرتے ہیں :۔

نمبر ا سوال :۔ اگر مرزا کا یہ کہنا کہ حضرت فاطمہ نے اپنی ران پر میرا سر رکھا اور میں اس سے ہوں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حق میں توہین ہے تو کیا مولوی فضل الرحمٰن کا یہ کہنا کہ حضرت فاطمہ نے مجھے سینہ سے لگایا۔ توہین ہے یا نہیں ؟

نمبر ۲ سوال :۔ اگر کسی دیوبندی مولوی یا عام آدمی سے کوئی شخص یہ کہے کہ آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ تمہاری حسین و جمیل نوجوان بیٹی نے مجھے سینے سے لگایا جس سے میری تمام کلفتیں اور تفکرات دُور ہو گئیں اور مجھے بہت ہی راحت محسوس ہوئی تو بتاؤ اس بیٹی کا باپ خوش ہوگا یا ناراض ؟ اگر یہ کہا جائے کہ وہ دیوبندی اپنی بیٹی کے بارے میں یہ خرافات سُن کر خوش ہوگا تو اس کی انتہائی بے حیائی اور بے غیرتی کا ثبوت ہے۔ اور اگر کہا جائے یہ خواب سن کر وُہ کہے گا کہ تو نے مجھے اذیت پہنچائی ہے میری توہین کی ہے تو بتاؤ رسول اللہ کی لخت جگر کے بارے میں ایسی خرافات کہنے والے نے رسول خدا کو اذیت پہنچائی یا نہیں اور اس خواب میں حضور کی توہین ہے یا نہیں ؟

حقیقت یہ ہے کہ واقعی یہ خواب بیان کرنے والے نے حضور علیہ السلام کی توہین کی ہے اور آپ کو اذیت دی ہے۔ اور جو حضور کو اذیت دے اس کے بارے

---

۵ مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب بھی سیدنا حسین کو غلطی پر سمجھتے تھے۔ (ص ۲۳۴ رشید ابن رشید)

میں قرآن کا حکم ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ○

(ترجمہ) وہ لوگ جو خدا اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ اور اس نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے۔

نمبر ۳ سوال:۔ حضور علیہ السلام نے حسنین کریمین کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ یعنی یہ دونوں میرے اور بیٹی کے بیٹے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امام حسین حضور کے بیٹے ہیں۔ (ترمذی باب المناقب)

اب بتاؤ اگر کسی کے مخلص مومن پابند صوم و صلوٰۃ۔ قاری، عالم اور متقی بیٹے کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ شیطانی گروہ میں شامل ہو گیا ہے تو اس باپ کو اذیت ہوگی یا نہیں؟ ہوگی اور یقیناً ہوگی۔ تو پھر بتاؤ کہ جس نے یہ کہا کہ امام حسین شیطان کے قبضے میں چلے گئے اس نے حضور کو اذیت دی یا نہیں؟ اور جو حضور علیہ السلام کو اذیت دے اس کے بارے میں قرآن میں ارشاد ربانی ہے:۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(ترجمہ) جو خدا کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

نمبر ۴ سوال:۔ جب امام حسین نے یزید کی بیعت کی ہی نہیں تو بیعت توڑنے والے کیسے ہو گئے؟ نیز باغی وہ ہوتا ہے جس نے پہلے کسی کی حکومت کو تسلیم کیا ہو پھر بعد میں نافرمانی کا مرتکب ہو جائے اور اس حاکم کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائے جب امام حسین نے یزید کی حکومت کو تسلیم ہی نہیں کیا تو وہ باغی کیسے ہو گئے؟

شاعر مشرق علامہ اقبال کا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت:۔

آں امام عاشقاں پورِ بتول
سروِ آزادے ز بستانِ رسول

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید
ایں دو قوت از حیات آید پدید

سرِّ ابراہیم و اسمٰعیل بود
یعنی آں اجمال را تفصیل بود

رمزِ قرآں از حسین آموختیم
ز آتشِ او شعلہ ہا اندوختیم

اے صبا اے پیکِ دور افتادگاں
اشکِ ما بر خاکِ پاکِ او رساں

فصل سوم

غیر مقلد اور اہلبیت

ملا ۔ مولوی محمد اللہ پشاوری نے البصائر میں ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے ۔

وَكَانَ يُسِئُ الْأَدَبَ فِيْ حَقِّ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ رضی اللہ تعالے عنہما

(ص ۱۲۸ البصائر)

(ترجمہ) ابن تیمیہ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہما کے حق میں بے ادبی کیا کرتا تھا ۔

ملا ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے تین سو سے زائد غلط فتوے دیئے (ص ۸۷ فتاوی حدیثیہ)

ملا ۔ حضرت علی مرتضیٰ کا اسلام معتبر نہیں ۔ (ص ۱۵۵ الدرالکامنہ)

فصل چہارم
"مودودی اور اہلبیت"

۱۔ اُس کے (حضرت عثمان کے دورِ خلافت کے) بعد حضرت علی آگے بڑھے اور انہوں نے اسلام کے سیاسی اقتدار کو جاہلیت کے تسلط سے بچانے کی انتہائی کوشش کی لیکن ان کی جان کی قربانی بھی اس انقلاب معکوس کو نہ روک سکی۔ (ص۲۲ تجدید و احیائے دین)

۲۔ حضرت عثمان غنی کے خونِ ناحق کا انتقام لینے کے سوال پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ کے لوگوں کو یہ جواب دیا تھا کہ ابھی حالات قابو میں نہیں ہیں۔ وقت آنے پر ضرور انتقام لیا جائیگا۔

حضرت علی کے اس ارشاد پر عامر عثمانی نے ان الفاظ میں ترجمہ کیا ہے۔

"انصاف کرو اگر تم معاویہ ہوتے یا معاویہ نہ سہی شام کے ایک عام شہری ہوتے تو کیا بیان شدہ پس منظر و پیش منظر میں جواب کو حیلے، گریز، پہلو تہی اور حسن انکار کے سوا نیک نیتی پر محمول کرتے" (تجلی دیوبند دسمبر ۱۹۵۸ء)

اس عبارت میں حضرت علی مرتضیٰ کو حیلہ ساز، بدنیت اور فریب کار ثابت کیا جارہا ہے یہ کتنی بڑی جسارت اور بے ادبی ہے۔

فصل پنجم
"شیعہ اور اہلبیت"

۱۔ نہج البلاغہ میں حضرت علی مرتضیٰ کی طرف یہ خطبہ منسوب کیا گیا ہے کہ

"میرے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو تمہیں کہیں گے کہ حضرت علی کو گالی دو۔ جب

وہ کہیں تو اَمَّا السَّبُّ فَسُبُّوْنِیْ فَاِنَّہٗ لِیْ زَکوٰۃٌ وَلَکُمْ نَجَاۃٌ۔

(ترجمہ) مجھے گالی دے دینا کیونکہ تمہارے گالی دینے سے میں پاک ہو جاؤنگا اور تمہاری نجات ہو جائے گی۔" (ص۱۳۷ نہج البلاغہ ایرانی)

اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ پہلے معاذ اللہ پاک نہیں تھے صرف شیعوں کی گالیوں سے پاک ہوئے اور شیعہ آپ کو گالیاں دیتے ہیں تاکہ ان کی نجات ہو جائے اور حضرت علی گناہوں سے پاک ہو جائیں۔ معاذ اللہ۔

۵۲۔ فرقہ سبائیہ کہتا ہے کہ

اِنَّ عَلِیًّا لَمْ یَمُتْ وَلَمْ یُقْتَلْ وَاِنَّمَا قَتَلَ اِبْنُ مُلْجِمٍ شَیْطَانًا تَصَوَّرَ بِصُوْرَۃِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی السَّحَابِ وَالرَّعْدُ صَوْتُہٗ وَالْبَرْقُ ضَوْءُہٗ (ص۲۰۷ انوار نعمانیہ)

(ترجمہ) بیشک حضرت علی مرتضیٰ نے وفات نہ پائی اور نہ آپ کو شہید کیا گیا اور ابن ملجم نے تو شیطان کو قتل کیا جو حضرت علی کی صورت میں تھا اور حضرت علی بادلوں میں ہیں کڑک اُن کی آواز ہے اور بجلی ان کی روشنی ہے۔

اس عبارت میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ شیطان کہا گیا ہے

۵۳۔ اصول کافی میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں:۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ (امام جعفر صادق) علیہ السلام قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ بِالْحُسَیْنِ جَاءَ جِبْرَئِیْلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَۃَ سَتَلِدُ غُلَامًا تَقْتُلُہٗ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَۃُ کَرِہَتْ حَمْلَہٗ وَحِیْنَ وَضَعَتْہُ کَرِہَتْ وَضْعَہٗ

(ص۲۹۴ اصول کافی)

(ترجمہ) امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جب حضرت فاطمہ امام حسین سے حاملہ ہوئیں، تو جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا بیشک فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جس کو آپ کی امت آپ کے بعد شہید کردے گی جب حضرت فاطمہ حاملہ ہوئیں تو انہوں نے اس حمل کو بُرا محسوس کیا اور جب امام حسین پیدا ہوئے تو بھی ان کو بُرا محسوس ہوا۔

۴۔ جب امام حسن کو شیعوں نے زخمی کیا اور ان کا مال لوٹ لیا اور ان کے نیچے سے جانماز کھینچ لیا تو قبیلہ بنی اسد سے ایک شخص آیا جس کا نام جراح بن سنان تھا۔

فَاَخَذَ بِلِجَامِ بَغْلَتِهٖ وَبِيَدِهٖ مِعْوَلٌ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْرَكْتَ يَا حَسَنُ كَمَا اَشْرَكَ اَبُوْكَ مِنْ قَبْلُ ثُمَّ طَعَنَهٗ فِیْ فَخِذِهٖ فَشَقَّهٗ حَتّٰی بَلَغَ الْعَظْمَ۔ (ص ۱۶۹ ارشاد مفید)

(ترجمہ) پس اس نے آپ کے خچر کی لگام تھامی اور اس کے ہاتھ میں کسی تھی اور اس نے کہا اللہ اکبر اے حسن تم نے شرک کیا ہے جیسے کہ قبل ازیں تمہارے باپ (حضرت علی) نے شرک کیا تھا پھر وہ کسی آپ کی ران پر ایسی ماری کہ اس کی دھار ہڈی تک جا پہنچی۔

۔ اس عبارت میں حضرت علی مرتضیٰ اور ان کے لخت جگر حضرت امام حسن کو معاذ اللہ مشرک ثابت کیا گیا۔

۵۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شیعوں نے کیا سلوک کیا اس کا اندازہ ذیل کی عبارت سے فرمائیے۔

ارشاد مفید میں ہے کہ امام حسین نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا وَقَدْ خَذَلَنَا شِيْعَتُنَا فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمُ الْاِنْصِرَافَ فَلْيَنْصَرِفْ فِیْ غَيْرِ حَرَجٍ (ص ۲۰۳ ارشاد مفید)

اور تحقیق ہمارے شیعوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے جو تم میں سے واپس لوٹنا چاہے وہ لوٹ جائے کوئی حرج نہیں۔

اس باب میں مرزائیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، جماعت اسلامی و شیعوں کی فقہی عبارات پیش کی جائینگی۔ یہ باب بھی پانچ فصلوں پر مشتمل ہوگا۔

فصل اوّل

مرزائی فقہ

ملا - "غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے ہیں اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے" (ص۱۳ انوار خلافت)

یہی وجہ تھی کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے نہیں پڑھا تھا۔

ملا - "تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو" (ص۲۴ اربعین)

ملا - "ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے نبی کے منکر ہیں" (ص۹۰ انوار خلافت)

ملا - "جیسے احمدیت کے بغیر یعنی مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے اسی طرح نفلی حج (قادیان میں حج) کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں آجکل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔

(پیغام صلح ۱۹)

مـ۴ ۔ "یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفاتِ مسیح اور چند دیگر مسائل پر ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ، رسول کریم ، قرآن ، نماز روزہ ، حج ، زکوٰۃ "غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ہر چیز میں ان سے اختلاف ہے ۔" (الفضل ۳۰-۷-۳۱)

مـ۵ ۔ "اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دے دیں اور وہ اپنے اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں تو ان کا جنازہ جائز نہیں ۔" (الفضل ۴-۲۶ ۱۳)

مـ۶ ۔ "غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں ۔ لڑکیاں چونکہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں اس لئے وہ جس گھر میں وہ بیاہی جاتی ہیں اس کے خیالات (اعتقادات) کو اختیار کر لیتی ہیں اور اس طرح اپنا دین تباہ کر لیتی ہیں ۔" (ص ۴۷ برکاتِ خلافت)

مـ۶ ۔ "پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیئے" (ص ۹۳ انوارِ خلافت)

فصل دوم

دیوبندی فقہ

مـ۱ ۔ "عرس کو اچھا جاننے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے ۔" (ص ۶۲ فتاویٰ رشیدیہ)

مـ۲ ۔ "سودی روپیہ لگا کر ہندو جو پانی کی پیاؤ لگاتے ہیں اس سے مسلمانوں کو پانی پینا جائز ہے ۔" (ص ۴۷ فتاویٰ رشیدیہ)

مـ۳ ۔ "ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے مسلمان استاد ، حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجیں تو اس کا کھانا ان مسلمانوں کے لئے درست ہے" (ص ۴۷ فتاویٰ رشیدیہ)

۴ - "محفل میلاد شریف بدعت ضالہ ہے"۔ (صـ ۲۰۹ فتاوی رشیدیہ)
۵ - "گیارہویں و گونڈے وغیرہ حرام ہیں"۔ (صـ ۱۳۳ فتاوی رشیدیہ)
۶ - "وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کرنا شرک ہے"۔ (صـ ۳۱ فتاوی رشیدیہ)
۷ - "بذریعہ منی آرڈر روپیہ بھیجنا نا درست ہے اور سود میں شامل ہے"۔ (صـ ۱۸ فتاوی رشیدیہ)
۸ - "تعمیر و مرمت مسجد میں ہندو و کافر کا روپیہ لگانا درست ہے"۔ (صـ ۲۰۸ فتاوی رشیدیہ)
۹ - "چمار کے ہاتھ سے نکلا ہوا رس اور پانی مسلمان کو استعمال کرنا درست ہے"۔
(صـ ۸ فتاوی رشیدیہ)

"لیکن"

۱۰ - محرم میں ذکرِ شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں"۔ (صـ ۳۵ فتاوی رشیدیہ)
۱۱ - "گیلا کتا نجس نہیں"۔ (صـ ۱۹ بہشتی زیور)
۱۲ - "سہرا باندھنا اور علی بخش، حسین بخش اور عبدالنبی نام رکھنا کفر و شرک ہے"۔
(صـ ۴۶ بہشتی زیور)
۱۳ - نبی بخش، پیر بخش، سالار بخش اور مدار بخش وغیرہ نام موہم شرک ہیں"۔
(صـ ۳۴۱ فتاوی رشیدیہ)
۱۴ - "جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہو وہاں کوا کھانا ثواب ہوگا"۔
(صـ ۲۹۶ فتاوی رشیدیہ)

مٹھائی محفلِ میلاد کی یہ کس طرح کھائے
کہ اس کم بخت کو چسکا تو کوے کی غذا کا ہے

۱۵ - "اگر (شیخ کامل) پیشہ کرنے کا حکم کرے پیشہ کرے"۔ (صـ ۳۸ فضائل تبلیغ)
پیشہ کرنا محاورہ ہے جس کے معنے ہیں بدکاری کا ارتکاب کرنا۔

فصل سوم

وہابی فقہ

۱۔ جائزاست تاذین محدث اگرچہ باطہارت افضل است۔" (ص۲۲ عرف الجادی)

(ترجمہ) جنبی کا اذان پڑھنا جائز ہے اگرچہ طہارت کے ساتھ فضل ہے۔

۲۔ " گائے اور بکری کا پیشاب پینا جائز ہے"۔ (ص۵۵ فتاوی ثنائیہ)

۳۔ "اور بڑے آدمی کو غیر عورت کا دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہوتا کہ اس عورت کو دیکھنا جائز ہو جائے۔" (ص۲ نزل الابرار)

۴۔ "عورت کی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔" (ص۴۹ فقہ محمدی کلاں)

۵۔ "اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کا پستان منہ میں لے کر چوس لے اور اس کے منہ میں دودھ آجائے تو جائز ہے کوئی حرج نہیں۔" (ص۲۹۶ فتاوی نذیریہ)

۶۔ " اگر کنوئیں میں کتا گر جائے تو پانی پاک ہی رہے گا ناپاک نہیں ہوگا۔"

(ص۱۱ فتاوی علمائے حدیث)

۷۔ مولوی حمداللہ ڈاگئی نے ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ

وَيَجُوْزُ لِلْجُنُبِ اَنْ يُّصَلِّيَ النَّافِلَةَ۔ (ص۱۵۳ البصائر)

(ترجمہ) ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ جنبی آدمی بغیر غسل کئے رات کو نفل نماز پڑھ سکتا ہے"

۸۔ "مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔" (اخبار اہلحدیث[1] ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء)

---

[1] (یہ اخبار اب تک میرے فاضل دوست حضرت علامہ مولانا ضیاء اللہ قادری خطیب جامع مسجد مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے پاس موجود ہے)

۹۔ جنبی عورت غسل کے بغیر وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔" (اہلحدیث ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء)

۱۰۔ "مسجد میں زکوٰۃ لگ جاتی ہے۔ ہر نیک کام میں زکوٰۃ لگ جاتی ہے۔"
(اہلحدیث ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

۱۱۔ ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ حائضہ عورت کے لئے خانہ کعبہ کا طواف جائز ہے۔"
(ص ۸۷ فتاوی حدیثیہ)

۱۲۔ ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ "وَكُلُّ صَلٰوةٍ تُرِكَتْ عَمَدًا فَقَضَاءُهَا لَيْسَ بِلَازِمٍ"
(ترجمہ) اور ہر وہ نماز جو قصداً چھوڑ دی جائے اسکی قضا ضروری نہیں (ص ۵۲ ایضاً)"

فصل چہارم

مودودی فقہ

۱۔ "میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اور گناہ ہے بلکہ اس سے بھی بدتر چیز ہے۔" (ص ۲۴۴ رسائل و مسائل)

۲۔ "انسان کو لمبا اوقات ایسے حالات سے سابقہ پیش آجاتا ہے جس میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ زنا یا متعہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے میں مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں زنا کی نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔"
(ترجمان القرآن ۴ اگست ۱۹۵۵ء)

۳۔ "میں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہ خیال ظاہر کر چکا ہوں کہ سینما بجائے خود جائز ہے۔ البتہ اس کا ناجائز استعمال اس کو ناجائز کر دیتا ہے۔ سینما کے پردے پر جو تصویر نظر آتی ہے وہ دراصل تصویر نہیں بلکہ پرچھائیں ہے جس طرح آئینہ میں نظر آیا کرتی ہے۔ اس لئے وہ حرام نہیں۔" (ص ۲۹۱/۲ رسائل مسائل)

۴۔ جس سنیما میں علمی یا واقعاتی فلم دکھائی گئی ہوں، اس کے دیکھنے میں مضائقہ نہیں
ہمارے ملک میں تو سنیما ہاؤس جانا بجائے خود ایک موضوع تہمت ہے اس
لئے علمی اور واقعاتی فلم دیکھنے کے لئے اس خرابات میں قدم نہیں رکھا جا سکتا.
انگلستان میں آپ چاہیں تو اس طرح کی فلم دیکھ لیں"۔ (ترجمان القرآن جلد ۲۹ صـ۲۵۲)

۵۔ "یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں"۔
(ترجمان القرآن رمضان ۱۳۶۴ھ)

۶۔ خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہل حدیث، حنفی، دیوبندی
بریلوی، شیعہ، سُنّی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں۔ یہ امتیں جہالت کی پیدا
کی ہوئی ہیں"۔ (صـ۸۲ خطبات)

۷۔ "میلاد خوانی جو اس وقت رائج ہے ساری کی ساری جاہلانہ اور مشرکانہ رسوم پر مشتمل ہے
اگر حضور یا صحابہ کرام کے زمانے میں ہوتی تو اسے بند کر دیا جاتا"۔
(روداد جماعت اسلامی حصہ پنجم)

فصل پنجم

"شیعی فقہ"

۱۔ "نمازی مرد نماز میں کھڑا ہو اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو اشارہ سے مانگ سکتا ہے"۔
(من لا یحضرہ الفقیہ)

۲۔ "گھی یا تیل کے برتن میں کتا گر پڑے اور زندہ ہی نکال لیا جائے تو وہ گھی وغیرہ ناپاک
نہیں"۔ (صـ۱۰۵/۲ فروع کافی)

۳۔ "ایک پانی کا پرنالہ، دوسرا پیشاب کا جاری ہو آپس میں مل جائیں۔ کپڑا یا دوسری چیز

جس کو وہ پانی لگ جائے پلید نہیں ہوتے۔" (ص ۷/۱ فروع کافی)

۴۔ "اگر کوئی شخص اپنی ساس یا سالی یا جورو کی بیٹی سے زنا کرلے۔ عورت اس پر حرام نہیں ہوتی۔" (ص ۱۷۲/۲ فروع کافی)

۵۔ "بغیر وضو نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔" (ص ۹۳/۱ فروع کافی)

۶۔ "بحالت نماز اگر کسی مرد کی مذی یا ودی خارج ہو کر ایڑیوں تک بھی جا پہنچے تو بھی نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ نماز میں کوئی حرج واقع ہوگا۔" (ص ۲۱/۱ فروع کافی)

۷۔ "اگر کنوئیں میں کتا، بلی، مرغ اور چوہا وغیرہ گر کر مرجائیں تو صرف پانچ ڈول پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائیگا۔" (ص ۴/۱ فروع کافی)

۸۔ "خنزیر کے بالوں کی رسی سے کنوئیں سے پانی نکال سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔" (ص ۷/۱ فروع کافی)

باب دہم

اس باب میں مرزائیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، جماعت اسلامی اور شیعوں کی وہ عبارات پیش کی جائیں گی جن میں تضاد اور تناقض پایا جاتا ہے۔ یہ باب بھی پانچ فصلوں پر مشتمل ہوگا۔

فصل اول

تناقض مرزا

نمبر۱۔ "میں تمام گھر والوں کو اس بیماری (طاعون) سے بچاؤں گا۔" (ص۱۴/۲ البشریٰ)

نمبر۲۔ "قادیان طاعون سے اس لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔" (ص۶ دافع البلاء)

نمبر۳۔ قادیان کو خدا طاعون سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (ص۱۰ دافع البلاء)

نمبر۱۔ "طاعون کے دنوں میں جب قادیان میں طاعون زوروں پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔" (ص۸۴ حاشیہ حقیقۃ الوحی)

نمبر۲۔ "جب صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے اسحاق کو تپ تیز ہوا اور سخت گھبراہٹ شروع ہوگئی۔" (ص۳۲۹ حقیقۃ الوحی)

نمبر۳۔ اللہ تعالیٰ کے منشا و امر کے ماتحت قادیان میں طاعون مارچ کی آخری تاریخوں میں پھوٹ پڑی۔
(اخبار الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۴ء)

نمبر۴۔ مولوی غلام دستگیر پر واضح ہو کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔" (ص۲ تبلیغ رسالت)

نمبر۴۔ "سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(ص۱۱ دافع البلاء)

نمبر۵۔ "خدا کا قانون قدرت ہرگز نہیں بدل سکتا۔" (ص۸ کرامات الصادقین)

نمبر۵۔ "خدا اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے۔" (ص۹۶ چشمۂ معرفت)

نمبر۶۔ "زیادہ تعجب کی بات یہ ہے بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوئے جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا عبرانی۔"

(ص۵۷ نزول المسیح)

نمبر۶۔ "اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصلی زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔"

(ص۲۰۹ چشمہ معرفت)

نمبر۷۔ "حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں۔"

(ص۶۹ آئینہ کمالات اسلام)

نمبر۷۔ "اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔"

(ص۳۰۷ ازالہ اوہام)

نمبر۸۔ "خدا تعالیٰ اپنے اذن اور ارادہ سے کسی شخص کو موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں بناتا۔"

ص۲۶ حاشیہ ازالہ اوہام

نمبر۸۔ "اور مجھے فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔"

(ص۵۵ خطبہ الہامیہ)

نمبر۹۔ حضرت موسیٰ کی اتباع میں اس امت (بنی اسرائیل) میں ہزاروں نبی ہوئے (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

نمبر۹۔ "بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت سے نبی ہوئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔"

(ص۳ حاشیہ حقیقۃ الوحی)

نمبر۱۔ "خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا" ص۲/۶۸ البشریٰ)	نمبر۱۔ "حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے" (ص۲۵۴ حاشیہ ازالہ اوہام)

فصل دوم

دیوبندی تناقض

نمبر۱۔ "عبدالنبی نام رکھنا شرک ہے" (ص۵ تقویت الایمان)	نمبر۱۔ "عباداللہ کو عبادالرسول کہہ سکتے ہیں" (ص۱۷ شمائم امدادیہ)
نمبر۲۔ "پیربخش نام رکھنا شرک ہے" (ص۵ تقویت الایمان)	نمبر۲۔ "مولوی رشید احمد گنگوہی کے دادا کا نام پیربخش تھا" (ص۱۳ تذکرۃ الرشید)
نمبر۳۔ "سالاربخش نام رکھنا شرک ہے" (ص۵ تقویت الایمان)	نمبر۳۔ "ایک دیوبندی مولوی کا نام سالاربخش تھا جو رشید احمد گنگوہی سے گنگوہ ملنے آتا تھا" (ص۱۲۶ انقص الاکابر)
نمبر۴۔ "خدا تعالےٰ کو زمان و مکان سے اور جہت سے پاک جاننا بدعت حقیقیہ ہے" (ص۴۵ ایضاح الحق)	نمبر۴۔ "نیز حق تعالیٰ واحد فی ذاتہ ہیں اپنی ذات و صفات میں کسی سے مشابہت نہیں رکھتے اور زمان و مکان سے بے نیاز ہیں اور محائف زمانی و مکانی سے بری ہیں" (ص۱۲ امداد السلوک)
نمبر۵۔ "چشتی، قادری، نقشبندی اور سہروردی کہلانا بدعات کفریہ ہیں"۔ (ص۶ تذکیر الاخوان)	نمبر۵۔ احمد علی لاہوری جو دیوبندیوں کے شیخ التفسیر ہیں کہتے ہیں "میں قادری ہوں"۔ (ص۸ ملفوظات)

نمبر۶۔ "جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔"

(صـ۲۲ تقویت الایمان)

نمبر۶ (ا) "اسماعیل دہلوی قطعی جنتی تھے۔"

(صـ۲۵۲ فتاوی رشیدیہ)

(ب) "سید احمد کو بتا دیا گیا کہ تیرے تمام مرید اگرچہ لاکھوں کیوں نہ ہوں بخش دیئے گئے۔"

(ج) "خدا نے مجھے کہا میں نے تجھے اور تیری اتباع کرنے والوں کو بخش دیا" (صـ۵ بلغۃ الحیران از حسین علی)

نمبر۷۔ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" صـ۳۲ تقویت الایمان

نمبر۷۔ "ایشاں را حق می رسد کہ بفرمایند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست" (صـ۱۱۲ صراط مستقیم)

(ترجمہ، خدا کے برگزیدہ بندوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ کہیں کہ عرش سے فرش تک ہماری حکومت ہے"

نمبر۸۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے رسول اللہ کے بارے میں لکھا ہے "جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو اس میں بھی اختصار ہی کرو"

(صـ۵۲ تقویت الایمان)

نمبر۸۔ مولوی رفیع الدین دیوبندی کہتے ہیں "میں نے انسانیت سے بالاتر ان (نانوتوی) کا درجہ دیکھا وہ شخص ایک مقرب فرشتہ تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا۔" (صـ۲۸۶ ارواح ثلاثہ)

نمبر۹۔ "محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔"

(صـ۵۵ فتاوی رشیدیہ)

نمبر۹۔ (ا) "محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں"

(صـ۴۳ شہاب ثاقب)

(ب) "محمد بن عبدالوہاب بہت سے مباح و جائز امور کو حرام کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے" (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ذوالحجہ ۱۹۶۳ء)

نمبر۱۰۔ "انسان سب آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے ..... انبیاء اولیاء سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔"

(صفحہ ۵ تقویت الایمان)

نمبر۱۰۔ جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔"

(صفحہ ۲۸ المہند)

نمبر۱۱۔ "کوئی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے ایسے عقائد والے بالکل پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔"

(صفحہ ۱۹ جواہر القرآن)

نمبر۱۱۔ مولوی حسین احمد کہتا ہے کہ ؎

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادیٔ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

قاری فخر الدین دیوبندی حسین احمد کی تعریف کرتا ہے کہ ؎

علی سے ملی تجھ کو مشکل کشائی
نہ کیوں مشکلیں پھر ہماری ہوں آساں

(صفحہ ۱۹ انذر عقیدت)

نمبر۱۲۔ "جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ بھی کہنا ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔"

(صفحہ ۳۳۴ فتاویٰ رشیدیہ)

نمبر۱۲۔ مولوی اشرف علی نے لکھا ہے۔

"یا رسول اللہ ہماری آپ امید گاہ تھے اور آپ ہم پر شفیق تھے اور سخت نہ تھے۔"

(صفحہ ۲۴۷ نشر الطیب)

نمبر۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔" (صفحہ ۱ تحذیر الناس)

نمبر۱۳۔ "نبی کو جو حاضر و ناظر کہے بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔"

(صفحہ ۶ جواہر القرآن)

نمبر۱۴۲- ایک مرتبہ حاجی امداد اللہ صاحب دہلی گئے وہاں ایک بزرگ کی درگاہ میں حاضری دی وہاں بہت سے لوگ (دیوبندی) تھے جنہوں نے آپ کی دست بوسی کرکے آپ کو مسند پر بٹھایا۔" (ص۵۹ کرامات امدادیہ)

نمبر۱۴۳- "کسی زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دینا اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہے۔"
(ص۳۹ جواہر القرآن)

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔" (ص۲۵ تحذیر الناس)

نمبر۱۴۵- "جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر النبیین ہونے کا منکر ہو اور یہ کہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانے کے بعد نہیں بلکہ آپ کے بعد کوئی اور نبی آسکتا ہے تو وہ کافر ہے؟"
(ص۴۲ شہاب ثاقب)

نمبر۱۴۶- مولوی اسمٰعیل دہلوی اشراک فی العلم کی بحث میں لکھتا ہے "پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے (حاصل) ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (ص۸ تقویت الایمان)
یعنی نبی پاک کے لئے عطائی علم غیب ماننا بھی شرک ہے۔

نمبر۱۴۷- مولوی حسین احمد ٹانڈوی کہتا ہے۔
"حضرت رسول مقبول علیہ السلام کے علم کمالی کو اگر کوئی شخص ذاتی قرار دے گا۔ بے شک بوجہ شرکت بصفۃ اللہ مشرک ہوگا اور اگر غیر ذاتی بلکہ باعطاء اللہ سبحانہ وتعالیٰ اعتقاد کرے گا ہرگز مشرک نہ ہوگا۔" (ص۹۲ شہاب ثاقب)

نمبر۱۴۸- دستگیری کیجئے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
(ص۱۹۳ نشر الطیب)

نمبر۱۴۹- مولوی فتح اللہ دیوبندی لکھتا ہے
تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
(ص۲۲۶ رسالہ حارق الاشرار)

نمبر۱۸۔ "پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے۔۔۔۔ مگر یہی پکارنا۔۔۔۔۔۔ان کا کفر و شرک تھا۔"

(ص۷ تقویت الایمان)

نمبر۱۹۔ جو کوئی آیت وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْكَ آیَاتٍ بَیِّنَاتٍ وَمَا یَكْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفَاسِقُوْنَ سن کر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالموں کے کوئی سمجھ نہیں سکتا اور ان کی راہ پر سوائے بزرگوں کے کوئی چل نہیں سکتا سو اس نے آیت کا انکار کیا۔ (جو کفر ہے) (ص۴ تقویت الایمان)

نمبر۲۰۔ حضور علیہ السلام کو افک عائشہ کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔

(ص۷ تقویت الایمان۔ ص۴۰ جواہر القرآن)

(ب) حاجی امداد اللہ صاحب کہتے ہیں۔

"اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا"

(ص۱۱۶ امداد المشتاق)

نمبر۱۸۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں ؎

"جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ"

ص۲ گلزار معرفت)

نمبر۱۹۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی نے قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے عالم کا وجود ضرور سمجھا۔ لہٰذا مولوی قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی کی مدح میں لکھا ہے۔ ؎

پر نہ ہوں سائق و قائد جو رشید و قاسم
ہم کو کیونکر ملیں یہ نعمت یزداں دونوں
کون سمجھائے ہمیں مطلب اللہ و رسول
کون کھلائے ہمیں سنت و قرآن دونوں

ص۱ (قصیدہ محمود الحسن)

نمبر۲۰۔ "حضور کو افک عائشہ کے بارے میں علم نہ ہونے کا قائل غلطی پر ہے۔"

(ص۸۱ شمائم امدادیہ)

فصلِ سوم

"وہابی تناقض"

نمبرا:۔"زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں"۔
(اخبار اہلحدیث ص۱۲، ۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

نمبرا۔"سونے اور چاندی کے علاوہ کسی چیز پر زکوٰۃ نہیں۔ اگرچہ تجارت کے لئے ہو"۔
(ص۱۹ الدرالبہیہ از قاضی شوکانی)

نمبر۲:۔"کوّا کھانا جائز ہے"۔
(ص ۲۳۶/۲ فتاویٰ ثنائیہ)

نمبر۲:۔"اکثر کوا جو پایا جاتا ہے اور دیکھنے میں آتا ہے اس کا رنگ سیاہ ہے جس کی خوراک غلاظت مُردار، ہڈی۔۔۔ روٹی۔ حلال حرام۔۔۔ پاک ناپاک ہر شے ہے یہ حرام ہے"۔
(پمفلٹ "کوا حرام ہے یا حلال" مطبوعہ مکتبہ تنظیم اہلحدیث لاہور)

نمبر۳۔ (ا)۔ مولوی خالد گرجاکھی نے لکھا ہے کہ "صحابہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے تھے"۔
(ص۲۹ اتباع رسول)

(ب) "اہلحدیث نیا نام نہیں رسول اکرم کے زمانے سے چلا آرہا ہے"۔
(دو ورقی پمفلٹ از حکیم محمود)

(ج) قاری سیف اللہ نے لکھی کہ تمام صحابہ کرام بھی اہلحدیث تھے۔ (ص۳ نام نہاد چیلنج)

نمبر۳۔ (ا)۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے لکھا ہے کہ "صحابہ تابعین کو اہلحدیث نہیں کہا جاتا"۔
(ص۳ اشاعۃ السنۃ النبویہ)

(ب) کوئی نام کا اہلحدیث اس وقت (زمانہ رسالت میں) نہ تھا اہلحدیث نام تفرقہ کے وقت تمیز کے لئے رکھا گیا۔ (اخبار اہلحدیث ۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

نمبر۴۔ حکیم محمود صاحب نے لکھا کہ پیر سید عبدالقادر جیلانی نے فرمایا "بدبختی وہ ہے جو اہلحدیث کو برا کہتے ہیں"۔ (ص۹ دو ورقی) (اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور غوث پاک کے زمانے میں بھی اہلحدیث تھے)

نمبر۵۔ "پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ دینا مطلق جائز ہے"۔ (ص۱۲، ۱۳ فقہ محمدیہ)

نمبر۴۔ اور سرکاری کاغذات میں بڑی جدوجہد کے بعد اپنا نام بدلوایا گیا (اور وہابی کے بجائے اہلحدیث لکھوایا گیا۔ (ص۲۲ انگریز اور وہابی از عبدالمجید سوہدردی) (اس کا مطلب یہ ہے کہ اہلحدیث انگریزوں کی پیداوار ہیں)

نمبر۵۔ "پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پیٹھ کرنا منع ہے"۔ (ص۴۳ فتاویٰ علمائے حدیث)

فصل چہارم
مودودی تضاد

نمبر۱:۔ "میرے نزدیک میلاد یا سیرت کے یہ جلسے جو ربیع الاول میں ہوتے ہیں مسلمانوں کے ان تفریحی مشاغل میں شامل ہو گئے ہیں جن سے مقصود بجز اپنے نفس کو فریب دینے کے اور کچھ نہیں"۔ (ترجمان القرآن جنوری ۱۹۳۵ء)

نمبر۲۔ قرآن مجید کے صاف اور صریح حکم کی موجودگی میں اس بات کی آخر کیا گنجائش ہے کہ مسلمان عورتیں کونسلوں اور پارلیمنٹوں کی ممبر بنیں۔ بیرون خانہ کی سوشل سرگرمیوں میں دوڑتی

نمبر۱۔ قائداعظم کے یوم ولادت پر جمعیت طلبہ لاہور کے زیر اہتمام قائداعظم اور نظریہ پاکستان کے موضوع پر مجلس مذاکرہ سے مودودی کے خلیفہ اعظم میاں طفیل محمد نے خطاب کیا"۔ (امروز ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء)

نمبر۲۔ "ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے (۱۹۶۵ء کے انتخاب میں) مس فاطمہ جناح کو صدر منتخب کر کے موجودہ حکمرانوں کو اقتدار سے علیحدہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر موقع اور کوئی

پھرہی:۔ (تفہیم القرآن سورہ احزاب)

نمبر۳۔ "وکالت قانون الہٰی کی کھلی بغاوت ہے ایک وکیل کفر کی اچھی خاصی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔"

(ص۱۲۴ رسائل ومسائل)

نمبر۴۔ "جو شخص خود کسی عہدے کا امیدوار ہو یا اس کا دعویدار بنے اسلام کی رُو سے وہ اس کا مستحق نہیں کہ اسے منتخب کیا جائے۔"

(ص۸۳ رسائل ومسائل)

نمبر۵۔ افسوس کہ لیگ کے قائداعظم سے لیکر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرز فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہو۔ یہ لوگ مسلمان کے معنی ومفہوم اور اس کی مخصوص حیثیت کو بالکل نہیں جانتے۔"

(ص۳۲ سیاسی کشمکش)

نمبر۶۔ "ہم کہتے ہیں کہ جو اسمبلیاں موجودہ زمانہ کے جمہوری اصول پر مبنی ہیں ان کی رکنیت حرام ہے اور ان کے لئے ووٹ دینا بھی حرام

عطا نہیں کر سکتا۔ (نوائے وقت ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۲ء)

نمبر۳۔ "وکلا شہری آزادی کے محافظ اور قانونی عملداری کے علمبردار ہیں وکلاء نے ملک میں عدلیہ کے وقار کو بلند کرنے کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔"

(سہ روزہ تحفہ گوجرانوالہ ۴ر شعبان ۱۳۸۴ھ)

نمبر۴۔ "ہماری صدارتی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح صدر ایوب سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔ (نوائے وقت $\frac{12}{64}$ ۲۴)

نمبر۵۔ لاہور ۱۰ ستمبر۔ مولانا مودودی نے یوم قائداعظم کے موقع پر ایک پیغام میں کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت مسلمانان ہندو پاکستان کی اجتماعی زندگی کا مرکز اور محور بنی ہوئی تھی۔ قائداعظم کو اس کا بخوبی اندازہ تھا کہ مسلمانوں کی قوت بقا اور نشوونما کا اصل سرچشمہ اسلام ہے۔"

(امروز $\frac{9}{66}$ ۱۱)

نمبر۶۔ (مودودی نے کہا) جماعت اسلامی ہر اس جماعت سے تعاون کرنے کو تیار ہے جو ملک میں اسلامی نظام کی قائل بشرطیکہ نہ

ہے۔" (ص ۲/۲۵ رسائل و مسائل)

نمبر۷۔ لاہور ۲۶ دسمبر۔ قائد اعظم کے یوم ولادت پر مجلس مذاکرہ میں میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی مغربی پاکستان نے کہا کہ مولانا مودودی نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔"

(مشرق ۶۹/۱۲ ۲۷)

نمبر۸۔ "خدا کی سلطنت میں سب بے اختیار رعیت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء۔"

(ص ۶ دستور جماعت اسلامی)

نمبر۹۔ "مشاجرات صحابہ محض ایک اجتہادی غلطی تھی ورنہ واقعات شاہد ہیں کہ باوجود اجتہادی اختلاف کے ایک دوسرے کا احترام فرماتے تھے"

نمبر۱۰۔ "جو تکنیک اس فتنہ (انکار حدیث) کو فروغ

ہو لیکن جمہوریت کی قائل ہو۔"

(ندائے ملت ۶۹/۸ ۲۲)

نمبر۷۔ گوجرانوالہ ۲۱ دسمبر۔ پروفیسر غلام اعظم امیر جماعت اسلامی مشرقی پاکستان نے کہا کہ مولانا مودودی نے تحریک پاکستان کی مخالفت اس لئے کی تھی کہ یہ تحریک مسلم لیگ کی غیر صالح قیادت میں چلائی جا رہی تھی۔ (امروز ۶۹/۱۲ ۲۲)

نمبر۸۔ "جب انسان عبادت کے اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو اس کو وہ شرف حاصل ہوتا ہے جس میں کائنات کی کوئی مخلوق اس کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ ملائکہ تک اس کے مقام سے فروتر ہوتے ہیں۔ وہ دنیا میں بالفعل خدا کا خلیفہ ہے۔"

(ص ۵۷ تفہیمات)

نمبر۹۔ جن حضرات نے بھی قاتلین عثمان سے بدلہ لینے کے لئے خلیفہ وقت کے خلاف تلوار اٹھائی ان کا یہ فعل شرعی حیثیت سے بھی درست نہ تھا...... اس کو اجتہادی غلطی ماننے میں مجھے سخت تامل ہے۔

(ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۶۵ء)

نمبر۱۰۔ روایات میں شک کی گنجائش موجود ہے

دینے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ حدیث کو مشتبہ ثابت کرنا تاکہ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کے سوا کوئی چیز بھی امت کو قابل اعتماد ذرائع سے نہیں ملی ہے۔

(ترجمان القرآن منصب رسالت نمبر)

؎ وہ ہر ارکان بنایا ہے پینے کو بار نے
میں جو ادھر گیا وہ اُدھر سے نکل گیا

کہ جس قول یا فعل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ واقعی حضور کا ہے یا نہیں...... ہم اس امر کا التزام نہیں کر سکتے کہ محض علم روایت کی معلومات پر پورا پورا اعتماد کر کے ہم اس حدیث کو ضرور ہی حدیث رسول تسلیم کر لیں جسے اس علم کی رو سے صحیح قرار دیا گیا ہو۔

(ص ۲۶۷ و ص ۲۹۲ رسائل ومسائل)

؎ کس کا یقین کیجئے کس کا یقین نہ کیجئے
لائے ہیں تری بزم سے یار خبر الگ الگ

فصل پنجم
شیعی تضاد

۱۔ چند دن پہلے لاہور میں مظفر علی شمسی نے مشترکہ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ خلفائے راشدین پر تبرا کرنے والوں کو نہ صرف ولد الحرام سمجھتے ہیں بلکہ یہ بات بھی کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں تبرا بالکل نہیں۔ اب ایک دوسرے جلسہ میں سید اظہر حسین زیدی نے بھی تبرا سے اظہار بیزاری کیا ہے اور

۱۔ اَوْ کَظُلُمَاتٍ (ان کافروں کے اعمال ان اندھیروں کی طرح ہیں) سے مراد فلاں وفلاں اول وثانی (ابوبکر و عمر) فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشَاہُ مَوْجٌ اس سے مراد ہیں نعثل (یہودی، ثالث (عثمان) مِنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اس سے مراد معاویہ یزید اور بنی امیہ کے فتنے

لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ صحابہ کرام کی عزت
نہ کرنے والا دین کا دشمن ہے۔ نواب قزلباش نے
جو لاہور میں ذوالجناح کے متولی ہیں بہ صراحت
کہہ دیا ہے کہ سنی حضرات خلفائے راشدین
کے نام پر دروازے بنائیں ہم اپنے جلوس ان
ہی سے گزاریں گے۔ ہمارے خلاف یہ تہمت ہے
کہ ہم صحابہ کرام کی اہانت کرتے ہیں ہم انہیں ملت
اسلامیہ کے فخر و ناز کی پونجی سمجھتے ہیں۔

(چٹان ۶۲-۷-۸)

۲۔ ۸ر جولائی بعد نماز عشاء باغ بیرون موچی
دروازہ میں اتحاد المسلمین کے موضوع پر ایک
جلسہ عام میں حافظ کفایت حسین نے خطاب
کیا۔ اور قرآن کریم کی ایک آیت اور دو
حدیثیں تلاوت کیں ان کے معنی بیان کئے
اور فرمایا۔ اس آیت اور حدیثوں کی روشنی میں
کوئی مسلمان کسی بزرگ کو برا نہیں کہہ سکتا۔
اور جو کسی دوسرے کے بزرگ کو برا کہے اور اس
کی دل آزاری کا باعث بنے وہ جہنمی ہے آپ
نے شیعہ مسلک کے دینی رہنما کی حیثیت سے
اعلان فرمایا کہ وہ غیر ذمہ دار لوگ جن کے منہ
سے بعض اوقات غلط باتیں نکل جاتی ہیں سن

ہیں اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰیھَا
مذکورہ بالا اشخاص کے زمانے میں جو اندھیرا
تھا اس کی مثال ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ
اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا اس سے یہ مطلب ہے
کہ جس کے لئے اولاد فاطمہ سے کوئی امام نہ
ہوگا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ تو قیامت میں
بھی اس کا کوئی امام نہ ہوگا جس کی روشنی میں
وہ چل سکے گا۔

(ص[illegible] مقبول ترجمہ)

۲۔ (جھوٹی حدیث بیان کرنے کی بنا غاصب اول
(ابو بکر) نے کی اور تائید غاصب ثانی (عمر)
نے کی۔ انہی دونوں کے جوار رسول میں ہونے
کا فخر کیا جاتا ہے ..... جناب امام العصر
والزمان ..... ان (ابو بکر و عمر) کی قبریں
کھدوا کر ان کے لاشے نکلوائیں گے اور سوکھے
درخت پر ان کو لٹکوائیں گے۔ اور بغرض امتحان
خلق وہ درخت ہرے ہو جائیں گے پھر ان
سے بیزاری کا حکم دیا جائیگا مگر منافقین
نہ مانیں گے اور انہی ملعونین (ابو بکر و عمر) کے
ساتھ قتل کئے جائیں گے۔

(مقبول ترجمہ)

ہیں کہ مذہباً یہ باتیں حرام ہیں اور ایسی
باتیں کرنے والے مسلمانوں کے نزدیک قابل
عزت نہیں سمجھے جاتے اس کے بعد مظفر علی
قزلباش نے کہا یہ بیدبگنڈا غلط ہے کہ
ہم میں تبرا جائز ہے۔ (کوہستان ۱۲ جولائی ۶۳)

(ب) جناب امام حسن مجتبےٰ علیہ السلام ...... نے
فرمایا اے معاویہ واللہ اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ
وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثَاتِ سے تو اور تیرے
یہ ساتھی اور جو تیرے پیرو ہیں وہ سب مراد
ہیں۔ (صلاحے معقول ترجمہ)

باب یازدہم

اس باب میں مرزائیوں، دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کی انگریز دوستی بیان کی جائیگی اس باب میں تین فصلیں ہونگی۔

فصل اوّل

مرزا اور انگریز

ﮯ۱ ۔ گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے ۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے یہ سلطنت مسلمانوں کے لئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک بارانِ رحمت بھیجا ہے ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے (شہادۃ القرآن)۔

ﮯ۲ ۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے عطیات سے ممنونِ منت اور مرہونِ احسان ہوں اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے ۔
(حاشیہ ﮯ شہادۃ القرآن)

ﮯ۳ ۔ سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔ صہ شہادۃ القرآن)

ﮯ۴ ۔ سن ستاون (غدر ۱۸۵۷ء) کے مفسدہ میں جبکہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ملک میں شور ڈال دیا تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار بہم پہنچا کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کئے اور پھر ایک دفعہ چودہ سوار سے

خدمت گذاری کی۔ اور انہیں مخلصانہ خدمات کی وجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔ (ص۱۰ شہادۃ القرآن)

۵۔ بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں سو یاد رہے کہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اُس سے جہاد کیسا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو مَیں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ (ص۳ شہادۃ القرآن)

فصل دوئم

دیوبندی اور انگریز

۱۔ کلکتہ میں جب مولانا اسمٰعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ کرے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں۔ اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔ (ص۲۹۶ حیات طیبہ از حیرت دہلوی)

۲۔ ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا تھا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰحضرت حاجی و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا نبرد آزما

دلبر جیتا اپنی سرکار (انگریز) کی جاں نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ (ص ۷۷، ۱۵ تذکرۃ الرشید)

۳۔ اس وقت سینکڑوں افواہیں رات دن مشہور ہوتیں۔ جدھر جا بیٹھے یہ تذکرہ کہ آج فلاں پر پیس پھانسی دیا گیا اور فلاں شخص قتل کیا گیا وہ باغی کہا گیا اور اسے بجرم فساد سولی چڑھا یا گیا اور دہ روپوش اور اس کی تلاش ہے۔ غرض ایسی گھبراہٹ کا سماں تھا کہ ہر عورت کو بیوہ ہو جانے کا خطرہ تھا اور ہر بچہ کو قدم قدم پر یتیم بن جانے کا اندیشہ وغم۔ حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشتبہ اور قابل اخذ مجرموں کی فہرست میں درج ہو چکا ہے اور آپ کی گرفتاری دتلاش دوش آیا چاہتی ہے مگر آپ کو وہ استقلال بے ہوئے تھے۔ خدا کے حکم پر راضی تھے اور سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز) کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکانہ ہوگا اور مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (ص ۸۰ تذکرۃ الرشید)

۴۔ جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی کے امن وعافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور رحم دل گورنمنٹ (انگریزی حکومت) کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔

(ص ۷۴ تذکرۃ الرشید)

۵۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمعیت العلمائے اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔ مولانا آزاد سبحانی جمعیت العلمائے اسلام کے سلسلہ میں دہلی آئے اور حکیم دلبر حسن صاحب کے یہاں قیام کیا۔ جن کی نسبت عام طور پر لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ سرکاری آدمی ہیں مولانا آزاد سبحانی صاحب اسی قیام کے دوران میں پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک مسلمان اعلیٰ عہدے دار سے ملے جن کا نام بھی قدرے شبہ کے ساتھ بتلایا گیا۔ اور مولانا آزاد نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ہم جمعیت العلمائے ہند کے اقتدار کو توڑنے کے لئے ایک علماء کی جمعیت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ (انگریز) ان کو کافی امداد اس مقصد کے لئے دے گی۔ چنانچہ ایک معتد بہ قرار

رقم اس کے لئے منظور کر لی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سبحانی صاحب کے حوالے کر دی گئی۔ اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔ (ص ۱۲ مکالمۃ الصدرین)

۶۔ اس ضمن میں مولانا حفظ الرحمن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔ (ص ۱۳ مکالمۃ الصدرین)

۷۔ دیکھئے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ (ص ۱۶ مکالمۃ الصدرین)

۸۔ چند ایسے حضرات میدان میں آئے جن کی پوری تربیت گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں میں ہوئی تھی اور سرکاری ملازمت میں رہ کر وہ اپنے آپ کو گورنمنٹ (انگریز) کے وفادار ثابت کر چکے تھے انہوں نے دیوبند میں ایک عربی و دینی مدرسہ "دارالعلوم" کی بنیاد رکھ دی۔

(الاعتصام ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

۹۔ دل کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے بظاہر علی گڑھ فریق اور دیوبندی جماعت گورنمنٹ کے معاملے میں قدم سے قدم ملائے نظر آتے ہیں۔ دونوں کا مقصد علمی میدان میں مسلمان قوم کو آگے بڑھانا ہے۔ حصول مقصد کے لئے انگریز سے کامل وفاداری کو دونوں ہی ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(الاعتصام ۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

۱۰۔ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ (دارالعلوم دیوبند) کو دیکھا اور اپنے تاثرات کا یوں اظہار کیا۔

"جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپے کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار (انگریزی) نہیں بلکہ ممد و معاون سرکار ہے۔" (ص ۲۱۷ مولانا محمد احسن نانوتوی مطبوعہ کراچی)

فصل سوم

وہابی اور انگریز

۱ - غیروں اور اپنوں کے اس رویے سے بدنام "وہابی" گھبرا اُٹھے اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ جہاد کی تحریک اندرون ہند قطعی طور سے ختم ہو گئی۔ اپنے لئے "وہابی" کی بجائے اہل حدیث کا نام مروج و مشتہر کیا۔ انہوں نے باقاعدہ وفاداریٔ حکومت برطانیہ کا اعلان کیا مولوی محمد حسین بٹالوی نے سرکاری تحریرات میں وہابی کی بجائے اہل حدیث لکھے جانے کے باقاعدہ احکام جاری کرائے۔ (ص۲۹ تواریخ عجیب)

۲ - اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ مولف نے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جہاد کی تحریک ازاوّل تا آخر سکھوں کے خلاف تھی۔ انگریزوں سے اس کا کوئی واسطہ نہ تھا۔ اور سید احمد شہید کی جماعت مجاہدین کے سرگرم کارکن کو انگریزوں سے کوئی دشمنی یا پرخاش نہ تھی۔ (ص۱۵ تواریخ عجیب)

۳ - چنانچہ مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی جو ایک نامی خیرخواہ دولتِ انگلشیہ کے ہیں واسطے خدمت گوئندہ گری وہابیوں کے دہلی سے راولپنڈی طلب ہوئے۔
(ص۸۱ تواریخ عجیب)

۴ - عین بغاوت ۱۸۵۷ء کے عام فتنہ کے وقت بجائے بغاوت اور فساد کے وہابیوں نے انگریزوں کی میم اور بچوں کو باغیوں کے ہاتھ سے بچا کر اپنے گھروں میں چھپا رکھا۔
(ص۸۲ تواریخ عجیب)

۵ - جماعت اہل حدیث کے سرکردہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے سرکار انگریزی سے موافقت اور وفاداری کا ثبوت اس طرح دیا کہ جہاد کی منسوخی پر ایک مستقل رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" تصنیف کیا ...... پھر اس کو کتابی شکل میں دیئے جانے پر مولوی محمد حسین انعام سے بھی سرفراز ہوئے اور سرکار انگریزی سے جاگیر بھی ملی۔

ـ۶ ـ شیخ الکل میاں نذیر حسین اور ان کے صاحبزادے شریف حسین وغیرہ نے مسز لیسنس کو ۱۸۵۷ء میں ساڑھے تین ماہ اپنے گھر میں چھپائے رکھا۔ اور پھر بحفاظت تمام برٹش کیمپ میں پہنچایا۔ نقد انعام حاصل کیا۔ (حاشیہ ص ۹۴ تواریخ عجیب)

ـ۷ ـ پنجاب کے وہابی جملہ رعایا ہند پر خیر خواہی سرکار میں سبقت لے گئے ...... بوجہ اس قدر دانی گورنمنٹ کے یہ لوگ اس قدر گورنمنٹ کے ہوئے ہیں کہ اگر موقع آ پڑے تو سرکار ابد پائدار پر اپنی اپنی جان نچھاور کر دیویں۔ (ص ۸۶ تواریخ عجیب)

ـ۸ ـ میاں نذیر حسین وفادار گورنمنٹ ٹھہرے اور کوئی الزام ثابت نہ ہو سکا۔ جب میاں صاحب حج کو تشریف لے گئے تو کمشنر دہلی کا خط ساتھ لے گئے۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔ (ص ۲۶۳ تواریخ عجیب ص ۱۸۰ الحیات بعد المماۃ)

ـ۹ ـ اس سوانح اور نیز مکتوبات منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہ تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔ اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی۔ (ص ۱۸۳ تواریخ عجیب مطبوعہ دہلی)

باب دوازدھم

اس باب میں آپ کو دیوبندیت مرزائیت کے نقش قدم پر چلتی ہوئی نظر آئیگی اس مختصر سے باب کے مطالعہ کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ان دونوں سہیلیوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس باب کی کچھ عبارات گذشتہ عبارات کے علاوہ ہونگی نیز اس باب میں وہابیت اور مرزائیت کا بھی ذکر ہوگا اس باب میں دو فصلیں ہونگی۔

فصل اوّل

دیوبندیت و مرزائیت

"مرزا صاحب عورت تھے یا مرد"؟

جب ہم مرزا صاحب کے حالات پڑھتے ہیں تو یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ عورت تھے یا مرد۔ انسان ورطۂ حیرت میں گم ہو جاتا ہے مرزا کو کس حیثیت سے قوم کے سامنے پیش کیا جائے۔ مرزا صاحب کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ صرف مرد ہی نہ تھے بلکہ صنفِ نازک بھی تھے۔ نسوانیت کی تمام کمزوریاں ان کے دامن داغدار سے وابستہ تھیں چنانچہ قارئین کرام کی واقفیت کے لئے ہم تصویر مرزا کا یہ رُخ بھی پیش کرتے ہیں۔

"مرزا صاحب لباسِ مریمیت میں"

ایمان کے دشمن ہیں جلوے بُتِ کافر کے ؛ فتنہ تو ذرا دیکھو ترکیبِ عناصر کے

کشتیٔ نوح صفحہ ۹۰ پر مرزا لکھتا ہے :۔

۱۔ "دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشو ونما پاتا رہا۔"
(اسی کتاب کے ص۴۸ پر لکھا ہے)

۲۔ "اس اُمت میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملیگا پھر اس میں عیسیٰ کی روح پھونکی جائے گی تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئے گا۔"

"مرزا صاحب حائضہ عورت کے رُوپ میں"

مرزا صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

۳۔ "بابو الہٰی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالےٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا۔" (ص۵۸۱ حقیقۃ الوحی)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مرزا جی عورت ہونے کی بنا پر ایام ماہواری کی کیفیت سے بھی دو چار ہوئے پھر وہ ایام ماہواری اختتام پذیر ہوئے اور آہستہ آہستہ وہ خوشی کے لمحات قریب آنے لگے جب کہ مرزا صاحب کی گود ایک چاند سے بچے سے سرفراز ہوگی۔"

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب حاملہ کیسے ہوئے تو اس راز سے ان کے ایک مخلص مرید جناب قاری یار محمد صاحب نے پردہ اُٹھایا۔ وہ لکھتے ہیں کہ۔

۴۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت مجھ پر ایسی طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔ (اسلامی قربانی مصنفہ قاضی یار محمد)

اب ذرا دیوبندیوں کو یہ "شرف" وہ بھی اس میدان میں مرزا کے دوش بدوش چلتے ہوئے نظر آتے ہیں اور عورت کا روپ دھارنے کی آرزو اور تمنا ان میں بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔

"مولوی محمد قاسم نانوتوی دلہن کے روپ میں"

۱ - آپ (مولوی گنگوہی صاحب) ایک مرتبہ خواب بیان فرمانے لگے کہ مولوی محمد قاسم کو میں نے دلہن بنے ہوئے دیکھا اور میرا نکاح اُن کے ساتھ ہوا۔
(ص ۲۲۵/۲ تذکرۃ الرشید)

۲ - مولوی رشید احمد گنگوہی نے ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم (نانوتوی) دلہن کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے سو جس طرح زن و شوہر میں ایک دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔ (ص ۲۸۹/۲ تذکرۃ الرشید)

یہ جواں سال اُمنگیں یہ اچھوتے ارماں
کس کی جھولی میں یہ انمول ستارے بھر دوں

اب ہم دیوبندیوں سے چند سوالات کرتے ہیں آپس میں مشورہ کر کے جواب دیں۔

نمبر۱۔ سوال :- جب دولھا میاں (مولوی رشید احمد گنگوہی) اور حسن و جمال کی پیکر باریش دلہن (مولوی محمد قاسم نانوتوی) رات کی تنہائیوں میں اپنے خلوت کدے میں ایک دوسرے سے واصل ہوئے تو کونسا پلہ بھاری رہا؟

نمبر۲۔ سوال :- جب دولھا میاں کی پہلی نگاہ دلہن کے گلابی گالوں پر پڑی تو کیا اس بت کافر کو دیکھ کر دولھا میاں کو کچھ دیر یارائے ضبط رہا یا اپنی ہوسناکیوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر صبر و ضبط کو آخری سلام کر بیٹھے اور یہ کہنے پر مجبور ہو گئے

جا اور کوئی ضبط کی دنیا تلاش کر
اے عشق اب تو ہم ترے قابل نہیں رہے
بنتی نہیں ہے صبر کو رخصت کئے بغیر
کام ان کی بیقرار نگاہوں سے پڑ گیا

نمبر۳۔ سوال :۔ جب دونوں کو ایک دوسرے سے زن و شوہر کی طرح فائدہ پہنچا تو کیا کچھ نتیجہ بھی برآمد ہوا یا ساری محنت رائیگاں گئی۔

نمبر۴ سوال :۔ لطف اندوزی اور حصولِ لذّت میں کون گوئے سبقت لے گیا ؟

اشرف علی تھانوی کی اہلیہ بننے کی تمنّا

۲۷۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے چہیتے مرید خواجہ عزیز الحسن نے اپنی کتاب اشرف السوانح میں اپنے متعلق لکھا کہ ایک مرتبہ میں نے شرماتے ہوئے اپنے پیر و مرشد حضرت تھانوی صاحب سے عرض کی۔

" میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا حضور (تھانوی صاحب) کے نکاح میں۔ اس اظہار محبت پر حضرت والا (تھانوی صاحب) غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے یہ آپ کی محبت ہے۔ ثواب ملے گا ثواب ملے گا۔" (ص ۸۲/۲ اشرف السوانح)

اب یہ کوئی اس مرید سے پوچھے کہ نسوانیت کے ضعف کو رجولیت کی عظمت پر کیوں ترجیح دی جا رہی ہے۔ جبکہ خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ یعنی مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

حاکمیت چھوڑ کر محکومیت کی طرف ذہن کیوں منتقل ہو رہا ہے ہمیں تو اس مرید کی اس ناکام آرزو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرید صاحب کبھی پیر مغاں کی لذّت قرب سے لطف اندوز ہوئے ہیں۔ اور ان کی قوت رجولیت کا تجربہ کیا ہے۔ تبھی تو تمنا ظاہر کی جا رہی ہے کہ کاش میں اپنے پیر اشرف علی تھانوی کی بیوی کے روپ میں ہوتا تاکہ قرب دوام کی نعمت سے سرفراز ہو جاتا۔ اور مجھے ہمیشہ رات کی تنہائیوں میں پیر صاحب کی مردمی قوت سے فیضیاب ہونے کا موقعہ ملتا رہتا۔ پیر مغاں نے بھی اس خیال

سے منع نہیں فرمایا بلکہ "ثواب ملے گا۔ ثواب ملے گا" کہہ کر بحیثیت بیوی مردمی قوت کا خیال جتانے کی حوصلہ افزائی کی۔ اب ظاہر ہے کہ جب ایسے خیال سے ثواب ہوگا تو کون کمبخت ہے جو ثواب سے محروم رہنا چاہے گا۔ لہٰذا اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ مرید صاحب ہمیشہ اسی خیال میں مستغرق رہتے ہونگے کہ ہائے کاش میں عورت ہوتی اور میرا حکیم الامت بارات کے ساتھ دولہا بن کر آتا۔ اور میں تصورات کی دنیا میں کھو کر یہ راگ الاپتی۔

وہ جن کا انتظار تھا اب آنے والے ہیں
اجڑی ہوئی بستی میری بسانے والے ہیں

اے دل بیقرار ذرا حوصلہ تو رکھ
لمحات شب وصل کے اب آنے والے ہیں

پھر شادی خانہ آبادی کے بعد یہ تصور کرتی کہ آج کسی کا حجلۂ عروسی میرے دم قدم سے آباد ہوگا خدا خدا کر کے دن کی روشنی رات کی تاریکی میں تبدیل ہو جائیگی پھر کسی آنے والے کے قدم کی آہٹ سے میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جائینگی اور زندگی کے اس نئے موڑ پر جو حادثات رونما ہونے والے ہوں گے اُن کے تصور سے کلیجہ کانپ اٹھے گا۔ دل میں عجیب و غریب خیالات پیدا ہوں گے یکایک میرے سامنے قیمتی ٹھاٹھ رکھ دیے جائینگے لیکن میں ان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھونگی۔ کیونکہ مجھے تو ایسا تحفہ درکار ہوگا۔ جس سے جوشِ جوانی ٹھنڈا ہو سکے۔ پھر وہ بھی گھڑی آئیگی جبکہ میری سیاہ زلفیں کالی گھٹا بن کر کسی کے شانوں پر بکھر جائینگی اور کوئی (تھانوی صاحب) یہ کہنے پر مجبور ہو جائیگا۔

رات دن میں تیری یادیں اس کا ساماں ہو گئیں
جس کے شانوں پر تری زلفیں پریشاں ہو گئیں

(غالب سے معذرت کے ساتھ)

بس اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہو جائینگی اور عشق کی خاموش چنگاریاں سلگنے لگیں گی اُف

جانب سے شدید تقاضے ہوں گے اور اس طرف سے ناز و انداز کا مظاہرہ ہونا شروع ہو گا۔
حصولِ مقصد میں دیر ہوتے دیکھ کر اُس طرف سے آواز آئے گی۔

ہٹ چھوڑیئے بس اب سرِ انصاف آیئے
انکار ہی رہے گا میری جان کب تلک

جب میں دیکھوں گی کہ پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے اور قریب ہے کہ چھلکنے لگے تو میں سراپا نیاز بن کر مسکراؤں گی اور میری یہ مسکراہٹ کسی کے لئے پیغامِ مسرت ہو گا۔ اور بے اختیار ان کی زبان پر یہ شعر جاری ہو گا۔ ؎

یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

اور پھر ہمارے دل کی دُنیا آباد ہو جائے گی۔

یہ بات کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں کہ ثواب عبادت کا نتیجہ ہوتا ہے جب اشرفعلی تھانوی صاحب کی بیوی بننے کا خیال ثواب ہے تو کونسا دیوبندی ہے جو اس آسان ثواب کے حصول کی کوشش نہیں کریگا۔

اب ہم دیوبندیوں سے چند سوالات کرتے ہیں۔

۱ سوال :- کیا واقعی مولوی اشرف علی تھانوی کی بیوی بننے کا خیال عبادت ہے اور اس خیال سے ثواب ملتا ہے؟ دلائل سے ثابت کیا جائے۔

۲ سوال :- اگر واقعی یہ خیال عبادت ہے اور اس سے ثواب ملتا ہے تو کیا تمام دیوبندی یہ آرزو کرتے ہیں کہ کاش وہ اشرف علی تھانوی کی بیوی ہوتے؟

۳ سوال :- مولوی حسین علی دیوبندی نے اپنی کتاب بلغۃ الحیران ص ۲۳۷ پر لکھا ہے کہ نماز میں حضور علیہ السلام کے خیال آنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لیکن اشرف علی کی بیوی بننے کے خیال سے ثواب ہوتا ہے کیا اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی اشرف علی کا مرتبہ معاذ اللہ حضور نبی کریم سے بڑھ کر ہے؟

۱۷سوال: جشن عید میلاد النبی منا کر اگر مسلمان اپنے محبوب پیغمبر کے ساتھ اظہار محبت کریں توان کے لئے کوئی اجر و ثواب نہیں ہے لیکن تھانوی صاحب کے مریدان کی منکوحہ بننے کی تمنا کر کے ان سے اظہار محبت کریں تو اس بیہودہ خیال پر بھی انہیں "ثواب ملے گا ثواب ملیگا" کیا یہ بات اس امر کی واضح دلیل نہیں کہ دیوبندیوں کے دلوں میں اپنے مولوی کی تو قدر و منزلت ہے لیکن رسول کریم علیہ السلام کی طرف سے ان کے دل سیاہ ہو چکے ہیں؟

"غیر احمدی سے مرزائی لڑکی کا نکاح جائز نہیں"

۱: "غیر احمدی کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں لڑکیاں چونکہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں اس لئے وہ جس گھر میں بیاہی جاتی ہیں اس کے خیالات و اعتقادات کو اختیار کر لیتی ہیں۔ اور اس طرح اپنے دین کو تباہ کر لیتی ہیں۔" (ص ۳۷ برکات خلافت)

۲"اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دے دیں اور وہ اپنے اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں تو ان کا جنازہ جائز نہیں"۔ (الفضل ۴/۲۹ ۱۲)

ان دونوں عبارات سے ثابت ہوا کہ مرزائی اپنی لڑکیوں کو مسلمانوں کے نکاح میں دینا ناجائز سمجھتے ہیں۔ دیوبندی بھی اس سلسلے میں مرزائیوں سے پیچھے نہیں رہے ملاحظہ ہو:۔

مولوی رشید احمد گنگوہی سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا بدعتی مثل جواز عرس و سوئم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے۔ کہ فساق سے ربط و ضبط کرنا حرام۔

(ص ۲۲۵ و ص ۲۲۶ فتاویٰ رشیدیہ)

۲مفتی محمود نے ۱۹۲۲ء میں ایک فتویٰ دیا کہ" دنیا کی تمام قوموں سے رشتے ناطے

جائز ہیں لیکن کسی مسلم لیگی کو لڑکی دینا جائز نہیں"۔ (ہفت روزہ شہاب ۸/۶۲ ۱۵، منہ ۳۹ تحریک سیدی اور اس کے مخالفین صفحہ ۲۹، پاکستان اور کانگرسی علماء کا کردار)

اُس وقت مسلم لیگ میں تمام مسلمان ہی تھے جن کو لڑکی دینا دیوبندی مولوی مفتی محمود ناجائز قرار دے رہے ہیں لیکن دنیا کی تمام قوموں جن میں ہندو، سکھ، کھشتری، شودر، برہمن، یہودی، عیسائی، دہریے اور بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے سبھی شامل ہیں سے رشتہ جائز قرار دیا جا رہا ہے۔ مفتی محمود کے اس غیر اسلامی نظریے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر خان صاحب برادر بزرگ عبدالغفار خان نے اپنی لڑکی کا رشتہ فلائیٹ لیفٹیننٹ پنڈت جسونت سنگھ سے کر دیا۔

مرزائیوں کی طرح دیوبندیوں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنا ناجائز قرار دے کر یہ ثابت کر دیا کہ جس مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم نے نبی بننے کا موقع فراہم کیا ہے زندگی کے کسی شعبہ میں بھی ہم اس کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہیں۔

مرزا نے جھوٹ بولا

اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بے شمار جھوٹ بولے ہیں لیکن ہم بطور مثال اس کا صرف ایک جھوٹ پیش کرتے ہیں۔ مرزا لکھتا ہے کہ

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ کیا ہے اور میری نسبت اور میرے زمانے کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے"۔ (صفحہ ۱۸ دافع البلاء)

یہ مرزا کا صریح جھوٹ ہے کیونکہ قرآن میں مرزا کی بعثت اور نبیوں کی تصدیق اس کے بارے میں کہیں نہیں پائی جاتی نہ ہی توریت اور انجیل میں مرزا کی کوئی خبر ہے۔ اور نہ ہی توریت انجیل اور قرآن میں مرزا کے زمانے سے متعلق کوئی خبر ہے۔

جھوٹ کی دنیا میں بھی دیوبندی مرزائیوں کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلتے نظر آتے ہیں اگر

مرزائیوں کے بڑے نے جھوٹ بولا ہے تو دیوبندیوں کا بڑا بھی جھوٹ بول رہا ہے ملاحظہ ہو:۔

"خان صاحب نے فرمایا مجھ سے مولانا نانوتوی بیان فرماتے تھے کہ نواب قطب الدین صاحب بڑے پکے مقلد تھے اور مولوی نذیر حسین صاحب پکے غیر مقلد تھے ان میں آپس میں تحریری مناظرے ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی جلسے میں میری زبان سے یہ نکل گیا کہ اگر کسی قدر نواب صاحب ڈھیلے پڑ جائیں اور کسی قدر مولوی نذیر حسین اپنا تشدد چھوڑ دیں تو جھگڑا مٹ جائے میری اس بات کو کسی نے نواب قطب الدین خان صاحب تک بھی پہنچا دیا اور مولوی نذیر حسین صاحب تک بھی۔ مولوی نذیر حسین صاحب تو سن کر نا خوش ہوئے مگر نواب پر یہ اثر ہوا کہ جہاں میں ٹھہرا ہوا تھا وہاں تشریف لائے اور آکر میرے پاؤں پر عمامہ ڈال دیا اور پاؤں پکڑ لئے اور رونے لگے اور فرمایا بھائی جس قدر میری زیادتی ہو خدا کے واسطے مجھے بتلا دو۔ میں (مولوی محمد قاسم نانوتوی) سخت نادم ہوا اور مجھ سے بجز اس کے کچھ نہ بن پڑا کہ میں جھوٹ بولوں لہٰذا میں (نانوتوی) نے جھوٹ بولا (اور صریح جھوٹ میں نے اسی روز بولا تھا) اور کہا کہ حضرت آپ میرے بزرگ ہیں میری کیا مجال تھی کہ میں ایسی گستاخی کرتا آپ سے کسی نے غلط کہا ہے"

(ص۱۳۱ ارواح ثلاثہ)

دیکھئے مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اور دیوبندیت کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی صریح جھوٹ بولنے میں برابر کے مجرم نظر آتے ہیں۔

"مرزائیوں کا کعبہ قادیان میں"

(۱)۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:۔

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے (ص۵۲ درثمین اردو)

یعنی جس طرح حج کے موقعہ پر مکہ میں حرم شریف میں خلقت کا ہجوم ہوتا ہے اسی طرح قادیان میں مخلوق کا اژدھام ہے اور اس کو بھی حرم کعبہ کی سی عزت حاصل ہے۔

۲۔ منشی ظہیرالدین سکنہ اردپ ضلع گوجرانوالہ مرزائی تھا اس کے نزدیک مرزا صاحب صاحبِ شریعت نبی تھے۔ اس کا خیال تھا کہ قادیان کی مسجد ہی خانہ کعبہ ہے نماز اسی کی طرف منہ کرکے پڑھنی چاہیئے (ص۲۹ دعاوی مرزا)

اب سنیئے کہ دیوبندیوں کا کعبہ گنگوہ میں ہے۔

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید
معشوق درانیجاست بیائید بیائید (ص۸۵ تذکرۃ الرشید)

ترجمہ :۔ اے حج کے لئے (کعبہ) جانے والو تمہارا محبوب (گنگوہی) تو گنگوہ میں ہے اِدھر آؤ۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ حج کرنے والو تم کعبہ کی طرف کیا لینے جاتے ہو تمہارا مقصود و مطلوب تو گنگوہ میں ہے لہٰذا اب کعبہ کی طرف جانے کی کوئی ضرورت نہیں سیدھے گنگوہ حاضر ہوجایا کرو مقصد حاصل ہو جائیگا۔ اور اگر تم نے ہماری بات نہ مانی اور ہمارے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کعبہ چلے گئے تو یاد رکھو وہاں جاکر تمہیں سکونِ قلب حاصل نہیں ہوگا۔ معرفت کی دولت میسر نہیں ہوگی بلکہ ذوق وشوق عرفانی کی تسکین کے لئے تمہیں کعبہ پہنچکر بھی گنگوہ کا رستہ پوچھنا پڑے گا۔

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی (ص۹ مرثیہ)

اب اس شعر پہ مدرسہ عربیہ خیرالمدارس ملتان کے مفتی عبداللہ کے فتوے کی عبارت ملاحظہ ہو۔

"اگرچہ یہ شعر تاویل محتمل ہے اور اس کے قائل پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جاسکتا تاہم اس سے غلط فہمی اور سوء ادبی ضرور مفہوم ہوتی ہے لہٰذا اس قسم کے شعر سے احتراز ضروری ہے۔"

(فقط واللہ اعلم محمد عبداللہ عفی عنہ ۴ ارذی قعدہ ۱۳۹۳ھ)

دیکھا آپ نے کہ کعبہ معظمہ کی بے ادبی کرنے میں دیوبندی کس طرح مرزائیوں کے شانہ بشانہ چلتے نظر آرہے ہیں۔ نہ مرزائیوں کو کعبہ کی ضرورت ہے اور نہ دیوبندیوں کو۔ ان کے لئے قادیان کافی ہے اور ان کے لئے گنگوہ کعبہ سے بڑھ کر ہے۔

قادیانیت اور مرزائیت سے دیوبندیت کی محبت، الفت اور لگاؤ کا ایک ثبوت ملاحظہ فرمایئے۔
مولوی کوثر نیازی نے مولوی احتشام الحق کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے ہفت روزہ شہاب میں لکھا ہے۔
"آپ نے دوسرے احمدیوں کے نکاح کی طرح لاہوری (مرزائی) جماعت کے بانی مولوی محمد علی کے لڑکے حامد فاروق کا نکاح بھی کراچی میں پڑھوایا تھا۔ آپ بظاہر ان لوگوں کو بھی کافر قرار دیتے ہیں مگر حالت آپ کی یہ ہے کہ کسی پُراسرار ترغیب کے تحت آپ چپکے سے اندر جاکر (قادیانیوں کے) نکاح بھی پڑھوا آتے ہیں۔ لوٹن میاں اچھے مولوی ایسا نہیں کرتے۔ اب سچ سچ بتا دو اسلام تمہارا دین نہیں بلکہ کاروبار ہے"۔ (شہاب لاہور ۲۱ رمئی ۱۹۷۰ء)

پھر یہی نیازی صاحب اپنے جون ۱۹۷۰ء کے شمارے میں لکھتے ہیں۔
(مولوی احتشام الحق) کیرانوی آپ کے لئے حرام جائز ہے؟۔۔۔ ہمت ہے تو کرو انسدادِ الزامات سے:۔

(۱) تم نے کہا احمدی کافر ہیں اور روپیہ لے کر ان کے نکاح پڑھواتے رہے۔
(ب) تم نے کہا سود حرام ہے اور خود سودی کاروبار کرتے رہے۔
(ہفت روزہ شہاب ۷ر جون ۱۹۷۰ء)

اب ہم دیوبندیوں سے چند سوالات کرتے ہیں۔
نمبر۱ سوال:۔ دیوبندی کا حج کعبہ جاکر ہوتا ہے یا گنگوہ جاکر۔ اگر کعبہ میں ہوتا ہے تو وہاں جاکر گنگوہ کا راستہ کیوں پوچھتے ہیں۔ اور اگر گنگوہ میں ان کا حج ہوتا ہے تو کعبہ کیا لینے جاتے ہیں؟
نمبر۲ سوال:۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی نے گنگوہی کے مرثیہ میں "پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ" لکھ کر کعبہ کی بے ادبی اور توہین کی ہے یا نہیں؟ اگر توہین کی ہے تو کعبہ کی توہین اور بے ادبی کرنے والے کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ؟ اور اگر اس شعر میں کعبہ کی بے ادبی نہیں تو کیا مفتی بلا اللہ جھوٹا ہے؟
سوال نمبر۳:۔ جو مرزائیوں کو کافر کہہ کر پھر کسی مرزائی کا نکاح پڑھائے اس کے اپنے نکاح کا

کیا حشر ہوا؟

نمبر۴ سوال: سودی کاروبار کرنے والے "لوٹن میاں" کی اقتدا میں نماز جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کیسے اور اگر ناجائز ہے تو اب تک دیوبندی ان کے پیچھے نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

نمبر۵ سوال: کیا مولوی احتشام الحق صاحب بتا سکتے ہیں کہ حامد فاروق کے نکاح میں

"پُراسرار ترغیب کے تحت"

کتنی رقم وصول کی گئی اور یہ وصول شدہ رقم ان کے لئے حلال ہے یا حرام؟ اگر حلال ہے تو کیسے اور اگر حرام ہے تو کیوں وصول کی؟

فصل دوئم

"وہابیت اور مرزائیت"

مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابیوں کے مانے ہوئے عالم تھے وہ امرتسر کے رہنے والے تھے اور وہاں سے "اخبار اہلحدیث" کے نام سے ایک اخبار شائع کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اسی اخبار اہلحدیث میں ان کا ایک فتویٰ شائع ہوا۔

فتویٰ

سوال: کسی سنی العقیدہ نے کسی مرزائی کو امام بنا کر اس کے پیچھے اقتدا کی تو اس کی نماز ہوئی یا نہیں اور مرزائی کے پیچھے اقتدا کرنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرزائی کو امام بنانا از روئے حدیث جائز نہیں۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے میں سے اچھے لوگوں کو امام بنایا کرو۔ بنانے کا گناہ الگ رہا نماز ادا ہو جائیگی۔ حدیث میں ہے صلوا خلف کل بر و فاجر ہر ایک نیک بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ۔ وارکعوا مع الراکعین

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱ ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء)

مولوی عنایت اللہ گجراتی کے متعلق حافظ عنایت اللہ اثری گجراتی نے الجسر البلیغ میں لکھا ہے کہ مرزا محمود احمد سے عنایت اللہ گجراتی نے کہا۔

"جب میں (عنایت اللہ گجراتی) آپ (مرزائیوں) کو مسلمان سمجھ کر اقتدا کر رہا ہوں تو آپ کو میری اقتدا سے کون سی چیز مانع ہے؟" (ص ۱۲، ۱۳ الجسر البلیغ)

اس سے ثابت ہوا کہ مولوی عنایت اللہ گجراتی وہابی نے مرزائی کے پیچھے نماز ادا کی۔

غیر مقلد وہابی مولوی عبد العزیز صاحب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کر کے کہا۔

"آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی" (ص ۳۶ فیصلہ مکہ)

یہی مولوی عبد العزیز مولوی ثناء اللہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ

"آپ نے عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا۔" (ص ۳۶ فیصلہ مکہ)

اب ہم وہابیوں سے چند سوالات پوچھتے ہیں۔

۱؎ سوال :۔ مرزائیوں کو کافر سمجھ کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے والا کافر تو ہوا ان کو مسلمان سمجھ کر ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ آپ کے نزدیک کیسا ہے؟

۲؎ سوال :۔ جو کہے مرزائی امام کے پیچھے نماز ہو جائیگی اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

۳؎ سوال :۔ جو مرزائیوں کو مسلمان سمجھے اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے۔

باب سیزدہم

اس باب میں وہابی اور دیوبندی عقائد میں موافقت ثابت کی جائیگی اس باب میں ایک ہی فصل ہوگی۔

فصل اوّل

عام طور پر دیوبندی عوام الناس کو یہ تاثر دینے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں کہ وہابیہ کے عقائد سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ اُن کے عقائد کتاب وسنت کے خلاف ہیں اور ہمارے عقائد عین قرآن وسنت کے مطابق ہیں لیکن ہم ثابت کرتے ہیں کہ حقیقت میں دیوبندیوں کا یہ مکروفریب ہے۔ جہاں تک عقائد کا تعلق ہے ان دونوں فرقوں میں اعتقادیات کی رو سے مکمل موافقت اور یکجہتی پائی جاتی ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

وہابی عقیدہ نمبر ۱

مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتا ہے۔

"محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں۔ اور ان سے قتال وجدال کرنا اور ان کے اموال کو اُن سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے"
(ص۴۳ الشہاب الثاقب)

اس کے بعد مولوی مذکورہ نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے رسالہ لطائف رشیدیہ کی ایک عبارت پیش کر کے عوام کو یہ فریب دیا ہے کہ:۔

حضرات اب غور فرمائیں کہ حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہٗ العزیز اور ان کے اتباع کس قدر تکفیر اور مشرک کہنے وغیرہ میں احتیاط فرماتے ہیں اور کس طرح سلف صالحین کے اتباع میں

سرگرم ہیں بخلاف وہابیہ کے کہ تمام کو ادنیٰ شبہ خیالی سے کافر و شرک کرتے ہیں اور ان کے موال وغیرہ کو حلال جانتے ہیں۔" (ص۲۲ شہاب ثاقب)

اب ہم مولوی حسین احمد کے اس مکر عظیم اور صریح جھوٹ کو طشت از بام کرتے ہیں مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقویت الایمان کے بارے میں اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی ہے۔

"کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔" (ص۳۵۲ فتاویٰ رشیدیہ)

"اور اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ بندہ (گنگوہی) کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔" (فتاویٰ رشیدیہ ص۳۵)

مولوی رشید احمد کی رائے سے معلوم ہوا کہ تقویت الایمان کا نہ صرف پڑھنا بلکہ گھر میں رکھنا بھی عین اسلام ہے۔ اب ذرا اس تقویت الایمان کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

"پھر کوئی کسی پیر و پیغمبر کو بھوت یا پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا کسی کے نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو دے یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانوں میں دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے۔ رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔"

(ص۹ تقویت الایمان)

اس عبارت میں مندرجہ ذیل سامان مشرک قرار دیئے گئے :-

۱۔ جو مسلمان کسی نبی ولی کی بھی قبر کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو۔

۲۔ جو کسی نبی ولی کی قبر کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کر کے جائے۔

۳۔ جو کسی نبی ولی کی قبر پر روشنی کرے۔

۴۔ جو کسی نبی ولی کے مزار پر غلاف چڑھائے۔

۵۔ جو کسی نبی ولی کے مزار پر چادر چڑھائے۔

۶۔ جو کسی نبی ولی کے مزار سے رخصت ہوتے وقت برائے ادب اُلٹے پاؤں چلے۔

۷۔ جو کسی نبی ولی کی قبر کو بوسہ دے۔

۸۔ جو کسی نبی ولی کی قبر کو مور چھل جھلے۔

۹۔ جو کسی نبی ولی کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے۔

۱۰۔ جو کسی نبی ولی کی چوکھٹ کو بوسہ دے۔

۱۱۔ جو کسی نبی ولی کی قبر پر ہاتھ باندھ کر کچھ عرض کرے۔

۱۲۔ جو کسی نبی ولی کی خدمت میں مجاور بن کر بیٹھے۔

یہ ہے دیوبندیوں کے "شہاب" کی شرک کی مشین۔ اب یہ کس منہ سے کہیں گے کہ ہمارا عقیدہ وہابیہ سے نہیں ملتا۔ اس عبارت نے ثابت کر دیا کہ جو عقیدہ وہابیوں کا ہے وہی دیوبندیوں کا ہے۔

وہابی عقیدہ نمبر ۲

مولوی حسین احمد نے لکھا ہے کہ

ان (وہابیہ) کا یہ اعتقاد ہے انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں (ص ۶۵ شہاب ثاقب)

اب تقویت الایمان کی عبارت سنیئے۔

"یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (ص ۵ تقویت الایمان)

اور ظاہر ہے کہ مٹی میں ملنے کا یہی مطلب ہے کہ حضور علیہ السلام کا جسم اقدس ریزہ ریزہ ہو کر

مٹی کے ذروں میں مل گیا اور چونکہ گنگوہی کے نزدیک تقویت الایمان کے سب مسائل صحیح ہیں لہٰذا گنگوہی صاحب کا بھی یہی عقیدہ ہوا۔ اس سے وہابی اور دیوبندی عقیدے میں موافقت ثابت ہو گئی۔ (وہابی عقیدہ ۳)

مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے وہابیہ کا عقیدہ یہ ظاہر کیا ہے کہ

زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وحضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ) بدعت و حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد اُن کا مستدل ہے بعض اُن میں سے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا مانگتے ہیں۔ (ص ۴۵-۴۶ شہاب ثاقب)

یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اس کے متبعین کا عقیدہ بیان ہوا ہے جس کے بارے میں مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ "ان کے عقائد عمدہ تھے ... اور ان کے مقتدی اچھے ہیں" (ص ۵۵۱ فتاویٰ رشیدیہ)

جب ان کے عقائد عمدہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں تو گنگوہی صاحب کے حکم سے وہابیوں کا یہ عقیدہ بھی عمدہ ہوا لہٰذا ان کے نزدیک بھی زیارت قبر اطہر کے لئے سفر کرنا بدعت و حرام قرار پایا بلکہ ان کے عقیدہ میں بھی یہ سفر زیارت زنا کے درجہ کو پہنچا اور انہوں نے بھی مسجد نبوی میں جا کر صلوٰۃ وسلام پڑھا ہوگا۔ اور نہ روضہ اقدس کی طرف متوجہ ہو کر دعا مانگی ہوگی کیونکہ نہ تو عمدہ عقیدہ کی مخالفت کی جا سکتی ہے نہ اچھے کے فعل کو برا کہا جا سکتا ہے بلکہ اچھے کے فعل پر عمل نہ کرنا بھی برا ہے بلکہ عقیدہ دیوبندی عقیدۂ وہابی سے بہت زیادہ بدتر ہے کہ عقیدہ وہابی میں تو سفر زیارت قبر ممنوع اور بدعت وحرام ہے اور زنا کے درجہ کے برابر ہے اور عقیدہ دیوبندیہ میں یہ سفر شرک ہے دیکھو ص ۹ تقویت الایمان "ایسے مکانوں میں دور دور

سے قصد کر کے جاوے"...... اس سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

چونکہ گنگوہی صاحب کے نزدیک تقویت الایمان کے تمام مسائل صحیح ہیں لہٰذا یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ دیوبندیہ کے نزدیک سفر زیارت قبر اطہر کفر و شرک ہے۔

وہابی عقیدہ نمبر ۹

شان نبوت و حضرت رسالتمآب علیہ السلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی تبلیغ زمانہ رسالت کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لارہے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے تو کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔" (ص ۴۲ شہاب ثاقب)

یہ عقیدہ دراصل کئی عقائد ثابت کرتا ہے۔ اب ہم ایک ایک عقیدے کو بیان کر کے اس کے ساتھ دیوبندیوں کی مطابقت ثابت کریں گے۔

نمبر ۱:۔ وہابی شانِ نبوت میں نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن دیوبندی بھی ان سے کسی طرح کم نہیں تفصیل کے لئے اسی کتاب کے باب پنجم کی فصل دوم کا پھر مطالعہ فرمالیں۔

نمبر ۲:۔ اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کا مثل خیال کرتے ہیں۔ دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے جیسا کہ آپ نے گذشتہ صفحات میں پڑھا کہ مولوی رشید احمد نے حاجی امداد اللہ کو رحمۃ اللعالمین اور مصنف اشرف السوانح نے اشرف علی کو رحمۃ للعالمین کہہ کر ان کو حضور

کی مثل قرار دیا۔

نمبر۳:۔ وہابی اپنے اوپر حضور علیہ السلام کی نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی جانتے ہیں
دیوبندی عقیدہ بھی یہی ہے چنانچہ تقویت صنہ پر لکھا ہے۔
"انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے سو ان میں بڑائی یہی
ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں"
اس میں اسماعیل دہلوی نے حضور علیہ السلام کی فضیلت و بڑائی صرف اتنی مانی کہ وہ
راہ خدا بتاتے ہیں۔ یعنی تبلیغ کرتے ہیں تو جو وہابی عقیدہ تھا وہی دیوبندی عقیدہ ہوا۔
نمبر۴:۔ وہابی یہ جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں۔ دیوبندی عقیدہ بھی ایسا
ہی ہے مرثیہ گنگوہی میں ہے۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولا میرے ہادی تھے بےشک شیخ ربانی
ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جا ہو گیا گمراہ
وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نصِ قرآنی

اس سے محمود الحسن نے یہ ثابت کیا کہ گنگوہی صاحب ہدایت کرنے والے تھے اور اپنی ہدایت
سے تمام مخلوق کی تربیت کرتے تھے اور ہدایت کا بس یہی ایک پرنالہ ہے جس کے سوا کسی
دوسری جگہ ہدایت نہیں ملتی ...... یہ دیوبندی عقیدہ تو وہابی عقیدے سے بھی بڑھ
چڑھ کر ہے۔

نمبر۵:۔ وہابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے بعد وفات شریفہ کوئی فائدہ نہیں
مانتے اور دیوبندی عقیدہ بھی یہی ہے چنانچہ تقویت الایمان ص۶ پر ہے۔
"ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی۔"
نمبر۶۔ وہابی بعد وفات شریفہ کے آپ کی ذات پاک سے دعا میں توسل کو ناجائز کہتے ہیں

اور دیوبندی عقیدہ بھی بالکل یہی ہے چنانچہ تقویت الایمان ص۱۹ پر ہے۔
"جو بعضے لوگ اگلے بزرگوں کو دُور دُور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ شرک نہیں کیا ہے اس واسطے کہ ان سے حاجت نہیں مانگی بلکہ دعا کرائی ہے سو یہ غلط ہے۔"
اس میں نہ صرف توسل کو ناجائز بلکہ شرک قرار دیا ہے لہٰذا دیوبندی وہابی عقیدے سے بھی بُرا ہے۔
نمبر۷: وہابی اپنے ہاتھ کی لاٹھی کو حضور علیہ السلام کی ذات سے زیادہ نفع دینے والی کہتے ہیں دیوبندی عقیدہ بھی اسی جیسا ہے۔ چنانچہ ابھی آپ نے پڑھا کہ اسمٰعیل نے لکھا ہے کہ "انبیاء کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی" جس سے ثابت ہوا کہ حضور تو نفع نہیں دے سکتے لیکن
"کلونجی ہر مرض میں نافع ہونا آیا ہے۔" (ص۳۷ فتاویٰ رشیدیہ)
ثابت ہوا کہ دیوبندی حضور سے زیادہ کلونجی کو نفع دینے والی مانتے ہیں پس وہابیہ کے عقیدے سے موافقت ہو گئی۔

وہابی عقیدہ نمبر۵

وہابیہ غرب کی زبان سے بار ہا سنا گیا والصلوٰۃ والسلام علیک یارسول کو سخت منع کرتے ہیں۔ (ص۶۵ شہاب ثاقب)
دیوبندی بھی ان کلمات طیبات سے منع کرتے ہیں چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ ص۲۳۴ پر ہے۔ "جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہو گا اور اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دُور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔

وہابی عقیدہ نمبر۶

مثلاً الرحمٰن علی العرش استویٰ وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استوا ظاہری اور

جہات وغیرہ ثابت کرتاہے جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔

(ص ۶۴ شہاب ثاقب)

دیوبندی طائفہ کے اسمٰعیل قتیل کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی کتاب "ایضاح الحق" میں لکھاہے کہ خدا تعالےٰ کو زمان و مکان اور جہت سے پاک جاننا..... بدعت حقیقیہ ہے۔ یعنی وہابیہ کی طرح خدا کے لئے جہت ثابت کی۔

وہابی عقیدہ نمبر ۷

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں۔

(ص ۶۷ شہاب ثاقب)

دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے چنانچہ تقویت الایمان میں شفاعت بالوجاہت کے بارے میں لکھا ہے " جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے۔

(ص ۲۵ تقویت الایمان)

اور شفاعت بالمحبت کا ذکر کرتا ہوا کہتا ہے کہ " اس قسم کی شفاعت میں اس دربار میں کسی طرح ممکن نہیں اور جو کوئی کسی کو اس جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی ویساہی مشرک ہے اور جاہل جیساکہ مذکور اول ہو چکا۔" (ص ۲۵ تقویت الایمان)

ان دونوں عبارات میں وہابیوں کی طرح شفاعت کا انکار کیا گیا ہے۔

وہابی عقیدہ نمبر ۸

وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں وعلی ھذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالےٰ کو بھی برا سمجھتے ہیں۔ (ص ۶۷ شہاب ثاقب)

دیوبندی بھی ذکر ولادت کو ناجائز سمجھتے ہیں سنیئے۔

"مولوی رشید احمد سے پوچھا گیا کہ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف گذاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا "ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے"۔ (ص ۱۳۱ فتاوی رشیدیہ)

مولوی خلیل احمد دیوبندی کہتا ہے

"یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے شرعاً اور کوئی صورت جواز اس کی نہیں ہو سکتی"۔ (ص ۱۵۲ براہین القاطعہ)

ان دو عبارات سے پتہ چلا کہ دیوبندیوں کے ہاں بھی محفل میلاد وہابیوں کی طرح ناجائز ہے۔

وہابی عقیدہ نمبر ۹

وہابیہ سوائے علم احکام و الشرائع جملہ علوم اسرار و حقائق وغیرہ سے ذات سرورِ کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں (ص ۶۶ شہاب ثاقب)

وہابیوں کے اس عقیدے کی دیوبندیوں نے خوب موافقت کی ہے ملاحظہ ہو۔

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے "پس جب صاف ظاہر ہو گیا کہ رسول علیہ السلام کو ہرگز علم غیب نہیں"۔ (ص ۲۳ فتاوی رشیدیہ)

"جو شخص رسول اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونیکا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے۔ (ص ۲۵۹ فتاوی رشیدیہ)

ان دونوں عبارات سے وہابیوں کے ساتھ دیابنہ کی موافقت و مطابقت ثابت ہو گئی۔

وہابی عقیدہ نمبر ۱۰

"وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں۔

(ص ۶۲ شہاب ثاقب)

دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے چنانچہ تقویت الایمان جس کا ان کے نزدیک گھر میں رکھنا عین اسلام ہے یوں لکھا ہے :۔

"جب تک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی اور تقلید نہ کرے ۔ اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پہ خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے۔" (ص ۲۱۲ بقیہ تقویت الایمان)

اس عبارت نے دیوبندی عقیدے کی موافقت وہابی عقیدے کے ساتھ ثابت کردی۔

ان تمام عقائد کی بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آگئی کہ دیوبندی عقائد کے معاملے میں غیر مقلدوں وہابیوں سے متحد متفق، ہم آہنگ، مطابق اور موافق ہیں۔ اب دیوبندیوں نے وہابیوں کو جن القابات اور خطابات سے نوازا اور سرفراز کیا ہے وہ ملاحظہ کریں :۔

۱ :۔ "خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھنے والے" (ص ۴۲ شہاب ثاقب)

۲ :۔ "ظالم، خونخوار اور فاسق" (ص ۴۲ شہاب ثاقب)

۳ :۔ وہابیہ خبیثہ ۴ :۔ افعال خبیثہ و اقوال واہیہ کہنے والے۔ (ص ۶۶ شہاب ثاقب)

۵ :۔ غیر مقلد (وہابی) مسلمان مقلدوں کو مشرک جانتے ہیں (ص ۵۰۹ فتاوی رشیدیہ)

۶ :۔ غیر مقلد (وہابی) چھوٹے رافضی ہیں ۔ (ص ۲۵ قصص الاکابر)

۷ :۔ "اور غیر مقلد لوگ کہ فی زمانناً دعویٰ حدیث دانی و عمل بالحدیث کرتے ہیں حاشا وکلا کہ حقانیت سے بہرہ نہیں رکھتے تو اہل حدیث کے زمرے میں کب شامل ہو سکتے ہیں بلکہ ایسے لوگ دین کے راہزن ہیں ان کے اختلاط سے احتیاط کرنا چاہیئے۔" (ص ۴۸ شمائم امدادیہ)

چونکہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے عقائد میں مطابقت اور موافقت ہے لہذا

تو نقابات دخلی بات دیوبندیوں نے وہابیوں کو دے دیں دیوبندی خود بھی انہیں خطابات کے مستحق قرار پائے یعنی دیوبندی بھی خیال باطل اور عقائد فاسدہ رکھنے والے ہوئے۔ ظالم خونخوار اور فاسق ہوئے۔ خود بھی خبیث اور ان کے افعال بھی خبیثہ ہوئے چھوٹے رافضی مسلمان مقلدوں کو مشرک جاننے والے ثابت ہوئے حقانیت سے ناآشنا اور دین کے ڈاکو ہوئے اور ان سے اختلاط اور ارتباط میں احتیاط لازم قرار پائی۔

خود کردہ را علاجے نیست

باب چہاردہم

اس باب میں ہم مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کے عقائد بیان کریں گے تاکہ عوام ان کو علم ہو جائے کہ ایک مسلمان کو کیسے عقیدے اختیار کرنے چاہئیں۔ اس باب میں چار فصلیں ہونگی۔

فصل اول

توحید باری تعالےٰ

عقیدہ ۱:۔ اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسماء میں۔ واجب الوجود یعنی اس کا وجود ضروری ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت اور پرستش کی جائے۔

عقیدہ ۲:۔ اس کی ذات کو عقل سے سمجھنا محال ہے کیونکہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اس کی محیط ہوتی ہے اور اس ذات کو کوئی احاطہ نہیں کر سکتا البتہ اس کے افعال کے

ذریعہ سے اجمالاً اس کی صفات پھر ان صفات کے ذریعہ سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے۔

عقیدہ ۳:۔ جس طرح اس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں۔

عقیدہ ۴:۔ صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق یا حادث بتائے گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ ۵:۔ جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے کافر ہے۔

عقیدہ ۶:۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا نہ اس کے لئے بی بی، جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اس کے لئے بی بی ثابت کرے کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ ۷:۔ جو چیز محال ہے اللہ اس سے پاک ہے کہ اس کی قدرت اسے شامل ہو کہ محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہو سکے گا پھر محال نہ رہا۔ اسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہیں ہو سکتا تو یہ اگر زیر قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا۔ تو محال نہ رہا اور اس کو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے یونہی فنائے باری محال ہے اگر تحت قدرت ہو تو ممکن ہو گی اور جس کی فنا ممکن ہو وہ خدا نہیں تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ کی الوہیت سے ہی انکار کرنا ہے۔ لہٰذا جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو ایک آن میں کروڑوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کر ڈالے انہوں نے خدا کی الوہیت کا انکار کیا ہے کیونکہ جس طرح دوسرا خدا ہونا محال ہے اسی محال دوسرا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہونا محال ہے۔

عقیدہ ۸:۔ وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب اور نقص ہو پاک ہے یعنی اس میں عیب و نقصان کا ہونا محال ہے بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ عیب وہ بھی اس کے لئے محال مثلاً جھوٹ، دغا، فریب، خیانت، ظلم، جہل وغیرہ عیوب اس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا ہے اور خدا تعالیٰ کو عیبی بتانا ہے بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے

اور یہ کہنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائیگی باطل محض ہے کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان، نقصان تو اس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں۔

عقیدہ نمبر ۹: حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم، ارادہ اس کے صفات ذاتیہ ہیں مگر کان، آنکھ، زبان سے اس کا سننا دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے پاک ہے ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے اور ہر باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۰: مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے حادث و مخلوق نہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۱: اس کا علم ہر شے کو محیط ہے یعنی جزئیات، کلیات، موجودات، معدومات، ممکنات، محالات سب کو ازل میں جانتا ہے اور اب جانتا ہے ابد تک جانے گا۔ اشیاء بدلتی ہیں اس کا علم نہیں بدلتا۔ دلوں کے خطرات اور وساوس پر اس کو خبر ہے۔ اور اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ تعالےٰ کو انسان کے عمل کا پہلے کوئی علم نہیں ہوتا بلکہ کر چکنے کے بعد علم ہوتا ہے محض باطل ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۲: وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے علم ذاتی اس کا خاصہ ہے جو شخص علم ذاتی غیب خواہ شہادت کا غیر خدا کے لئے ثابت کرے کافر ہے علم ذاتی کے معنی یہ کہ بے خدا کے دیئے خود حاصل ہو جائے۔

عقیدہ نمبر ۱۳: اللہ تعالےٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت اور جمیع حوادث سے پاک ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۴: قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا ہلاکت کا موجب ہے کیونکہ جب صدیق اور فاروق اعظم جیسی ہستیوں کو اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع کر دیا گیا تو ہم کس شمار میں ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۵: خدا تعالےٰ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں تمام جہان اس کا

محتاج ہے۔ (بہار شریعت حصہ اوّل)

فصل دوم

رسالت و نبوّت

عقیدہ نمبر ۱: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالےٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲: انبیاء سب نوع بشر سے تھے اور مرد تھے کوئی جن یا عورت نبی نہیں ہوئے۔

عقیدہ نمبر ۳: نبی ہونے کے لئے اس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔

عقیدہ نمبر ۴: وحی نبوت انبیاء کے ساتھ خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کے لئے ملنے کا فرہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جاتی ہے وہ بھی وحی ہوتی ہے اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔

عقیدہ نمبر ۵: نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت اور ریاضت کے ذریعے سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل از اعلان نبوّت بھی تمام اخلاق رذیلہ سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارج ولایت طے کر چکا ہو۔ اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل اور حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعث نفرت ہو۔ اسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہوتی ہے کسی حکیم، دانا اور فلسفی کی عقل نبی کی عقل کے لاکھویں حصہ تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ چنانچہ علامہ نبہانی نے لکھا ہے کہ خدا نے عقل کے سو حصے پیدا فرمائے ایک حصہ تمام انسانوں کو عطا ہوا اور باقی ننانوے حصے

خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عطا فرمائے۔

عقیدہ نمبر۶ :۔ نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے نبی اور ملک کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ عصمت انبیاء کے معنی یہ ہیں کہ ان کے لئے حفظ الہٰی کا وعدہ ہو چکا جس کے سبب ان سے گناہ کا سرزد ہونا محال ہے۔

عقیدہ نمبر۷ :۔ انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لئے باعث نفرت ہو جیسے جھوٹ، جہالت، خیانت وغیرہا صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں قبل از اعلان نبوت اور بعد اعلان نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی بالاجماع معصوم ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ عمداً صغائر سے بھی قبل از اعلان نبوت اور بعد اعلان نبوت معصوم ہیں۔

عقیدہ نمبر۸ :۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کے لئے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے۔ جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا وہ کافر ہے۔

عقیدہ نمبر۹ :۔ احکام تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے۔

عقیدہ نمبر۱۰ :۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ کے لئے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے۔

عقیدہ نمبر۱۱ :۔ انبیائے کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے بھی افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔

عقیدہ نمبر۱۲ :۔ نبی کی تعظیم عین فرض بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین

یا تکذیب کفر ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۳:۔ اور سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول جو کفار کی طرف بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۴:۔ انبیاء کی تعداد مقرر کرنا جائز نہیں کیونکہ تعداد مقرر کرنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی ماننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں لہٰذا یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۵:۔ نبیوں کے درجات مختلف ہیں بعض کو بعض پر فضیلت ہے سب میں افضل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر ان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام۔ ان پانچوں نفوس قدسیہ کو اولوالعزم مرسلین کہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۶۔ تمام انبیاء علیہم السلام اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں وجاہت اور عزت والے ہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۷:۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں۔ اپنی نورانی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں گوناگوں لذتیں حاصل کرتے ہیں سنتے ہیں دیکھتے ہیں جانتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں جو فیض کے طالبوں کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں۔ اس عالم دنیا میں ان کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ آنکھوں والوں نے ان کے جمالِ جہاں آراء کی بارہا زیارت کی اور ان کے انوار سے مستفید ہوئے۔

انبیاء کی حیات، حیات شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے تصدیق وعدہ الٰہی کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی۔ پھر بدستور زندہ ہو گئے۔

عقیدہ نمبر ۱۸: حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ نبوت حضور پر ختم کر دیا کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا جو شخص حضور کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے وہ کافر ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۹: ہر قسم کی شفاعت حضور علیہ السلام کے لئے ثابت ہے شفاعت بالوجاہت، شفاعت بالمحبت، اور شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار گمراہی کا موجب ہے۔

عقیدہ نمبر ۲۰: حضور علیہ السلام کی محبت مدار ایمان ہے بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔

عقیدہ نمبر ۲۱: حضور علیہ السلام کی تعظیم جزو ایمان و رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم اور ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔

عقیدہ نمبر ۲۲: حضور علیہ السلام کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی جب حضور ہمارے ظاہر نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے۔ جب حضور کا ذکر آئے تو کمال خشوع و خضوع سے سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

عقیدہ نمبر ۲۳: سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور علیہ السلام کو ملا روز میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے و آپ کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا حضور نبی الانبیاء ہیں سب انبیاء حضور کے امتی ہیں۔

انبیاء سے کرو عرض کیوں مالکو ؛ کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

مسئلہ ضروریہ: انبیاء کرام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام ہے اور سخت حرام ہے کسی کو کسی لغزش کے بارے میں لب کشائی کا کوئی حق نہیں ان کا رب ان کا مالک ہے۔ وہ جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے حضور جس طرح چاہیں تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا۔ انبیاء کے وہ افعال جن کو لغزش سے تعبیر کیا جائے کئی حکمتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ ایک لغزش حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی تو جنت سے نہ اترتے دنیا آباد نہ ہوتی نہ کتابیں اترتیں نہ رسول

آگے نہ جہاد ہوتے تو گویا بیشمار ثوابات کے دروازے بند رہتے ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم علیہ السلام کا نتیجہ مبارکہ و ثمرۂ طیبہ ہے۔

(ص۲۲ بہار شریعت حصہ اول بہ تغیر یسیر)

فصل سوم

صحابیت

عقیدہ نمبرا: حضور سرور کائنات کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا صدیق اکبر پھر عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی مرتضیٰ پھر چھ مہینے کے لئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی سچی نیابت کا حق ادا کر دیا۔

عقیدہ نمبر۲: بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الٰہی جن و انس ملک سے افضل حضرت صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

عقیدہ نمبر۳: ان حضرات کی خلافت بر ترتیب فضیلت ہے یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی خلافت پاتا گیا۔

عقیدہ نمبر۴: خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین کریمین و اصحاب بیعت رضوان کے لئے افضلیت ثابت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

عقیدہ نمبر۵: تمام صحابہ اہل خیر و صلاح ہیں عادل ہیں ان کا جب بھی ذکر ہو تو خیر کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

عقیدہ نمبر۶: کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور کے ساتھ بغض رکھتا ہے۔

عقیدہ نمبر۷: صحابہ کرام کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام اور سخت حرام ہے مسلمانوں کو

نور دیکھنا چاہئے کہ وہ پیارے آقا علیہ السلام کے سچے جاں نثار ہیں۔

فصل چہارم

اہلبیت نبوت

عقیدہ نمبر ۱: ام المومنین صدیقہ بنت صدیق محبوبہ محبوب خدا اور جگر گوشہ رسول کی والدہ بتول فاطمہ طیبہ طاہرہ صالحہ صائمہ دونوں کا مرتبہ خدا کے نزدیک بہت بڑا ہے ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا بے دینی ہے۔ دونوں قطعی جنتی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲: حضرات حسنین کریمین یقیناً اعلیٰ درجہ کے شہداء کرام میں سے ہیں۔ ان میں سے کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بددین اور خاسر ہے۔ عقیدہ نمبر ۳: اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں جو ان سے محبت نہ کرے وہ مردود و ملعون اور خارجی ہے۔

عقیدہ نمبر ۴: حضور علیہ السلام کے اہلبیت کی محبت عین رسول پاک کی محبت ہے اور ان سے عداوت اور دشمنی عین رسول پاک سے عداوت اور دشمنی ہے۔

باب پانزدہم

اس باب میں نبی کے دشمنوں پر شدت اور ان سے اجتناب کرنے کے دلائل بیان کئے جائیں گے۔ اس باب میں تین فصلیں ہونگی۔

فصل اوّل

آیات قرآنی: خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا آبَاءَکُمْ وَ اِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَاءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (دسواں پارہ) (ترجمہ) اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ جبکہ وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو دوستی کریگا پس وہی ظالم ہے۔

نمبر۲: لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْآ اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ۔

(ترجمہ) اللہ پر اور قیامت پر ایمان لانے والوں کو تو ہرگز خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستیاں کرنے والا نہیں پائے گا گو وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا رشتہ دار ہوں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے۔

فصل دوم

احادیث

حدیث نمبر۱: حضور علیہ السلام نے فرمایا: اِذَا رَأَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَاکْفَھِرُّوْا فِیْ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ وَلَا یَجُوْزُ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ یَتَھَافَتُوْنَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَالذُّبَابِ (ابن عساکر)

(ترجمہ) جب کسی بد مذہب بددین کو دیکھو تو اس کے سامنے اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں سے کوئی بھی پلصراط پر سے نہ گذر سکے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑینگے جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں گرتی ہیں۔

حدیث نمبر۲: اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاھْتَزَّ لِذٰلِکَ الْعَرْشُ۔ (ابن ابی الدنیا)

(ترجمہ) جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ غضبناک ہو جاتا ہے اور اس تعریف سے عرش ہلنے لگتا ہے

حدیث نمبر۳: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ (ابن عساکر)

(ترجمہ) جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم و توقیر کی اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

حدیث نمبر۴: حضور علیہ السلام نے بدمذہبوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْھُمْ وَلَا تُجَالِسُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ (ابن ماجہ)

(ترجمہ) اگر (بدمذہب) بیمار ہو جائیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے (مومن ہونے کی) گواہی نہ دو۔ اور اگر وہ ملاقات کریں تو ان پر سلام نہ کرو ان کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ ملکر پیو اور نہ کھاؤ اور نہ ان سے شادی کرو اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ ملکر نماز پڑھو۔

حدیث نمبر۵:۔ اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا (الصواعق المحرقہ)

(ترجمہ) جب فتنے ظاہر ہو جائیں یا (حضور علیہ السلام) نے فرمایا۔ بدمذہبیت ظاہر ہو جائے اور میرے صحابہ کو گالی دی جائے چاہیئے کہ عالم اپنا علم ظاہر کریں۔ جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔ اللہ تعالےٰ اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں کرتا۔

حدیث ۶:۔ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلٰوةً وَّلَا صَوْمًا وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّعُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ (ابن ماجہ)

(ترجمہ) اللہ تعالےٰ کسی بدمذہب کی نماز، روزہ، صدقہ، حج اور عمرہ اور جہاد اور فرض و نفل عبادت قبول نہیں فرماتا وہ (بدمذہب) اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آٹے سے نکل جاتا ہے۔

(حدیث ۷) اَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ

(ترجمہ) بدمذہب سب لوگوں اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

فصل سوم

آثار صحابہ و تابعین

اثر نمبر ۱:۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ نے

خارجیوں کی نماز، روزہ اور قرآن خوانی وغیرہ کسی عبادت کا کوئی خیال نہ فرمایا اور ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور روابط قائم نہ فرمائے بلکہ ان کے ساتھ قتال فرما کر مسلمانوں کو یہ درس دے دیا کہ کسی سے محبت کرو تو اللہ کے دین کی خاطر اور دشمنی کرو تو اللہ کے دین کی خاطر۔ آپ نے بارہ ہزار خارجیوں کو قتل کیا اور ان کی کلمہ گوئی اور قبلہ روئی کا کچھ بھی خیال نہ فرمایا۔ ان خارجیوں کے قتل پر لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اس پر حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا خارجی ہمیشہ دنیا میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ ان کا آخری آدمی دجال کے ساتھ نکلے گا۔

اثر نمبر ۲:۔ فرزندِ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدانِ کربلا میں مدعیانِ اسلام کے ساتھ میل جول اور دوستانہ تعلقات قائم نہ کئے اور ایک صحابی رسول کے بیٹے یزید کو اپنا رہنما تسلیم نہ کیا۔ آپ نے کلمہ گو، اہلِ قبلہ نماز پڑھنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔

اثر نمبر ۳۔ دو بدمذہب حضرت محمد بن سیرین کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں پھر انہوں نے عرض کی ہم قرآن کی کوئی آیت پڑھیں فرمایا بالکل نہیں۔ یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں آخر وہ دونوں چلے گئے۔ پھر کسی نے ابن سیرین سے کہا آپ کا کیا حرج تھا اگر ان سے قرآن کی آیت سن لیتے۔ آپ نے فرمایا مجھے خوف تھا کہ کہیں قرآنِ پاک کی آیت پڑھ کر کوئی تحریف نہ کر ڈالیں۔ اور وہی میرے دل میں جگہ کرے۔

معلوم ہوا کہ بدمذہب کے منہ سے قرآن بھی سننا منع ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ قرآن میں تحریف کر ڈالے اور اس سے بدعقیدگی پیدا ہو جائے۔